اضافہ شدہ ایڈ
عکس مجدد الف ثانی
حضرت امام خراسانیؒ
بہار اسلام پبلیکیشنز
1910/D-1 گجر پورہ سکیم
شیر شاہ روڈ لاہور
فون 042-36844786 موبائل 0313-4642506-0333-4229760

فیضان نظر
سیف الرحمن مبارک
چراغ اپنی خراسانی

نام کتاب ——— عکس مجدد الف ثانی امام خراسانی
ترتیب و تدوین ——— ابوالرضا محمد عباس مجددی سیفی
تاریخ اشاعت ——— بار اول اگست 2010ء بار ثانی جنوری 2011ء
ڈیزائننگ ——— رانا محمد عمران 03004998724
کمپوزنگ / پروف ریڈنگ ——— حافظ محمد عرفان طریقتی، محمد شہزاد
ناشر ——— بہار اسلام پبلیکیشنز 1910/D1 بلاک گجر پورہ سکیم لاہور
پرنٹرز ——— نفیس دار الکتابت شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور 0423-7115719
تعداد ———
ہدیہ ——— 300 روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ سیفیہ مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف
- اصغر علی سیفی کیپ ہاؤس مرکزی آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف 0333-4783166
- دار العلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ
- دار العلوم جامعہ حنفیہ سیفیہ محمدیہ بالمقابل راوی ریان طہ حسین ٹاؤن لاہور
- آستانہ عالیہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور
- دار العلوم جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات بادشاہی روڈ ڈھول کلاں گجرات
- مکتبہ سیفیہ مدنی سیفی پلازہ رحمن شہید روڈ گجرات
- آستانہ عالیہ نجانیہ سیفیہ کوٹ خواجہ سعید لاہور
- علامہ فضل حق پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور
- نیو القمر بک کارپوریشن گنج بخش روڈ لاہور 0423-7355359
- مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور

انجمن بہار اسلام دار العلوم جامعہ سیفیہ
1910/D1 بلاک گجر پورہ سکیم لاہور
0333-4229760-0313-4642506-0423-6844786

"دمبارک صاحب په فراق کی"

از: صاحبزاده السید احمد حسن السیفی

غم لڑلی ما سخوتن ووچه جانان ئی رانه واخست
چه زمونگ دزرگی سروو دادا جان ئی رانه واخست

چه په خپل مولا عاشق ووچه دهر صفت لائق و
چه په حق باندی ناطق ووپهلوان ئی رانه واخست

چه تقوی دچا شعار ووچه ئی زهد کاروبار وو
چه همیش بهار ووگلستان ئی رانه واخست

چه عالم ده شریعت ووچه واقف په شریعت وو
چه عاشق په طریقت وودرمرجان ئی رانه واخست

چه کامل اکمل ولی ووچه وارث دهاك نبی وو
چه تقی نقی سخی ووداسلطان ئی رانه و اخست

چه په غم به تل صابر ووچه نعمت باندی شاکر وو
چه مسکابه پری جاری وه سره لبان ئی رانه و اخست

چه قیوم د زمانی ووچه زینت داستانی وو
چه پری مونر ورمطمئنه اطمینان ئی رانه و اخست

چه کرم ئی په حسن ووچه موروح جان او بدن وو
چه نعمت ووهم رحمت وودا باران ئی رانه واخست

"مبارک صاحب کے فراق میں"

ترجمہ از: صاحبزادہ سید احمد حسن سیفی

غم سے پر رات تھی جب ہمارا جانان ہم سے چھن گیا

جو ہمارے دل کا چمن تھا وہ دلدا جان ہم سے چھن گیا

جو اپنے خدا پہ عاشق تھا اور بے شمار صفات کے لائق تھا

جو حق بات پہ ناطق تھا وہ پہلوان ہم سے چھن گیا

تقوی جس کا شعار تھا زہد جس کا کاروبار تھا

جو ہمنشین بہار تھا وہ گلستان ہم سے چھن گیا

جو عالم شریعت تھا جو کہ واقف حقیقت تھا

جو عاشق طریقت تھا وہ انمول مرجان ہم سے چھن گیا

جو کامل اکمل ولی تھا جو کہ وارث نبی (ﷺ) تھا

جو تقی نقی سخی تھا وہ سلطان ہم سے چھن گیا

جو تکلیفوں پہ صابر تھا جو نعمتوں پہ شاکر تھا

جو سکون روح و قلب تھا وہ سکان ہم سے چھن گیا

جو قیوم تھا زمانے کا جو کہ زینت تھا آستانے کی

ہمیں جس سے تسلی تھی وہ اطمینان ہم سے چھن گیا

جو حسن پر مہربان تھا اس کی روح، جسم اور جان تھا

جو نعمت تھا جو رحمت تھا وہ باران ہم سے چھن گیا

قطعہ تاریخ وفات حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

نتیجۂ فکر: محمد شہزاد مجددی سیفی

سوئے گلزار جناں با صد نیاز و شاد رفت
قلب و قوم زماں آخر بہشت آباد رفت
بست آن محبوبِ سبحاں رفت از دار فناء
رائیگاں آہ و فغان و نالہ و فریاد رفت
رہبرِ اہلِ سلوک و مرشد زندہ دلاں
چارہ سازِ ما غریباں ، پیکر امداد رفت
بر صدائے "ارجعی" لبیک گفتہ شیخ کل
بہر دیدار خدا از عالم ایجاد رفت
آسماں بارید اشک و کرد نوحہ فرش خاک
آخرش از دار فانی پیر ما شہزاد رفت
اہل عرفان و طریقت ۔در غم او مضطرب
سیف رحماں پیرارچی قائد ارشاد رفت

۱۴۳۱ھ

ادارہ بہار اسلام اور اس کے بانی پر ایک نظر

انجمن بہار اسلام پاکستان نے جتنے قلیل وقت میں ترقی کے زینے چڑھے ہیں اس نے بڑے بڑے لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ لوگ انگشت بدندان انجمن بہار اسلام کو آسمان شہرت کی بلندیوں پر چمکتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔

جس ہستی کی بدولت یہ ساری کامیابیاں انجمن کے حصے میں آئی ہیں ان کے مختصر حالات و واقعات سے آگاہی ضروری ہے۔ لہذا ان کے مختصر حالات آپ کے سامنے ہیں۔

اسم گرامی: آپ کا نام "محمد عباس" اور والد کا نام "محمد یٰسین" ہے۔ آپ کے دادا "محمد اسماعیل" اولیاء اللہ میں سے تھے۔

ولادت: آپ ولادت باسعادت 8-10-1972 کو شمالی لاہور کے علاقہ "محلہ غوث پارک سنگھ پورہ" میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم قاری محمد ریاض نقشبندی اور قاری محمد اسلم قادری صاحبان سے حاصل کی۔ گورنمنٹ نگہت پرائمری سکول سے "پرائمری" کا امتحان نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔ 1988ء میں میٹرک کا امتحان "کیمبرج ہمنو سکول گجر پورہ چوک لاہور" سے پاس کیا۔ درسِ نظامی کی ابتدائی کتب "دارالعلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ" لاہور کینٹ میں "علامہ پیر عابد حسین رضوی سیفی" صاحب سے پڑھیں۔ جبکہ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ سے سماعتِ حدیث کی سعادت حاصل کی۔

بیعت وخلافت: 1988ء میں میٹرک کے امتحانات کے دوران کچھ دوستوں سے معلوم ہوا کہ شہر لاہور میں ایک ولی اللہ تشریف لائے ہیں جن دل سے (لوگوں کے متولے کے

مطابق) اللہ، اللہ کی آوازیں آتی ہیں۔ جب آپ زیارت کی غرض سے حاضر خدمت ہوئے تو دل سے اللہ اللہ کی آواز آتی تھی یا نہیں مگر اُن کے چہرے کا نور اور شریعت مطہرہ کی پابندی دیکھ کر ان کی زبان پر "سبحان اللہ" ضرور جاری ہو گیا، جو کہ کسی اللہ کے ولی کو پہچاننے کا نبوی طریقہ ہے۔ حضور انور ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ اللہ کا ولی وہ ہوتا جسے دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔

لہذا آپ نے ان بزرگوں کے دست حق پرست پر خود کو بیچ دیا۔ اس صاحب علم و عمل شخصیت لوگ "حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

کسب فیض اور سند خلافت: حضرت علامہ ابو الرضا محمد عباس مجددی سیفی صاحب نے حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے خوب فیوضات و برکات حاصل کئے۔ آپنے جس سرعت اور تیزی کے ساتھ ترقی کے زینے طے کئے اس کا اندازہ آپ کی اسناد خلافت پر نظر ڈالنے سے ہو جاتا ہے۔

آپ نے 1988ء میں بیعت کی اور محض ایک سال کے قلیل عرصے میں سلسلہ نقشبندیہ سے اسباق بدرجہ اتم مکمل کئے اور 1989ء میں سند اجازت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد دیگر سلاسل کے اسباق کو بھی تقریباً ایک ایک دو دو سال کے عرصے میں مکمل کئے اور 1990ء میں قادریہ، 1992 میں چشتیہ، 1994 میں سہروردیہ اور 1996ء میں خلافت مطلقہ سے سرفراز ہوئے۔ تب سے خدمت شریعت اور اقامت طریقت میں شب و روز صرف کر رہے ہیں۔

مختلف شعبہ جات میں خدمات: حضرت ابو الرضا، کو بچپن سے ہی اسلام اور اسلامیان سے محبت رہی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے اسلامی شعبہ جات میں سے تقریباً ہر شعبے میں خدمات سرانجام دیں ہیں۔ جن کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

صلوٰۃ کمیٹی کا قیام: 12-8-1987 کو آپ نے بچوں میں نماز کا شعور پیدا کرنے اور رب کائنات کے سامنے جبین نیاز جھکانے کا ذوق پیدا کرنے کیلئے "صلوٰۃ کمیٹی" کا قیام فرمایا۔ اس کمیٹی میں آپ سمیت آپ کے مخلص دوستوں نے بے مثال کردار ادا کیا اور نوجوان نسل اور نوعمر بچوں میں نماز کا ایسا ولولہ پیدا کر دیا کہ ہر گھر سے "نمازی بچے" نکلنے لگے۔

دارالعلوم کا قیام: اسلامی خدمات میں مدرسہ یا دارالعلوم ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت ابوالرضا، 1992 میں ایک چھوٹے سے کمرے میں "مدرسہ مدنیہ غوثیہ سیفیہ تعلیم القرآن" کے نام سے ایک اکیڈمی کا آغاز کیا۔ یہ آپ کا خلوص اور محبت ہی تھی کہ چند ہی سالوں میں وہ لگایا ہوا پودہ تناور درخت بن کر لوگوں کے سامنے اظہار ہوا۔ آج وہ چھوٹا سا مدرسہ "دارالعلوم جامعہ سیفیہ (رجسٹرڈ)" کی شکل اختیار کر چکا ہے جہاں پر سینکڑوں طلباء و طالبات، ناظرہ، حفظ، تجوید و قرأت، درس نظامی اور علوم عصریہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جمعیت علماء پاکستان میں خدمات: 1993 میں آپ کو جمعیت علماء پاکستان حلقہ پی پی 120 کا نائب صدر بنایا گیا۔ اور پھر آپ کی خدمات کو دیکھتے ہوئے 1994 میں دوبارہ آپ کی سلیکشن ہوئی۔ آپ نے اس شعبہ میں بھی گرانمایہ خدمات انجام دیں۔

سنی جہاد کونسل کا نائب امیر: 1995 میں پیر سید علی رضا بخاری صاحب نے آپ کو "سنی جہاد کونسل" پنجاب کا نائب امیر مقرر کیا۔ جس میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں

انجمن غلامان رسول کا قیام: 1999 میں آپ نے اپنے دوستوں سے مل کر انجمن غلامان رسول ﷺ کے نام سے ایک تنظیم کا آغاز کیا جس کی خدمات آج تک لوگوں کے سینوں میں تازہ ہیں۔ اس انجمن نے درجنوں محافل میلاد اور کانفرنسز کا انعقاد کیا، جن میں وقت کے

جید علماء و مشائخ تشریف لاتے رہے۔

جامع مسجد گلزار مدینہ کا افتتاح: ایک چھوٹے کمرے سے شروع ہونے والے مدرسہ کے بانی کے خلوص کا صلہ اللہ جل شانہ نے یہ عطا فرمایا کہ تقریباً 17 مرلے پر مشتمل ایک پلاٹ مدرسہ و مسجد کیلئے آپ کو "الاٹ" کیا گیا۔ جہاں آپ نے "جامعہ مسجد گلزار مدینہ" کے نام سے اللہ کا گھر تعمیر کیا۔ 17 نومبر 2000 میں اس مسجد میں پہلی نماز "نماز مغرب" ادا کی گئی اور اسلامی تقویم کے لحاظ سے یہ وہی رات تھی جس رات اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نماز جیسی نعمت عطا فرمائی تھی یعنی 26 رجب المرجب معراج النبی ﷺ کی رات۔

اس مسجد و مدرسہ کا باقاعدہ افتتاح، پیر طریقت رہبر شریعت غوث جہاں حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک علیہ الرحمہ" نے اپنے دست اقدس سے فرمایا اور عشاء کی نماز با جماعت ادا فرمائی۔

یاد رہے کہ اسی تاریخ اور دن کو آستانہ عالیہ سیفیہ لکھوڈیر (فقیر آباد) کا افتتاح بھی حضرت مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا۔ اور ہمارے لئے اعزاز کی بات تھی آپ ان کاموں کیلئے خصوصی طور پر پشاور سے تشریف لائے تھے۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

جماعت اہلسنت کا نائب امیر: حضرت ابوالرضا محمد عباس سیفی صاحب کو 2007 میں مرکزی جماعت اہلسنت شمالی لاہور کا نائب امیر چنا گیا۔ آپ نے یہ تمام ذمہ داریوں خندہ پیشانی سے اٹھائی اور پایہ تکمیل تک پہنچا کر عہدہ برا ہوئے۔

انجمن بہار اسلام کا قیام: 2008 میں انجمن بہار اسلام وجود میں آئی بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ یہ وہی انجمن تھی جو اس سے قبل مختلف ناموں سے کام کرتی رہی اور 2008 میں اس کو "انجمن بہار اسلام" کا نام دیا گیا۔

ماہنامہ بہاراسلام لاہور: اسی انجمن کے زیراہتمام ایک فرقہ پرستی سے پاک غیر سیاسی مجلہ "ماہنامہ بہاراسلام" کے نام سے شائع ہوتا ہے، جواب کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے بہت کم وقت میں اس مجلے کو تاریخی شہرت عطا فرمائی ہے۔ اور یہ مجلہ پاکستان کے علاوہ، افغانستان، ہندوستان، انگلینڈ، برطانیہ، ہالینڈ سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا ذمہ لئے ہوئے ہے۔

بہاراسلام ویلفیئر سوسائٹی: ابھی چند ماہ قبل حضرت علامہ محمد عباس مجددی سیفی صاحب کی زیرسرپرستی "بہاراسلام ویلفیئر سوسائٹی" کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس کے تحت غریب بچیوں کی شادی کی تقریبات کیلئے تقریباً تمام سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مسلمان بھائی بھی اس سے مستفید ہورہے ہیں۔

حضرت ابوالرضا دام ظلہ کی خدمات کے چند گوشے نظرنواز کئے ہیں جن سے ان کی خدمات کا اندازہ لگانا کچھ مشکل امر نہیں۔

ازدواجی زندگی: "النکاح من سنتی" (نکاح میری سنت ہے۔الحدیث) پرعمل کرتے ہوئے 19-9-2003 بروز جمعہ رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ اور زندگی کے ایک اور دور میں قدم رکھا۔

اولاد امجاد: شادی کے ایک سال بعد 2004 میں اللہ تعالیٰ نے چاند سے بیٹے کا تحفہ عطا فرمایا جس کا نام "محمد رضاء المصطفےٰ" متعین ہوا۔ اسی کی نسبت سے آپ کو "ابوالرضا" کہا جاتا ہے۔ 2006 اور 2008 میں بالترتیب ایک ایک بچی تولد ہوئی۔ اللہ کے فضل وکرم سے ابھی چند ماہ قبل 20 جون 2010 کو ایک اور بیٹا پیدا ہوا جس کا نام "فداء المصطفےٰ" تجویز کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام اولاد کو عمر خضری عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی: شاہ رسول ہے مگر آپ مبارک، مولانا طالقان کے لقب سے مشہور تھے آپ کا اصلی وطن تکاب شریف تھا۔ آپ مبارک نے اپنے زمانے کے معروف اساتذہ کرام سے علوم عقلی ونقلی خوب اچھے طریقے سے حاصل کرنے کے بعد فراغت ودستار فضیلت حاصل کی اوران علماء زمانہ کی علمی جلالت وفقاہت کے وارث بنے اور جواس زمانہ میں صاحب کمال مروجہ علوم فنون تھے ان میں کمال حاصل کیا اور آپ کے علمی کمال کا چرچا دور دور تک پھیل گیا تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے تدریس کا آغاز فرمایا اور اعلیٰ مدرس کی حیثیت سے آپ کی اچھی شہرت ہوگئی اور طالب علم علم ظاہری کے پیاسے اپنی پیاس بجھانے کے لیے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونا شروع ہو گئے دوران تدریس آپ مبارک نے مکتوب امام ربانی کا مطالعہ فرمایا جس سے علوم باطنی کا شوق وذوق بڑھ گیا اور کسی کامل ومکمل مرشد کی تلاش شروع فرمادی اور حصول علم باطن کے لیے اس زمانے کے عظیم المرتبت شیخ کامل ومکمل عارف باللہ ولی زمانہ یگانہ روزگار حضرت اخندزادہ تکاب قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور تین سلاسل قادریہ چشتیہ سہروردیہ مبارکہ کی مکمل تحصیل حاصل کی اور حضرت نے ان تینوں سلاسل میں اجازت وخلافت سے نوازا۔

مگر اس تکمیل سے پیاس باقی رہی اور مولانا حضرت شاہ رسول علیہ الرحمۃ نے نقشبندیہ سے حصول طریقہ کے لیے تلاش جاری رکھی اگرچہ تینوں سلاسل سے فیض لے چکے تھے دوست احباب اور علماء کرام سے زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین امام المحققین حضرت سیدنا شمس الحق کوہستانی کی روحانی شہرت وکمال کے چرچے سنے جن کی توجہ شریف سے مرجھائی ہوئی جانیں التفات حاصل کرتی تھیں طلب حق اور تلاش مرشد میں چلتے چلتے حضرت کی

خدمت اقدس میں پہنچ گئے۔
پہلی صحبت و توجہ شریف نے ایسا اثر کیا کہ حضرت مولانا شمس الحق کے ہو کے رہ گئے امام طریقہ
خواجہ خواجگان نقشبندیہ فرماتے ہیں۔

اول ما آخر ہر منتہی　　　آخر ما جیب تمنا تہی

ہماری ابتداء اوروں کی انتہاء ہے اور ہماری انتہا دامن آرزو خالی کر دیتی ہے۔
حضرت سے بیعت کی التجا کی جس پر آپ مبارک نے قبول فرمایا اور اپنی خدمت اقدس میں
کچھ دن گزارنے کا اشارہ فرمایا روزانہ کی لاجواب توجہ شریف وہ رنگ لائی جس کی تمنا تھی
حضرتؒ نے بہت کم عرصہ میں تمام اسباق مکمل فرما کر درجہ کمال تک پہنچا دیا۔

ہر کجا چشمہ شیریں بود　　　مردم و مرغ و مور گرد آیند

اور باکمال بنا کر اجازت تلقین و توجہ بھی فرمادی۔

دل سے تیری نگاہ جگر تک اتر گئی　　　دونوں کو اک ادا میں رضامند کر گئی

طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں دوسرے سلسلوں کی نسبت پیروی سنت نبوی ﷺ زیادہ ہے اور ترقی کا
انحصار زیادہ تر اتباع سنت پر رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
اے محبوب فرما دیجئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم
سے محبت کرے گا (ال عمران ۳۱)
لہذا جو طریق سنت کی پیروی نہ کرے گا وہ ترقی سے محروم رہے گا حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ
فرماتے ہیں "طریقہ ما محرومی نیست ہر کہ از طریقہ ما رو گرداند خطرہ دین دررو چرا کہ این طریقہ
بعینہ طریقہ صحابہ کبار است"
"ہمارے طریقہ میں کسی کو محرومی نہیں ہے جو کوئی طریقہ سے منہ پھیر لے وہ جان لے کہ دین
کے خطرہ میں ہے کیونکہ یہ طریقہ بالکل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مطابق ہے۔

اور کامل و مکمل استاد کی رہنمائی کے بغیر یہ منزل بہت دشوار ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

کار بے استاد خواہی ساختن　　جاہلانہ جاں بخواہی باختن

اگر استاد کے بغیر کام بنانا چاہے تو کامیابی ممکن نہیں بلکہ جاہلوں کی طرح اپنی جان پر کھیلنا پڑے گا

حضرت خواجہ خواجگان حضرت شاہ نقشبند بخاری قدس سرہ فرماتے ہیں.

نیست ممکن در رہِ عشق اے پسر　　راہ بردن بے دلیل راہبر

اے بیٹے راہ عشق میں یہ ممکن نہیں ہے کہ بغیر راہبر (پیر) راستہ پر چلا جا سکے.

مزید عارف رومیؒ فرماتے ہیں.

ہیچ چیزے خود بخود پیدا نہ شُد

ہیچ آہن خود بخود تیغ نہ شُد

کوئی چیز اپنے آپ پیدا نہیں ہوئی اور نہ کوئی لوہا خود بخود تلوار بنا

مولوی ہر گز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس تبریز نہ شد

مولوی اس وقت تک مولائے روم نہیں بن سکا جب تک وہ حضرت شمس تبریز کا غلام نہ بن گیا

مزید مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔ پیر را بگذیں کہ بے پیر ایں سفر

ہست راہ پر آفت و خوف و خطر

اپنے لئے پیر و مرشد پکڑ کیونکہ بغیر پیر کامل و مکمل کے یہ سفر نہایت پر آشوب اور خطرناک ہے.

دامن اُو گیر زود تر بے گماں　　تا رہی از آفت آخر زماں

بلا شک و شبہ اس بندہ خاص کا دامن جلد از جلد پکڑ تا کہ تو اس آخری زمانہ کی آفتوں سے بچا رہے۔

حضرت شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمہ نے حضرت مولانا شمس الحق علیہ الرحمہ کی صحبت اور روحانیت سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا اور ان کی خدمت میں درجہ کمال کو پہنچے آپ مبارک کے حالات وواقعات اکثر حضرت مولانا خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے ملتے جلتے ہیں اکثر آپ مبارک کی کیفیات انہی کیطرح ہیں لوگ نور ھدایت وخوشبو معطر اور معرفت کا حصول آپ کے وجود بابرکت سے حاصل کرتے ہیں آپ کے مرشد گرامی نے آپ کو نور معرفت سے ایسا پہچانا کہ آپ مبارک کی لیاقت استعداد وقابلیت نامہ کی بنا پر دوسرے پرانے اور کئی سالوں سے زیر تربیت احباب طریقت سے پہلے اور بہت کم عرصہ میں خلافت سے سرفراز فرمایا۔

ہر ایک نے تجھے اپنی نظر سے پہچانا　　　جدا جدا ہے تیرا انداز دلربائی کا

حضرت شاہ رسول علیہ الرحمہ خلافت عطا ہونے کے واقعہ کو اس طرح خود بیان کرتے ہیں.
میں اور میرے کامل ومکمل مرشد علیہ الرحمۃ ایک سفر میں جارہے تھے کہ آپ مبارک گھوڑے پر سوار تھے اور ہم دوسرے لوگ پیدل جارہے تھے کہ آپ مبارک نے فرمایا "اے ملاذکر دیا کرو" حالانکہ ابھی مولانا شاہ رسول علیہ الرحمۃ کے تمام اسباق مکمل نہیں ہوئے تھے۔
اس واقعہ سے آپ مبارک کی استعداد اور صلاحیتوں اور روحانی کمال اور مرشد کامل ومکمل کی خصوصی نظر عنایت کا واضح پتہ چلتا ہے۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا　　　ہر مدعی کے واسطے دار ورسن کہاں

اس کے بعد آپ نے منازل سلوک کو بہت جلد مکمل فرمایا اور آپ مبارک کے مرشد گرامی قدر نے سلوک وروحانیت کے تمام راستوں کو طے کروا دیا جب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مکمل ہوگیا اور تمام اسباق بھی منزل مقصود تک پہنچ گئے تو حضرت مولانا شمس الحق علیہ الرحمۃ نے آپ مبارک کو تلقین وتوجہ کی مکمل اجازت فرمادی مگر ارشاد خط ابھی تک تحریری عطا نہیں فرمایا تھا کہ سلطان

اولیاء، قدوۃ السالکین شمس العارفین مولانا شمس الحق کوہستانی کا مورخہ 1350ھ کو انتقال ہو گیا تو حضرت کے اس جہان فانی سے رخصت ہونے کے بعد مولانا شاہ رسول علیہ الرحمۃ اپنے وطن نکاب شریف میں درس وتدریس میں مشغول ہو گئے اور طلباء کو علوم ظاہری وباطنی کے ساتھ مزین کرنے لگے جو بھی آپ مبارک کی زیر تربیت رہ کر دونوں علوم کی فضیلت سے بہرہ ور ہوتا تو وہ کندن بن کر مدرسہ سے نکلتا اور جو سالک ذکر وبیعت کی سعادت حاصل کرتا تو وہ جذب وکمال حاصل کر کے دوسرے لوگوں کو بھی سیراب کرنے لگ جاتا اس طرح آپ مبارک کے مریدین اور مخلصین واحباب کی تعداد زور پکڑ گئی اور ایسا اضافہ شروع ہو گیا کہ ہر طرف ذکر وفکر وجد، حال ومستی شروع ہو گئی اس میں شک نہیں کہ جب آگ لگتی ہے تو دھواں ضرور اٹھتا ہے جیسے جیسے محبت کرنے والے بڑھتے گئے ساتھ ساتھ مخالفین کے دل بھی حسد کی آگ سے بھڑکتے گئے آپ کے مریدین وسالکین کے جذب وحالات بہت عجیب تھے مستی حال وکیف اس طرح وارد تھا کہ جس طرف آپ کی نظر جاتی عاشقوں کو مرغ بسمل کی طرح تڑپاتی جاتی جب لوگوں کے سینے گناہوں سے چھٹنے لگے تو حاسدوں نے شور شرابہ شروع کر دیا کیونکہ آپ اپنے مرشد گرامی سے تحریراً ارشاد خط حاصل نہیں کر سکے تھے۔ اس وجہ سے اس بات کو وجہ بنا کر حضرت کو نشانہ بنایا گیا کہ آپ بے خلافت اور ارشاد خط کے بغیر پیری مریدی کر رہے ہیں اس واقعہ کی خبر علاقہ کے افسر مجاز کو دی گئی کہ یہ مولوی بے سند پیری مریدی کر رہا ہے اور اس کے مریدوں کی ان کیفیات سے اہلیان شہر پریشان ہیں یہ بات چلتے چلتے حضرت نور المشائخ قدس سرہ حضرات کابل تک پہنچی۔ حضرت کی عزت وکمال اور بزرگی دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ ظرف اور بصیرت سے نوازا تھا۔

آپ نے مخالفین کی من گھڑت تہمات اور پروپیگنڈا دیکھا تو اپنے دست مبارک سے ارشاد خط تحریر فرما کر خدام کے ذریعے مولانا شاہ رسول علیہ الرحمۃ کو ارسال کیا مگر مخالفین ارشاد خط کی

وجہ سے آپ کو پریشان نہیں کر رہے تھے وہ تو آپ مبارک کی عزت وکمال سے پریشان تھے حضرت نے ارشاد خط قبول فرمایا اور حضرات نور المشائخ علیہ الرحمۃ کا شکریہ ادا کیا اور عرض کی کہ حضرت آپ کو جن حالات وواقعات کی خبر ہوئی ہے وہ حقیقت ہے یہ لوگ خود تو روحانیت وکمالات سے بے خبر ہیں ان کی اپنی توجہ میں یہ طاقت نہیں کہ کسی کو اپنی توجہ سے درجہ کمال تک عروج دے سکیں یہ لوگ صرف پریشان کرنے کے لیے ایسی باتوں میں گرفتار ہیں۔

اب اگرچہ ارشاد خط کا اعتراض ختم ہونا جانا چاہیے تھا مگر مخالفین اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے اور اسی طرح دشمنی اور مخالفت پر اترے رہے اور حسد کی آگ تھوڑی سی بھی سرد نہ ہوئی تو مولانا شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمۃ نے سنت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے وہاں سے ہجرت فرمانے کا ارادہ فرمایا اور وطن چھوڑ کر طالقان کے علاقہ میں تشریف لے آئے اور یہاں علوم ظاہری و باطنی کے ارشاد کا کام زور و شور سے شروع فرمایا سلوک کی تربیت کے ساتھ ساتھ اخلاق نبوی ﷺ کی تربیت اور احباب طریقت کو منور فرماتے رہے اور درس و تدریس کو بھی ترک نہ فرمایا آخری عمر تک طالقان کی سرزمین پر آنیوالے عاشقین کی عشق و محبت رسول ﷺ اور روحانی جسمانی تعلیمات اور دونوں علوم کی روشنی سے روحانی تربیت فرمائی اور باقی تمام عمر کا حصہ اسی جگہ پر گزارا اور لوگ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیم و تربیت سے مستفیض ہوتے رہے۔

جیسا کہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں.

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند — کہ برند از رہ پنہا حرم قافلہ را

حضرات نقشبندیہ عجیب قافلہ کے سالار ہیں کہ پوشیدہ طور پر اپنے طلبہ کو حرم میں لے جاتے ہیں

از دل سالک رہ جاذبہ محبت شاں — می برد وسوسہ خلوت و فکر چلہ را

سالک کے دل سے ان کی محبت کی کشش خلوت کے خیال اور چلہ کی فکر کو مٹا دیتی ہے.

تو نقش نقش بنداں را چہ دانی　　تو شکل پیکر جاں را چہ دانی

تو نقش نقشبنداں کو کیا جانے تو جان کے جسم کی شکل کو کیا جانے۔

گیاہ سبزہ داند قدر باراں　　تو خشکی قدر باراں را چہ دانی

تو خشک ہے بارش کی قدر کیا جانے سبز گھاس بارش کی قدر جانتی ہے.

ہنوز از کفر ایمانت خبر نیست　　طالقانے ایمان را چہ دانی

ابھی تجھے کفر و ایمان کی ہی خبر نہیں ہے تو بھلا کمالات ایمان کو کیا جانے.

بالآخر 1360 ہجری جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مقام امامت سے سرفراز فرمایا تو آپ سیدنا و مولانا شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمۃ نے اس دار فانی کو الوداع کہا.

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

☆قیوم زماں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ☆

عطار ہو رومی ہو سعدی ہو غزالی ہو

کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے آہ سحر گاہی

تاریخ عالم شاہد ہے کہ ہر دور ہر زمانہ اور ہر صدی میں کوئی نہ کوئی ایسی ہستی ضرور ہوتی ہے جو اپنی نظیر آپ ہوتی ہے اور اس کے رخصت ہونے سے کبھی نہ پر ہونے والا خلا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر چشم عالم اس جیسی ہستی کا مشاہدہ کرنے کیلئے عرصہ دراز تک انتظار کرتی ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ان ہی دیدہ وروں میں سے ایک ہستی جن کی دید کو آج دنیا ترستی ہے فرید عصر صاحب خوارق و معارف عالم الوریٰ ولی کامل و مکمل محبوب ذات سبحانی مجاہد ملت اسلامیہ چراغ خانوادۂ ولایت فخر اہلسنت نائب تاجدار طالقان حضرت شاہ رسول طالقانی سیدنا و مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف مولوی بزرگ ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سمنگان میں ہوئی آپ پچیس برس کی عمر میں ظاہری علوم کے حصول کیلئے گھر سے نکلے اور تمام مروجہ علوم و فنون ایک سال اور دو ماہ میں مکمل فرمائے. آپ قرآن کریم کی تلاوت کی طرح روزانہ بخاری کے پچیس چھبیس اوراق کی تلاوت فرماتے. طالب علمی کے دور میں کبھی کبھی آپ نکاب شریف نامی قریہ میں تشریف لے جاتے، وہاں فرید دوراں شیخ المشائخ حضرت مولانا سلطان نکابی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف تھا جو اپنے زمانے کے فرید عصر اور صاحب خوارق کثیرہ تھے، اور ان کی کئی کرامات بعد از وصال بھی مشہور

تھیں اور مولانا صاحب مبارک اکثر ان کے مزار شریف پر حاضری دیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سلطان محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام علوم مجھے عطا ہو گئے اور اس خواب کے بعد مجھ پر علوم معارف اور فنون کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ جس کتاب پر میں نظر کرتا تو اس کے مطالعے میں مجھے کوئی دقت محسوس نہ ہوتی اور میں کتاب کی تہہ تک پہنچ جاتا۔

در مدرسہ ہائے کشور غیب

تحصیل نمودہ علم لا ریب

آپ مبارک کے علمی وادبی حلقوں میں مقام کو سمجھنے کیلئے آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے جنہیں حتی المقدور انداز میں قارئین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ مبارک نے، صرف ونحو کی تعلیم کا آغاز اپنے زمانہ کے بڑے بڑے قابل علماء سے کیا اور انہیں سے علوم کا اختتام ہوا یہاں تک کہ آپ آسمان علم وتحقیق کے آفتاب بن کر چمکے۔ آپ مبارک کو تلاوت کلام پاک سے از حد محبت تھی۔ آپ مبارک پانچ گھنٹوں میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت فرما لیتے۔ آپ قرآن پاک کے اٹھارہ پاروں کے حافظ تھے۔ جب تلاوت فرماتے تو آنکھیں اشک بار ہو جاتیں۔ آپ نے صیام داؤدی کے مطابق روزے رکھے کیونکہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے پانچ سال روزے رکھے تھے۔

بیعت وذکر: آپ مبارک نے اپنے وقت کے عظیم المرتبت شیخ سلطان الاولیاء شمس العارفین سراج السالکین حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور ذکر حاصل کیا۔ آپ نے بہت کم وقت میں اپنے شیخ کامل ومکمل کی صحبت میں رہ کر کمال حاصل کیا اور حضرت شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں اور خلفاء کرام میں بہت بلند مقام

حاصل کیا۔ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی کے سلسلہ طریقت کو بہت عروج حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ بہاریں عطا فرمائیں۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
رہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

کوئی آدمی جب مولانا صاحب مبارک کی صحبت میں آبیٹھتا تو آپ مبارک کی کمال توجہ کی برکت سے بہت جلد مقام ولایت پر سرفراز ہو جاتا، گویہ کہ آپ مبارک کی محفل اولیاء کرام کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ اگر آپ مبارک کسی بھی عالم دین سے گفتگو فرماتے تو وہ عالم خود کو علوم سے عاری اور اپنے آپ کو محض عوام سمجھتا کیونکہ آپ مبارک دقائق اور معارف اکثر قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی نصوص سے بیان فرماتے تھے، اور سامعین تو حالت اضطراب میں رہ جاتے۔

کرامات: آپ مبارک صاحب خوارق و کرامات تھے، ایک مرتبہ آپ کا ایک مرید اپنی کمزور بچی سمیت سیلاب کے پانی میں گر گیا، بے یار و مددگار ہونے کی وجہ سے کبھی کسی پتھر پر ہاتھ ڈالتا اور کبھی کسی جھاڑی پر۔ اچانک اس کے دل میں مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد موجزن ہوئی تو اس نے آپ مبارک کو پکارا، اس کے سامنے ایک ہاتھ برآمد ہوا جس نے انہیں خشکی پر پہنچا دیا۔

اسی طرح عبدالرزاق نامی شخص جو "بزکشی" (بزکشی ایک کھیل ہے جو افغانستان میں کھیلا جاتا ہے) کھیلتا تھا۔ دوران کھیل اچانک زین سمیت گھوڑے کی کمر سے پیٹ کی طرف پھسل کر لٹک گیا، اگر گر جاتا تو گھوڑے کے پاؤں تلے روندا جاتا۔ اس نے اس پریشانی کی

حالت میں سرکار مولانا صاحب علیہ الرحمہ کو یاد کیا تو ایک غیبی ہاتھ ظاہر ہوا اور اس کو زین سمیت اوپر کر دیا۔ جب یہ واقعہ عبدالرزاق نے مولانا صاحب مبارک کے مریدوں اور عقیدت مندوں سے ذکر کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی، کہ فلاں دن ہم نے حضرت مولانا صاحب مبارک کو "عبدالرزاق" "عبدالرزاق" فرماتے سنا تھا۔ اور ہم اس وقت حیران ہوئے کہ حضرت مولانا صاحب کس کو بلا رہے ہیں؟۔

ان کے علاوہ اور بہت سی کرامات ہیں جن کو یکجا کیا جائے تو ایک مبسوط کتاب بنے گی۔

آپ مبارک لباس فاخرہ وعمدہ پہنتے تھے۔ خصوصاً آپ سیاہ اور سبز دستار پسند فرماتے تھے۔

از درون شد آشنا و از برون بیگانہ شد
کایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ کامل و مکمل اشخاص کی تلاش میں مختلف مزاروں پر گئے اور مشائخ کبار علیہم الرحمہ سے ملاقاتیں کیں، مگر دل کو تسلی نہ ہوئی۔ جو چیز آپ مبارک کو قبلہ شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی تھی اس کا دوسری جگہ عشر عشیر بھی نظر نہ آیا۔ دل کی تمنا تھی کہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ جیسا شخص دوبارہ مل جائے اور اس سے فیض حاصل کر کے روحانیت کی پیاس مزید بجھائی جائے، مگر ایسا کہیں نظر نہ آیا۔ ایک بات قابل غور ہے کہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی اور سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہما آپس میں پیر بھائی تھے۔ مولانا صاحب مبارک نے سلاسل اربعہ کا مروجہ سلوک حضرت شاہ رسول طالقانی سے مکمل کیا تھا مگر سرکار اخندزادہ مبارک مدظلہ ابھی ابتدائی سلوک میں تھے کہ حضرت شاہ رسول طالقانی کا انتقال ہو گیا۔ اس وجہ سے سرکار اخندزادہ مبارک مدظلہ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کی

طرف رجوع کیا۔ اگرچہ سلسلہ نقشبندیہ میں پانچ لطائف جاری ہو گئے تھے، مگر باقی سلاسل کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بھی تمام اسباق ومراقبات مکمل کیے۔

سرکار اخندزادہ مبارک تو شاہ صاحب کیا نتقال کے بعد مولانا محمد ہاشم سمنگانی سے مل گئے مگر مولانا صاحب علیہ الرحمہ کو شاہ صاحب کے بعد ایسا شخص نہیں ملا۔ حضرت مولانا محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے آخری چند سال طریقت وارشاد کا کام کیا، مگر ہر کس و ناکس کو آپ فورا بیعت نہیں فرماتے تھے اور آنے والے سالک کو ایک ہی نظر میں مکمل پڑھ لیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے۔

اتقوا فراسة المومن فانه	مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ
ينظر بنو ر الله عزوجل	نور سے دیکھتا ہے۔

آپ کے خلفاء کرام: حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد تیس کے قریب تھی وہ خلافت عطا کرنے میں جلدی نہیں فرماتے تھے اور اسباق بھی وقت کے ساتھ تبدیل کرتے تھے۔ آپ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بہت پُر اثر ہوا کرتی تھی، جو آتا اس میں گم ہو جاتا اور اس کا آپ کی صحبت سے جانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ صرف وہ لوگ جو دنیاوی نام ونمود کو پسند کرتے وہ آپ کی صحبت سے کچھ حاصل نہ کرتے۔

"قدر ایں می ندانی بخدا تا نہ چشی"

جب تک کسی چیز کو چکھا نہ جائے اس کا ذائقہ معلوم نہیں ہوتا۔

اکثر اوقات جس طرح لوگ عام مشائخ کبار کو تحفہ دیتے یا خدمت کرتے ہیں تو آپ کی بھی معتقدین خدمت کرتے تو آپ فورا اسی وقت غرباء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ آپ نے کبھی دنیا کی زیب وزینت کو اپنے اوپر سوار نہ ہونے دیا اور اسے

کوڑی کے برابر بھی اہمیت نہ دی۔ آپ کے قریبی احباب جانتے ہیں کہ آپ مبارک نے مال ودولت کو اپنے لئے کبھی بھی جمع نہیں فرمایا، بلکہ اکثر اوقات اسے غرباء و مساکین میں تقسیم فرمادیا۔ میرے مرشد گرامی حضرت سیدنا اخندزادہ مبارک مدظلہ نے مال کی تقسیم کی بابت بہت عمدہ جملہ استعمال فرمایا کہ "نا طمع ......نہ جمع......نہ منع" کوئی لے آئے تو لالچ نہیں ۔آجائے تو جمع نہیں۔ کیونکہ مال جمع کرنا فقر نہیں ۔اور اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے تحفہ دیتا ہے تو سنت رسول ﷺ ہے کہ صدق دل سے اسے قبول کیا جائے اور اسے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت قیوم زماں سیدنا و مرشدنا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کا یہی طریقہ کار تھا۔ جیسا کہ میرے عالی مرتبت مرشد اخندزادہ مبارک مدظلہ کا عمل ہے کہ ہزاروں غرباء کی دادرسی فرماتے ہیں اور کئی خاندان آپ مبارک کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ اور آپ کے در اقدس کے نمک خوار ہیں. اور آپ کا آستانہ غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ آپ وہ دولت عظمیٰ اور نعمت کبریٰ صبح و شام فی سبیل اللہ تقسیم فرما رہے ہیں جس سے لاکھوں دنیا سیراب ہورہی ہے اور آگے جا کر دنیا والوں کو مزید سیراب کر رہی ہے۔

حضرت اخندزادہ مبارک مدظلہ کا سینہ مبارک جو مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت سے سیراب ہوا اور سرکار اخندزادہ مبارک نے اپنے اٹھارہ ہزار خلفاء کو سیراب کر کے ایسی جماعت تیار کی ہے جس سے ایک جہاں فیض یاب ہو رہا ہے اور دن بدن اس سلسلے کو عروج واقع ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کو علوم معارف اور تصوف میں ایسی مہارت حاصل تھی کہ جو حقائق و معارف آپ کے پاس تھے وہ دوسرے ہم عصر علماء و مشائخ کو حاصل نہ تھے۔ خصوصاً آپ مبارک کو مکتوبات امام ربانی اور مثنوی شریف مولانا روم میں بہت مہارت حاصل تھی۔

وفات: آپ اکثر و بیشتر بیمار رہتے اور مختلف قسم کی بیماریاں اور امراض آپ کو لاحق تھے۔ مگر آنے والے سائل توجہ اور فیوض و برکات سے ضرور نوازے جاتے۔ جب آپ کی عمر 42 سال ہوئی تو تکالیف مزید بڑھ گئیں۔ آپ کو ٹی بی اور تپ دق کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ علاج کی غرض سے آپ پاکستان تشریف لائے مگر بقضائے الٰہی 9 شوال المکرم 1391 ہجری کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ کے خلفائے کرام میں سے حضرت سیدنا و مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن المعروف پیر ارچی وخراسانی مدظلہ العالی ہیں جن کے بارے میں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ نے خط میں تحریر فرمایا "مقبولہ مقبولی و مردودہ مردودی" (جو ان کی نظر میں مقبول ہے وہ میری نزدیک بھی مقبول ہے اور جو ان کے نزدیک مردود ہے وہ میرے نزدیک بھی مردود ہے) ایک اور مکتوب میں فرمایا "ردیف کمالاتم" اور ساتھ شعر تحریر فرمائے جن کا مطلب ہے کہ تم میرا خط پڑھو تو گریہ وزاری کرو کیونکہ جس وقت میں نے خط تحریر کیا تھا تو میں بھی رویا تھا۔

لوگوں میرے دوست کو سلام پہنچاؤ
میری طرف سے تمہیں سینکڑوں سلام ہوں

اولاد: آپ مبارک نے دو شادیاں فرمائیں پہلی شادی مرزا حضرت کی بیٹی کے ساتھ اور دوسری شادی حضرت اخندزادہ مبارک کے بڑے بھائی بادشاہ لالہ مولانا عبد الباسط علیہ الرحمہ کی بیٹی کے ساتھ۔ پہلی بیوی سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے۔ اور دوسری بیوی سے اللہ تعالیٰ نے ایک صاحبزادی عطا فرمائی جس کا نام بی بی فاطمہ ہے۔ آپ اخندزادہ مبارک دامت برکاتہ کے بھائی کی نواسی ہیں اور ان کی والدہ اور مخدوم زادہ علامہ محمد سعید احمد حیدری جو

سرکار مبارک کے بڑے بیٹے ہیں دونوں ہمشیر ہیں یعنی دودھ کے بہن بھائی ہیں ۔اس لحاظ سے قبلہ حیدری صاحب مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کی دختر نیک اختر کے ماموں لگے اور اخندزادہ مبارک مدظلہ کی پہلی زوجہ کی تمام اولاد ان کی خالائیں اور ماموں ہوئے اس وجہ سے محترمہ بی بی فاطمہ، سرکار اخندزادہ مبارک کے گھر میں زیادہ جاتی ہیں۔

قیوم زماں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کا عرس ہر سال 9 شوال المکرم کو آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد لکھوڈیر میں بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی خراسانی

نام ونسب: آپ کا نام "سیف الرحمٰن" اور آپ کے والد محترم کا اسم گرامی صوفی باصفا قاری سرفراز خان قادری رحمۃ اللہ علیہ تھا جبکہ مزید نسب نامہ کچھ یوں ہے۔
سیف الرحمٰن بن قاری سرفراز خان بن محمد حیدر بن محمد علی بن بابا نور علی۔

لقب: اس طریقہ عالیہ میں آپ کا لقب "حضرت مبارک صاحب" ہے مگر آپ اور بہت سے القابات سے بھی پہچانے جاتے تھے۔

ولادت باسعادت: ۔آپ کی ولادت باسعادت 1349ھ میں جلال آباد (افغانستان) سے 20 کلومیٹر دور جنوب کی جانب واقع ایک گاؤں کوٹ بابا کلی میں ہوئی۔

بچپن: آپ بچپن سے ہی صاحب کشف ومشاہدہ تھے۔آپ خود فرماتے ہیں......
میں چھوٹے ہوتے، کون ومکان اور جنت ودوزخ کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔اور اللہ کی عجیب و غریب مخلوق جو دوسروں کی نظروں پوشیدہ ہوتی، میں دیکھا کرتا تھا۔(تاریخ اولیاء)

تعلیم وتربیت: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار قاری سرفراز خان صاحب سے حاصل کی جو صوفیاءِ صافیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ان کے علاوہ اپنے وقت ودیار کے دیگر علماء ذی وقار سے بھی استفادہ کیا۔

تحصیل علم کیلئے سفر: شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں......

طلب کردن علم شد بر تو فرض
دگر واجب است از پیش قطع ارض

(اے مخاطب! تجھ پر علم حاصل کرنا فرض اور اس کی تحصیل کیلئے زمین کا سفر کرنا واجب ہے)

اس شعر کے مصداق آپ نے علوم وفنون میں ترقی پانے کیلئے مختلف علاقوں کا سفر کیا۔ پاکستان کے علاقہ پشاور میں متعدد علماء کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ آپ کے اساتذہ میں سے چند ایک کے اسماء حسب ذیل ہیں......

1۔ شیخ القرآن مولانا محمد اسلام بابا صاحب
2۔ حضرت مولانا محمد آدم خان صاحب آمازوگرمی
3۔ مولوی محمد اسلم صاحب
4۔ مولانا محمد حسین صاحب
5۔ حضرت مولانا محمد ولید صاحب
6۔ حضرت مولانا محمد عبدالباسط
7۔ مولنا سید عبداللہ شاہ صاحب وغیرہم

ان اساتذہ کے علاوہ دیگر ذی علم شخصیات سے صرف، نحو، تفسیر واصول تفسیر، حدیث اور اصول حدیث، فقہ واصول فقہ، تجوید وقرأت اور عقائد میں کامل دسترس حاصل کی۔ بالخصوص آپ کو فقہ حنفی اور اصول فقہ پر مکمل دستگاہ تھی۔ اس بات کا اندازہ آپ سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات پڑھ کر بخوبی ہو جاتا ہے۔

بیعت وذکر: تحصیل علوم ظاہری کے بعد باطنی فیوض وبرکات کیلئے آپ مرد حق کی تلاش میں سرگرداں رہے حتیٰ کہ آپ کی ملاقات جامع معقول ومنقول حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی علیہ الرحمہ سے ہوئی۔ حضرت مبارک صاحب ان کی شخصیت سے بے حد وشمار متاثر ہوئے اور ان کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ کے اسباق شروع فرمائے۔

ابھی آپ لطیفۂ قلب پر تھے کہ 1381ھ میں مولانا طالقانی دارِ فانی کو الوداع کہہ گئے۔تو آپ نے بقیہ منازلِ سلوک مولانا طالقانی کے بڑے خلیفہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی کے زیرِ سایہ مکمل کیں۔

حضرت مبارک صاحب اور محبت شیخ: حضرت اخندزادہ مبارک علیہ الرحمہ کو اپنے پیر ومرشد، حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی سے بے حد بہت تھی۔جس کا اظہار وقتاً فوقتاً آپ کے افعال واقوال سے ہوتا رہتا تھا۔اس کی ایک بین دلیل یہ بھی ہے کہ 9 شوال کو مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ کی یاد اور ایصال ثواب کیلئے عرس مقدس کا اہتمام حضرت مبارک [illegible] بڑے ذوق واہتمام سے کرتے ہیں۔

مرشد گرامی کی نظر التفات: حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت اخندزادہ مبارک سے غایت درجہ محبت تھی اسی لئے انہوں نے سرکار اخندزادہ مبارک کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور اپنی زندگی میں ہی اپنے مریدین ومتوسلین کو حضرت اخندزادہ مبارک کی پیروی اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید فرمائی۔ان احباب کی باہمی محبت اس سے بھی اجاگر ہوجاتی ہے کہ مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ نے یہ حکم نامہ جاری فرمایا کہ جو اخندزادہ سیف الرحمٰن کو مقبول ہوگا وہ مجھے مقبول ہے اور جو ان کی طرف سے مردود ہوگا وہ میری جانب سے بھی مردود ہے عبارت کچھ اس طرح ہے۔

"مقبوله مقبولی ومردوده مردودی"

ازدواجی زندگی: حضرتِ اخندزادہ مبارک نے کل سات شادیاں کی۔تا وقت وصال آپ کے عقد میں چار بیویاں تھیں۔

اولاد امجاد: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی طرح اولاد میں بھی آپ کو حظ وافر عطا فرمایا ہے۔

آپ کی اولاد میں تیرہ 13 بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ بیٹوں کے اسماء درج ذیل ہیں......

1۔ مولانا محمد سعید حیدری سیفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیفیہ

2۔ شیخ الحدیث مولانا محمد حمید جان سیفی

3۔ علامہ محمد احمد سعید المعروف یار جان سیفی

4۔ مولانا عبدالباقی سیفی

5۔ الحافظ القاری مولانا قاری محمد حبیب جان سیفی

6۔ الحافظ مولانا سید احمد حسین سیفی (والدہ کی جانب سے سید ہیں)

7۔ مولانا سید احمد حسن سیفی

8۔ سید محمد محسن (یہ تینوں ایک ہی بیوی سے ہیں جو سیدہ ہیں)

9۔ محمد سیف اللہ

10۔ محمد صفی اللہ

11۔ محمد نجیب اللہ

12۔ محمد حبیب اللہ

13۔ حسین اللہ

قطغن تشریف آوری: پہلی شادی کے 6 ماہ بعد آپ قطغن تشریف لے گئے اور لودین میں سکونت اختیار کی جو قندوز میں واقع ہے۔ تین سال کا عرصہ وہاں گزارہ۔ حکومت افغانستان کی طرف سے دشت ارچی میں آپ کو زمین دی گئی جہاں آپ نے مکان تعمیر کیا اور رہائش اختیار کی۔ وہاں کی آبادی بڑھتی گئی اور بڑھتے بڑھتے ایک گاؤں صورت اختیار کر گئی۔ وہاں آپ نے ایک مسجد تعمیر کی اور امامت وخطابت کے فرائض بخیر وخوبی انجام دینے لگے۔

درس وتدریس: حضرت اخندزادہ مبارک نے اپنی عمر کا کافی حصہ درس وتدریس میں صرف فرمایا اور ساتھ ساتھ طریقت وارشاد کے کام کو بھی جاری رکھا اور آپ ایک اعلیٰ پائے کے معتبر عالم ہونے کی وجہ سے کثیر تعداد میں علماء کرام کے مرجع ہوئے۔ آپ کے علمی کمالات کی وجہ سے افغانستان وپاکستان کے طول وعرض میں شہرت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پشاور کے علاوہ ڈاگئی صوابی کے مشہور ومعروف عالم دین جو طالبان حکومت کی طرف سے شیخ الحدیث کی حیثیت سے مرکز کابل کے مرکزی جامعہ میں مقرر کیئے گئے، انہوں نے بھی اس زمانہ میں دشت ارچی میں حاضر ہو کر ذکر وبیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس سے حضرت صاحب کے علمی وروحانی قد کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

آپ مبارک کا تقویٰ: ایک شیخ وعالم دین کا سب سے بڑا وصف اور کمال یہ ہے کہ وہ زہد وتقویٰ اور خشیت الٰہی کی دولت بے بہا سے مالا مال ہو۔ حضرت علامہ پیر سیف الرحمٰن مبارک تقوی وپرہیزگاری میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے حتیٰ کہ آپ مبارک کے تقویٰ کا اعتراف تو آپ مبارک کے پیر حضرت مُرشدنا قیوم زمان مولانا محمد ہاشم سمنگانی کو بھی تھا جس کی وجہ سے آپ اخندزادہ مبارک کو مصلّیِ امامت پر کھڑا فرماتے اور ان کی اقتداء پر فخر کرتے۔

سرکار اخندزادہ مبارک جہاں علوم ومعارف میں یگانہ روزگار ہیں اور نابغہ عصر تھے اسی طرح اپنے وقت میں تقویٰ وطہارت کے کوہ عظیم تھے۔ ہم نے ابھی تک آپ مبارک سے بڑھ کر زاہد وعابد متقی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے ڈرنے اور خوف رکھنے والا نہیں دیکھا۔ آپ اپنے وقت کے اصحاب تقویٰ وزہد کے امام تصور کیے جاتے تھے۔

مسائل میں استقامت: آپ مبارک کوئی موقف اختیار فرماتے ہیں تو جذباتی تخیلات کی بنا پر نہیں اپنے پورے عالمانہ کمال وتحقیق کے بعد اختیار فرماتے تھے اور اکثر فرمایا

کرتے کہ کسی عالم دین یا شیخ زمانہ کو میرے قائم کیے ہوئے موقف سے اگر اختلاف ہو تو میرے ساتھ براہ راست گفتگو کر کے مجھے قائل کرے۔ جس کسی کو میرے ساتھ علمی اختلاف ہے وہ ایک بار میرے پاس تو آئے میں قرآن وحدیث سے اپنے موقف کی وضاحت کروں گا

اوصاف کریمانہ: آپ اخندزادہ مبارک نہایت اخلاق، ملنسار اور متواضع شخصیت کے مالک تھے۔ آفتاب ومہتاب علم وعرفاں ہونے کے باوجود عجب، خود بینی اور ریاکاری سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتے تھے۔ سالکین سے نہایت سادگی اور بے تکلفی سے ملتے کہ آنے والا آپ کے اخلاق کریمہ کو دیکھ کر حیران رہ جاتا۔ مزاج مبارک میں حیرت انگیز تحمل کہ عام سالک بھی بڑی بے تکلفی سے گفتگو کر سکے۔ کیا مجال کہ آپ کی پیشانی پر شکن پڑ جائے اس کے باوجود آپ کے رعب ودبدبہ کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے علماء ومشائخ جب حاضری دیتے تو ڈر سے گفتگو نہ کر پاتے، مگر سرکار مبارک ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔

آپ کے بیعت کرنے کا طریقہ: حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جب کسی کو بیعت کرتے مندرجہ ذیل طریقہ کار اپناتے تھے۔

(1)......ایک بار سورۃ الفاتحہ اور تین بار سورۃ الاخلاص پڑھ کر اس کا ثواب سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں کو ایصال کرتے۔

(2)......مرید ہونے والے کے دونوں ہاتھوں کو مصافحہ کرنے کے انداز میں پکڑتے۔

(3)......کلمہ شہادت خود بھی پڑھتے اور مرید کو بھی حکم دیتے

(4)......اور پھر اس کے بعد "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ"

(5)......اس کے بعد "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"

(6)......پھر کلمہ توحید "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلیٰ كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ "

(7)......اس کے بعد تین بار استغفار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ" پڑھتے۔

(8)......ایمان مفصل اور ایمان مجمل پڑھتے اور پڑھاتے۔

(9)......پھر "رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا"

(10)......اگر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کرنا ہو تو سیدھے ہاتھ کی انگلیاں (انگوٹھے کے علاوہ) مرید کے لطیفۂ قلب (جس کا مقام بائیں پستان کے دو انگشت نیچے ہے) پر رکھتے اور اپنی زبان سے تین بار "اللہ، اللہ، اللہ" پڑھتے اور پھر زبان بند کر کے دل سے ذکر شروع کرواتے اور اپنے خاص طریقہ سے توجہ فرماتے۔

(11)......اگر سلسلہ عالیہ، قادریہ، چشتیہ یا سہروردیہ میں بیعت کرتے تو حضور قلبی کے ساتھ ساتھ زبان سے اسباق اور ذکر کرنے کی تلقین فرماتے۔اور ان سلاسل کے خاص لوازمات کی تعلیم دیتے۔

سرکار اخندزادہ مبارک کی خدمات: آپ مبارک کے علم وفضل وسیرت وکردار اخلاق کے ساتھ ساتھ ایک پہلو آپ کی خدمت کا ہے۔آپ نے تقریباً ان تمام شعبہ جات میں خدمات انجام دیں جو کسی بھی باعمل عالم اور باتقویٰ مرشد وہادی کیلئے ضروری ہوتے ہیں

علمی مرتبہ ومقام: کسی بھی صوفی کی صوفیت اور راہِ طریقت میں اس کی چال ڈھال کا صحیح اندازہ لگانے کیلئے مختلف زاویوں سے اس کی شخصیت کا مطالعہ ضروری ہے۔ان مختلف گوشوں میں سے ایک گوشہ "علم وفقہ" ہے۔جس سے اس کی فقہی بصیرت اور علمی لیاقت کا پتہ چلتا ہے اور معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ شخص کس حد تک قربِ الٰہی کی تحصیل کرسکتا ہے۔

''علم، انبیاء کی وراثت ہے" اور کائنات میں انبیاء کرام علیہم السلام سے بڑھ کر کسی شخص کو تقرب الٰہی کا حصول نہیں۔ لہذا ہر صوفی اور قربِ الٰہی پانے کے متمنی کیلئے انبیاء کی وراثت سے حصہ پانا از حد ضروری ہے۔ جو شخص انبیاء کرام کی وراثت کو سنبھال نہیں پاتا اس سے امانت الٰہی اور قرب الٰہی کے حصول کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔

اگر کوئی شخص علم وفقہ کو چھوڑ کر صوفی بننے کی سعی کرتا ہے تو اللہ کی محبت تو نہیں البتہ شیطان کی مسخریت اس کے حصے میں ضرور آجاتی ہے۔ امام احمد رضا قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

''صوفی بے علم مسخرۂ شیطان است''

یعنی بے علم صوفی شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے

(فتاویٰ رضویہ)

یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ تحصیل علم کا مقصد قربِ الٰہی کا حصول ہے۔ لہذا اگر کسی شخص کے علم نے اسے ذاتِ الٰہی کا قرب عطا نہ کیا تو بلاشبہ اس کی محنت اور علمی لیاقت رائیگاں جائے گی۔ لہذا صوفی بننے اور ذاتِ رب العلمین کا قرب پانے کیلئے فقہ وتصوف دونوں از حد ضروری اور لازم وملزوم ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان اس بات کی عکاسی کرتا ہے......

''من تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینهما فقد تحقق ''یعنی جو صوفی بنے مگر فقہ حاصل نہ کرے وہ زندیق ہے اور جو فقہ حاصل کرے مگر تصوف کی طرف مائل نہ ہو وہ فاسق ہے اور جس نے دونوں کو حاصل کیا اس نے حقیقت کو پالیا۔ (ایقاظ الھمم ص6)

بلاشبہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک علیہ الرحمہ اپنے دور کے نابغۂ عصر

فقیہ اور بلند پایہ صوفی تھے۔انہوں نے علم فقہ اور تصوف دونوں کو بدرجۂ کمال حاصل کیا۔آپ کی تصوف کے بارے خدمات تو آفتاب نصف النہار کی طرح واضح و روشن ہیں، مگر بہت سارے لوگ ان کی علمی لیاقت اور فقہی بصیرت سے لاعلم ہیں۔حضرت مبارک کی علمی و فقہی خدمات پر ''بہار اسلام'' کے پلیٹ فارم سے تحقیقاتی مقالے جات ترتیب دیئے جا رہے جن کا مختصر تذکرہ ''غرض تالیف'' میں آچکا۔

تاہم حضرت مبارک صاحب کی علمی و فنی خصوصیات پر چند باتیں زینت قرطاس کرتا ہوں تاکہ ان کی علمی حیثیت سے کچھ نہ واقفیت ہو جائے۔

تفسیر قرآن میں آپ کی خدمات: تمام علوم کا سرچشمہ قرآن مجید ہے۔جو عالم اس کتاب لاریب کو سمجھ جاتا ہے اس کے تبحر علمی کا اندازہ لگانا کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

حضرت اخندزادہ مبارک علیہ الرحمہ کی ذات کو اس حوالے سے دیکھا جائے تو آپ اپنے وقت کے مایہ ناز مفسر کی صورت میں نظر آتے ہیں۔

ہماری معلومات کے مطابق 40 سے زائد تفاسیر پر آپکے تشریحی و توضیحی حواشی موجود ہیں جو کسی بھی راہِ تحقیق کے راہی کیلئے مشعل راہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

علم حدیث میں گوہر افشانیاں: اشرف و اعلیٰ علوم میں سے ایک ''علم الحدیث الشریف'' بھی ہے۔چونکہ اس علم کا تعلق ''سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ'' کے فرامین و افعال کے ساتھ ہے۔اس لئے اس کی قدر و قیمت تمام علوم سے بڑھ کر ہے۔

100 سو سے زائد کتب احادیث پر ''حضرت اخندزادہ مبارک'' کی تعلیقات تحریر ہیں جن کے مطالعہ سے آپ کی جودت ذہنی اور نقطہ آفرینی کا ثبوت ملتا ہے۔اور جو اس بات پر شاہد و عادل ہیں کہ حضرت اپنے دور کے عظیم محدث و شارح حدیث تھے۔

ہوا اصول فقہ: تقریباً تیسری صدی ہجری میں باقاعدہ فقہ اور اصول فقہ کی تدوین کی گئی
سہرا امام الائمہ حضرت سیدنا وامامنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کے سر پر ہے
گر ائمہ نے بھی اس علم میں خدمات سرانجام دی ہیں مگر فقہ واصول میں وہ تمام حضرت امام
احب کے ہی خوشہ چین ہیں۔

حضرت اخندزادہ مبارک کے دوسو 200 سے زائد مکتوبات آپکی فقہی بصارت پر
ن ہیں۔ان میں سے چند ایک مکاتیب کا اردو ترجمہ بھی شائع ہوا ہے۔
عورتوں کیلئے دعوت وارشاد جائز ہے نہیں"" مسئلہ حلق شوارب (مونچھوں کو پست کرنے
بارے تحقیقی مواد)"" وجد وتواجد کے بارے فتویٰ" وغیرہم۔ان کے علاوہ متعدد
کاتیب کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔جو آپکی فقہی بصیرت پر دال ہے۔
علاوہ "مسئلہ حلق شوارب" کی ابتدائی گفتگو ہی پڑھ لے وہ آپکی فقہ اور خصوصاً "فقہ حنفی" پر
ہری نظر کا معترف ہو جاتا ہے۔

علم صرف ونحو پر نظر اور شریعت وطریقت: "لولا السنتان لهلك النعمان"
یعنی اگر دو سال (جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان
امام ابوحنیفہ) ہلاک ہو جاتا۔یہ جملہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

اس میں "اَلسَّنَتَانِ" عربی لغت کے اعتبار سے "اَلسَّنَةُ" کا تثنیہ ہے جس کا معنی
ہے "دو سال"۔(اسکا مفہوم اوپر ترجمہ سے واضح ہو رہا ہے۔)

حضرت اخندزادہ مبارک اس کا ایک اور معنی بیان فرماتے ہیں کہ "السنتان" میں
ن پر رفع (پیش) اور نون مشدد ہے (اَلسُّنَّتَانِ)۔اب اس کا معنی یہ بنتا ہے کہ.....
اگر دو سنتیں نہ ہوتی تو نعمان ہلاک ہو جاتا" ایک سنت سے مراد "شریعت" اور دوسری سے

مراد "طریقت" ہے۔

اس سے آپ مبارک کی ذہانت وفطانت کا اندازہ لگانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

"حب الوطن من الایمان" سے نقطہ آفرینی: حضرت اخندزادہ مبارک فرماتے ہیں کہ......

میں حضرت مولانا محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ارچی میں تھا کہ آپ نے یہ حدیث شریف پڑھی "حب الوطن من الایمان" (وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے) اور فارسی کا یہ مصرعہ پڑھا

تو مکانی اصل تو در لامکان

مولانا صاحب نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا......

وطن سے مراد اصل روح ہے جو کہ عرش کے فوق عالم امر میں ہے۔ جہاں سے روح انسان کے جسم میں آئی ہے۔ (لہذا اس مقام سے محبت کرنا "وطن سے محبت" کرنا ہے۔)

حضرت اخندزادہ مبارک فرماتے ہیں کہ مجھ پر کشف ہوا کہ اس وطن سے مراد وہ وطن جس میں دیدار خداوندی ہوتا ہے۔ اس مراد جنت ہے۔ چنانچہ جب میں نے یہ بیان کیا تو مولانا صاحب نے مجھے ڈانٹا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ میری تربیت صحیح ہو کیونکہ میں نے حدیث شریف کی تشریح مولانا صاحب کی تشریح کے خلاف کی تھی۔

اس کے بعد مولانا ہاشم سمنگانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کی کوئی غرض حاجت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے اور انکو جنت ودوزخ کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس پر میں نے عرض کیا بے شک لوگوں کے تین مراتب ہیں......

1۔عوام　　　2۔خواص　　　3۔اخص الخواص

پس عوام جنت کی آرزو اور خواہش کرتے ہیں کیونکہ وہ عشرت و آرام کی جگہ ہے۔
جو خواص ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مستغرق ہوتے ہیں اور جنت و دوزخ کی کوئی پروا
نہیں کرتے۔ اور اخص الخواص کی طلب جنت ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور دیدار کی جگہ
ہے۔ اور وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور دیدار سے محرومی کی جگہ
ہے۔ پس میں نے جو تشریح بیان کی ہے وہ اخص الخواص کے مقام کے لائق ہے اور یہ کہ اولیاء
کا جنت و دوزخ کی پرواہ نہ کرنا خواص کا درجہ ہے اس لئے میری اور آپ کی تاویل میں کوئی
اختلاف نہیں۔ (ملخصاً ہدایۃ السالکین فی رد المنکرین ص 417)

حضرت مبارک صاحب کے علمی گوشوں میں سے چند ایک گوشے آپ کے سامنے
پیش کئے گئے ہیں جن سے آپ کے پایہ علمی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں رہا۔ تاہم ان خدمات پر
تحقیق کا کام جاری ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ "انجمن بہار اسلام" کو اس مقصد میں بامراد
بنائے۔

کرامات: کسی بھی ولی کی سب سے بڑی کرامت شریعت مطہرہ پر سختی سے عمل پیرا ہونا
ہے۔ "الاستقامۃ فوق الکرامۃ" (استقامت کا درجہ کرامت سے بلند ہے) کے مصداق
حضرت اخندزادہ مبارک کی ہستی عمل بالشریعۃ اور تمسک بالسنۃ کی بنیاد پر صاحب استقامت و
کرامت بزرگ تھے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ کرامت اولیاء کا حیض ہے اس معنی میں کہ جس
طرح خواتین اپنی اس کیفیت و حالت کو چھپاتی ہیں اور کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتیں اسی طرح
اولیاء اللہ بھی کرامات کو چھپاتے ہیں اور ان کے ظہور سے احتراز کرتے ہیں۔

تاہم حضرت مبارک سے بہت سی خوارقِ عادات (کرامات) کا ظہور بھی ہوا۔ جن
کی تفصیلی بحث کے لئے درجنوں صفحات درکار ہیں اور وقت کی کثرت بھی۔ ذوق طبع کی خاطر

ایک آدھ واقعہ نظر نواز ہے۔

نظر کیمیا اثر: حضرت علامہ پیر سیف الرحمٰن خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عطا فرمائی تھی کہ جس پر پڑ جاتی اس کے شب وروز میں صوفیانہ تغیر آجاتا ہے۔ سرکار مبارک کے چہیتے خلیفہ پیر مفتی عابد حسین سیفی صاحب فرماتے ہیں کہ اتفاق کی بات تھی میں آپ مبارک کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ کسی شخص کو توجہ فرما رہے تھے مگر وہ کیفیت روکنے کی پوری کوشش میں تھا کیونکہ وہ ایک نامور ڈاکٹر تھا اور اپنے آپ کو ان مجذوبوں میں ڈالنا چاہتا تھا یا ان کی چیخ وپکار وحال ومستی کی کیفیت میں اپنے آپ کو ڈالنے سے گریزاں جب اس کیفیت کو وہ نہ روک سکا اور ان مجذوبوں کی طرح خود بھی اس حال میں مست اس کا جملہ ابھی تک مجھے یاد ہے کہ "آج سائنس فیل ہوگئی ہے" اور اسی جملے کو بار بار دہرا جب اسے ہوش آیا تو میں نے کہا یہ کیفیت دوبارہ چاہو گے؟ یا دوبارہ یہاں آؤ گے؟ تو کہ میٹھا شربت پینے سے پہلے اس کا ذائقہ کون بتا سکتا ہے اب تو چاہتا ہوں کہ پوری زندگی آپ کی خدمت گزاری میں صرف کردوں۔

جبین نیاز جھک گئی: بانی بہار اسلام ابوالرضا محمد عباس سیفی صاحب کی زبانی یہ واقعہ حضرت مبارک صاحب کی کرامات میں سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ......

قریب قریب انیس یا بیس سال قبل کی بات ہے جب مجھے بیعت ہوئے ایک دو سال گزرے تھے کہ حضرت مبارک صاحب کی خدمت میں ایک ایسا شخص حاضر ہوا جس کی میں کوئی مسئلہ تھا اور وہ نماز پڑھتے ہوئے رکوع وسجود کی لذت کو نہیں پا سکتا تھا۔ 10 سال عرصہ اس نے اسی مشقت وپریشانی میں گزارہ۔ بڑی جگہوں سے دم درود کروایا مگر افاقہ نہ سکا اور رکوع وسجود کی لذت سے آشنائی نہ ہو پائی۔ جب حضرت مبارک صاحب علیہ الرحمہ

بارگاہِ فیض آیا اور اپنا مسئلہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا...... "نماز پڑھو"۔

آپ کے اس فرمان اثر نشان کی برکت ہی تھی کہ جب اس نے نماز ادا کی تو نہ تو رکوع کرنے میں کوئی دقت ہوئی اور نہ ہی سجدے میں کسی قسم کی پریشانی سامنے آئی۔ اور اس آدمی کی جبین نیاز جو 10 سال سے بارگاہِ ایزدی میں جھکنے سے ترس رہی تھی آشنائے لذتِ سجود ہوگئی۔

وفات حسرت آیات: موت ایسی تلخ حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں، نہ جانے کتنوں کو یہ ہر روز یتیم کرتی ہے اور کتنوں کتنوں کو بے اولاد، کتنی سہاگنیں اس کی آمد پر اپنے سہاگ کا ماتم کرتی ہیں اور کتنی ماؤں کے کلیجے کٹ جاتے ہیں۔ موت...... بہت سے لوگ اس کی کڑی نگاہوں سے بچنا چاہتے ہیں مگر راہ نہیں پاتے۔

ہاں! مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنکے پاس موت "سعادت" پانے کیلئے آتی ہے۔ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی بلاشک و ریب ایسی ہی محترم ہستیوں میں ہوتا تھا جن کی قدم بوسی موت کیلئے راحت کا سامان ہے۔ موت شاید اسی لئے لوگوں کے کوسنے اور بددعائیں (جو وہ اپنے کسی پیارے کی موت پر اسے سناتے ہیں) برداشت کرلیتی ہے کہ چلو کبھی کبھی اللہ کے پیاروں کی قدم بوسی بھی تو ہو ہی جاتی ہے۔

حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا واقعہ بڑا ایمان افروز ہے جسے آپ کے صاحبزادے مولانا احمد سعید یار جان صاحب نے بیان فرمایا ہے جو اس رات آپ کے ساتھ خدمت پر مامور تھے۔ آپ فرماتے ہیں......

حضرت مبارک صاحب علیہ الرحمہ کی بیماری کے باعث ہم (صاحبزادگان) میں سے کوئی نہ کوئی روزانہ ان کے ساتھ ہوتا تاکہ رات کے وقت کوئی حاجت ہو نپٹائی جاسکے۔

آپ مبارک کے وصال کی رات میری ڈیوٹی تھی۔ جب آپ بستر پر تشریف لائے تو فرمایا "امشب بسیار گراں است و معلوم میشود کہ شاید امشب، شب سفر و رفتن است" آج کی رات بہت بھاری ہے معلوم ہوتا ہے کہ آج سفر کرنے اور کوچ کر جانے کی رات ہے۔ یہ جملہ آپ نے متعدد بار دہرایا اور پھر مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تم سے راضی ہوں۔ تم مجھے معاف کردو میں عرض کیا کہ میں نے آپ کو معاف کیا آپ نے بھی فرمایا کہ میں نے بھی تمہیں معاف کیا۔

پھر رات ایک بجے تقریباً آپ نے تین پیالی چائے نوش کی اور پشتو کا ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ "اس دنیا میں جو بھی آیا ہے اسے جہانِ ثانی میں چلے جانا ہے۔ موت کا نعرہ ہر وقت یاد ہونا چاہئے" پھر فرمایا مجھے نیند آرہی ہے اور آپ سو گئے۔

رات تقریباً پونے دو بجے 1:45 آپ نے اپنے دونوں بازو اچانک اوپر کی طرف بلند کر دیئے، میں جلدی سے اٹھا اور آپ کو سہارا دیا ان کا سر میرے سینے پر تھا، آپ کی جانکنی کا عالم تھا۔ آپ نے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا اور اشارے سے مجھے بھی حکم فرمایا تو میں بھی کلمہ شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ پھر آپ نے اپنا منہ اور آنکھیں بند کیں اور چہرہ قبلہ کی طرف کر کے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

اس طرح 26 اور 27 جون کی درمیانی شب تقریباً دو بجے یہ آفتاب طریقت اور ماہتاب شریعت اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اور دنیا اللہ کے ایک محبوب سے محروم ہو گئی۔

بہیں کیوں نصیرؔ نہ اشک غم کروں کیوں نہ لالہ وزاریاں
ہمیں بے قرار وہ چھوڑ کر سر راہ گزار چلا گیا

وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی دوستوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اسی چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

جگر گوشۂ غوث جہاں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا اخندزادہ محمد احمد سعید یار سیفی

آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف

عرصہ بیس سال قبل آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ باڑہ پشاور میں ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی جو تسلسل اختیار کر گئی اور اس ملاقات نے دوستی اور پیار کا لبادہ اوڑھ لیا۔ آج بھی اس آدمی سے ملاقات کا سلسلہ اسی طرح بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہی جاری ہے۔ تب تو ہم پشاور میں ہوتے تھے تو مہینوں بعد میل ہوتا تھا مگر اب جب جی چاہتا ہے اسے بلا لیتے ہیں یا دل میں آئے تو خود چل پڑتے ہیں اور دوستی کا بھرم قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اگرچہ وہ شخص ہمارے والد محترم قبلہ مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین وخلفاء میں سے ہے اور اس حیثیت سے ہم بھی اس کے پیر ہی ہیں مگر اس سے الگ ایک دوسرا رشتہ دوستی، محبت اور خلوص کا بھی ہے۔ ہم تو اسے "محمد عباس مجددی سیفی" کے نام سے جانتے ہیں مگر کئی لوگوں کی نظر میں "بانی وسرپرست انجمن بہار اسلام" کے حوالے سے ان کی خاصی پہچان ہو چکی ہے۔

اس شخص کے حوصلے کو داد دی جانی چاہئے جس نے سالوں نہیں بلکہ مہینوں میں اپنی تحریک وانجمن کو شباب بخش دیا ہے۔ اس انجمن کے تحت ایک مجلّہ "ماہنامہ بہار اسلام" کے نام سے ہر مہینے جدید موضوعات پر تحقیقی مواد فراہم کرتا ہے۔ ابھی ایک آدھ سال قبل ہی انہوں نے "بہار اسلام پبلی کیشنز" کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا ہے جس سے ابتدائی مرحلے میں جو کتاب چھپ کر منظر عام پر آئی اس کا دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ "دعکس مجدد الف ثانی" نامی اس کتاب کو جو شہرت نصیب ہوئی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ محض ساڑھے چار ماہ کے عرصے میں اس کا دوسرا ایڈیشن چھپ کر آپ کے سامنے ہے۔ اس کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ

علیہ کے اردو اور فارسی حالات وواقعات کے علاوہ حضرت مبارک کی تصاویر کا وافر ذخیرہ شامل اشاعت ہے۔ تصاویر کے متعلق علماء وفقہاء کے نظریات الگ الگ ہیں کچھ علماء نے دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس کی اجازت دی ہے۔ بہر حال اس سے بچنا ہی مناسب ہے، باقی مجموعی اعتبار سے یہ کتاب مریدین ومحبین کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔

اس کے علاوہ ادارہ بہار اسلام کی طرف سے تاریخ میں پہلی بار "تذکرہ مشائخ سیفیہ" کے نام سے مشائخ نقشبندیہ سیفیہ کے احوال و واقعات اور ان کا قدرے تفصیلی تعارف پیش کیا گیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے علاوہ والد محترم حضرت مبارک صاحب کی زندگی کے تاریک گوشوں کو روشن کرنے کا ذمہ بھی اسی ادارے نے قبول کیا ہے اور حضرت مبارک صاحب کے حوالے سے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، ترویج واشاعتِ اہلسنت میں کردار، تحفظ ختم نبوت میں خدمات، وغیرہ کے علاوہ بہت سے تحقیقی موضوعات پر تحریر کا کام کیا جارہا ہے۔ یہ قبلہ عباس سیفی صاحب کی محبت ہے کہ انہوں نے اس کام کی نگرانی میرے ذمہ لگائی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس کام کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمارے دوست اور انجمن بہار اسلام کے بانی وسرپرست پیر محمد عباس مجددی سیفی صاحب کو صحت وعافیت کے ساتھ ساتھ مزید حوصلہ وہمت بھی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(استاذ العلماء) فقیر محمد احمد سعید یار سیفی

آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف لکھوڈیر رنگ روڈ لاہور

استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد اشرف سیالوی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت قبلہ شیخ المشائخ پیر محمد سیف الرحمٰن صاحب کی خدمت اقدس میں باڑہ میں حاضری دی تھی اور آپ کے شرف صحبت سے مشرف ہوا اور محفل ذکر میں بھی شمولیت اور استفادہ کا موقع ملا۔ حضرت والا درجت کا علمی ذوق اور شوق اور علماء کی سرپرستی دیکھ کر اور مریدین کو شریعت مطہرہ پر عمل کرانے اور طریقت و حقیقت سے بہرہ ور کرنے کا عزم بالجزم دیکھ کر بہت ہی قلبی سکون اور روحانی تسکین حاصل ہوئی۔ ارشاد مصطفوی "العلماء ورثۃ الانبیاء" کا آپ عملی نمونہ تھے اور اپنے بیگانے کی تمیز اور تفریق کے بغیر شریعت مطہرہ پر عمل کرانے کیلئے ہمہ وقت کوشاں تھے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو طریقت اور حقیقت کی منازل رفیعہ تک واصل فرمایا اور ہر مرید کو شریعت مطہرہ پر عامل بنایا اور کسی طرح کی خلاف ورزی کو کسی کیطرف سے بھی برداشت نہ فرمایا۔ ان کے مریدین کو دیکھ کر بہت ہی روحانی اور قلبی راحت حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے شیخ طریقت اور راہبر شریعت کے رنگ میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں جبکہ بالعموم پیران عظام کے مرید کہلانے والے شریعت مطہرہ کی پابندی سے اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے ہیں اور اپنے مشائخ کی شفاعت کے زعم میں فرائض و واجبات پر کاربند ہونے اور حرام و مکروہ تحریمی سے احترازو احتساب کی ضرورت محسوس نہیں کرتے جو کہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

"موت العالِم موت العالَم" کے مصداق آپ کی رحلت بہت بڑا سانحہ ہے اور نہ پر ہونے والا خلا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اور اپنے محبوب کریم ﷺ کے قرب خاص سے بہرہ ور فرمائے اور نعم علیہم حضرات کی معیت نصیب فرمائے اور آپ کی روحانی توجہات اور تصرفات

سے آپکی نسبی وحسبی، جسمانی وروحانی اولاد کو آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق خیر رفیق سے بہرہ ور فرمائے اور اس سلسلہ کو ابدالآباد تک قائم ودائم فرمائے۔ آمین ثم آمین

این از من واز جملہ جہاں آمین باد۔ وانا العبد الضعیف الحقیر ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی

مفکر اسلام مفسر قرآن علامہ سید محمد ریاض حسین شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ الہ الطاہرین واصحابہ الصادقین

کارگہہ حیات کی رونق اہل اللہ کے دم قدم سے ہے حضور انور علیہ التحیۃ والثناء نے دعوات حق کے ابلاغ اور کردار آفرینی کے جوہر سے کاروان انسانیت کو مالا مال کرنے کیلئے "رسائل عظیمہ" کی جو جماعت تیار فرمائی ہر دور انکی روشنیوں سے بہرہ یاب رہا۔ حضرت پیر مبارک قدس سرہ انہی نفوس قدسیہ میں سے ایک تھے آپ کی عظیم شخصیت کو دیکھ کر لگتا تھا کہ یہ پہلے قافلے سے بچھڑے ہوئے نابغہ ہیں۔ اہل تصوف میں علم پروری، قیام شریعت، مراسم تقویٰ کی مراعات، اتباع سنت کی علم برداری، حضرت ان اقدار کا روشن نشان تھے۔ صالحین کی ایک بڑی جماعت تیار کر لینا آپ کی کرامت تھی۔ آج جب اس عظیم "مردحر" کی مرقد پر حاضر ہوا تو الطاف کرم کی برسات نے ایک خسارے کا احساس دلایا کہ کاش کچھ زندگی کے زیادہ لمحات انکی صحبت میں بسر ہو جاتے۔ کہتے ہیں کہ زر آفرینی صرف محاورہ ہے لیکن رجال سازی تو اس سے بھی مشکل کام ہے حضرت پیر مبارک نے جملہ اہل اسلام پر ایک احسان کیا ہے کہ آج طریقت اور شریعت کے لاکھوں کارمین حضور ﷺ کی فوج بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا فیضان ارزاں فرمائے۔

دعا جوئے سید ریاض حسین شاہ مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان

استاذ العلماء محقق دوران حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر محمد سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قل شریف کے اس اجتماع میں آج ان کی تصوف کے میدان میں خدمات کا واضح پتہ چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزدگان مریدین کو صبر کی توفیق دے اور انکے گلشن کو مزید بہار عطا فرمائے۔

آمین...... محمد اشرف آصف جلالی صاحب جامعہ جلالیہ لاہور ادارہ صراط مستقیم پاکستان

مناظر اسلام شیخ الحدیث حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبد التواب صدیقی اچھروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیف الرحمٰن اخندزادہ خراسانی کی زندگی شریعت کی دعوت دیتے ہوئے اور شریعت پر عمل کرتے ہوئے گزری آپکو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت عطا فرمائی کہ فاسق فاجر لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور انکو متبع سنت بناتے۔ خلفاء ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور آپکے خلفا کی بھی وہی کوشش ہیں اس دور میں مرید کو متبع رسول بنانا آسان نہیں اور سلسلہ عالیہ سیفیہ کے تقریبا تمام مریدین متبع سنت ہے۔ یہ وہ دور ہے جس دور میں پیر حضرات مریدین کی تعداد کی طرف توجہ فرماتے حضرت قبلہ کے مریدین وخلفاء کو دیکھتے ہی معلوم ہوجاتا ہے کہ انکے پیر نے صرف انکو مرید ہی نہیں بنایا بلکہ تربیت واصلاح بھی کی ہے اور میرے نزدیک آج کے دور میں صحیح شیخ اور سچا پیر وہی ہے جو اپنے مریدوں کی اصلاح وتربیت کرے اور انکو متبع سنت بنائے اور پھر آج کل جاہل پیروں کے انبار ہیں مگر علم دین سے مشرف بہت کم ہیں الحمد للہ حضرت، تصوف ایک سچے عالم دین یعنی خود عالم اور دوسروں کو عالم دین بنانے والے تھے یعنی طریقت کی فضیلت آپ میں موجود تھی یہی وجہ ہے کہ آپکے فیوض وبرکات اس وقت پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں اللہ کریم سے دعا ہے کہ آجکل کے جاہل اور بے عمل پیروں کو آپکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد عبد التواب صدیقی

سجادہ نشین مناظر اعظم جنید دوراں پیر محمد عمر صدیقی رحمتہ اللہ علیہ

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری

شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن االرحیم۔ شیخ المشائخ پیر سیف الرحمٰن اخندزادہ ارچی خراسانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمات عالم اسلام کے لئے نہایت ہی قابل قدر اور قابل تحسین ہیں انہوں نے اپنی زندگی کو قیمتی محسوس کیا اور اسے دین، ملت اور قوم کے لئے وقف کیا۔ اور تربیت فرما کر لوگوں کے دلوں کو اللہ رب العزت کی طرف متوجہ کرنے کی خوب جدوجہد کی اور اس پر اللہ تعالی نے کثیر اور وافر ثمرات معاشرے میں پیدا فرمائے۔ وہ علم و کتاب اور اھل علم کی نہایت قدر و منزلت کرنے والے تھے ان کا مطالعہ خصوصا مسلک حنفی پر اپنے دور میں بے مثال تھا۔ اسی طرح ان کی شریعت اور اسلام کی تعلیمات کی پیروی بھی ہمارے لیئے مشعل راہ ہے۔ مثلا وہ آخر تک باجماعت نماز کا اہتمام کر تے رہے۔ ایسی چیزوں کا آج فقدان ہے پھر انکے فرزندان علماء ہیں۔ ان کا علماء ہونا بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ ان کا تعلق اسلام کی تعلیمات کے ساتھ شعوری تھا نہ کہ رسمی۔ انہوں نے علمی مراکز بھی قائم کیئے جو رہتی دنیا تک اسلام کی خدمت کا ذریعہ رہیں گے ان کے خاندان، متعلقین ، مریدین اور خلفاء سے تعزیت کرتے ہوئے یہی عرض کرتا ہوں کہ ان کے مشن پر گامزن رہتے ہوئے مسلک و ملت کی خدمت کریں اور خصوصا اھل سنت کو مجتمع کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالی ان کے فیض میں اضافہ، درجات میں بلندی اور حبیب خدا ﷺ کا مزید قرب نصیب فرمائے ۔آمین

مفتی محمد خان قادری شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ لاہور

استاذ العلماء حضرت علامہ غلام محمد سیالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت العلام سیف الرحمٰن اخوندزادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال سے عالم اسلام ایک عظیم علمی، دینی اور روحانی شخصیت سے محروم ہو گیا۔ آپ نے ساری زندگی دین متین کی سربلندی کیلئے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ آپ نے اپنے رُوحانی فیض سے لاکھوں کی تعدد امیں مسلمانوں کی تربیت فرما کر دین متین کا خادم بنا دیا اور ان کا ظاہر و باطن شریعت مطہرہ کے مطابق بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے اور آپکے روحانی و باطنی فیوضات سے ہم سب کو تا قیام قیامت متمتع فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الآمین الکریم ﷺ

حررہ ادنیٰ خادم اہلسنت غلام محمد سیالوی ناظم امتحانات تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

مجاہد اسلام استاذ العلماء حضرت علامہ پیر محمد افضل قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پیشوائے سلسلہ عالیہ سیفیہ مبلغ اسلام حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے میدان میں اپنے دور میں مثالی خدمات انجام دیں۔ لاکھوں لوگوں کی تربیت کر کے انہیں متشرع بنایا خصوصاً داڑھی مبارک اور عمامہ مبارک کی سنت کی ترویج کی۔ افغانستان سے ہجرت کے بعد چند سالوں میں پاکستان کے اطراف میں آپ کا سلسلہ پھیل گیا۔ آپ انتہائی مخلص شخصیت تھے آپ نے جب دیوبندی علماء کی گستاخانہ عبارت کا مطالعہ کیا تو برملا تکفیر کے فتاویٰ علماء حرمین کی تائید کی۔ جب پشاور کے ایک عالم دین کے اختلافات طول پکڑ گئے تو راقم الحروف جو ان دنوں جماعت اہلسنت پاکستان کا ناظم اعلیٰ تھا کو تحریری طور پر شرعی فیصلہ کرنے کے اختیارات دیے۔ چنانچہ جماعت اہل سنت کے شرعی بورڈ نے جو فیصلہ دیا اسے قبول کیا گیا۔

آپ کی ساری اولاد بھی متشرع ہے جبکہ مشائخ کی اکثریت کے صاحبزادے متشرع نہیں ہوتے

اور اکثر داڑھی منڈے یا داڑھی کترے ہوتے ہیں اور جب سجادہ نشین بنتے ہیں تو پھر داڑھی ر
کھتے ہیں آپ نے اپنے صاحبزادوں کو دینی تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔
آپ شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک معتبر عالم دین بھی تھے، علم دوست تھے اور روزانہ لا
ئبریری میں بیٹھتے تھے اور علماء کیساتھ مسائل دینی پر بحث و تمحیص کرتے تھے۔
آپ کے خلفاء خصوصاً حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہ اور حضرت ڈاکٹر سرفراز سیفی اور عابد سیفی اور
دیگر خلفاء نے دینی تحریکوں خصوصاً تحفظ ناموس رسالت کی تحریک میں بلا خوف و خطر حصہ لیا اور
1996 کے آل پاکستان سنی کنونشن موچی دروازہ لاہور میں حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہزاروں خلفاء اور مریدین کو تحریری حکم دیا کہ وہ جماعت اہل سنت پاکستان
کے سنی کنونشن کو کامیاب بنائیں اسی طرح 1999 میں سنی کانفرنس ملتان میں ہزاروں مریدین
اور سینکڑوں خلفاء کی معیت میں بنفس نفیس شریک ہوئے اور سنی کانفرنس کو کامیاب بنایا یہ اجمالی
تحریر لکھی ہے انشاء اللہ جلد تفصیلی تحریر میں اپنے تاثرات بیان کروں گا۔
فقط پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت و سجادہ نشین نیک آباد گجرات

جگر گوشۂ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم

پیر طریقت رہبر شریعت علامہ اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل کا روشن باب
تھے۔آپ نے اور آپ کے خاندان نے افغانستان، پاکستان بالخصوص خیبر پختونخوا میں دین کی
ترویج و اشاعت کا کام کیا جس سے لاکھوں مسلمان نبی اکرم ﷺ کی محبت و عشق کے حسین زیور
سے آراستہ ہوئے آپ تصوف و معرفت میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔آپ کے انتقال پر ملال سے
عالم اسلام ایک عظیم روحانی علمی شخصیت سے محروم ہوا۔آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اور
امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہما کے افکار و نظریات سے انتہائی متاثر تھے
صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم ایم این اے صدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان

1970ء کی دہائی کی یادگار تصویر (حضرت مبارک صاحب علیہ الرحمہ)

دورۂ اسلام آباد کے دوران گاڑی میں تشریف فرما ہیں
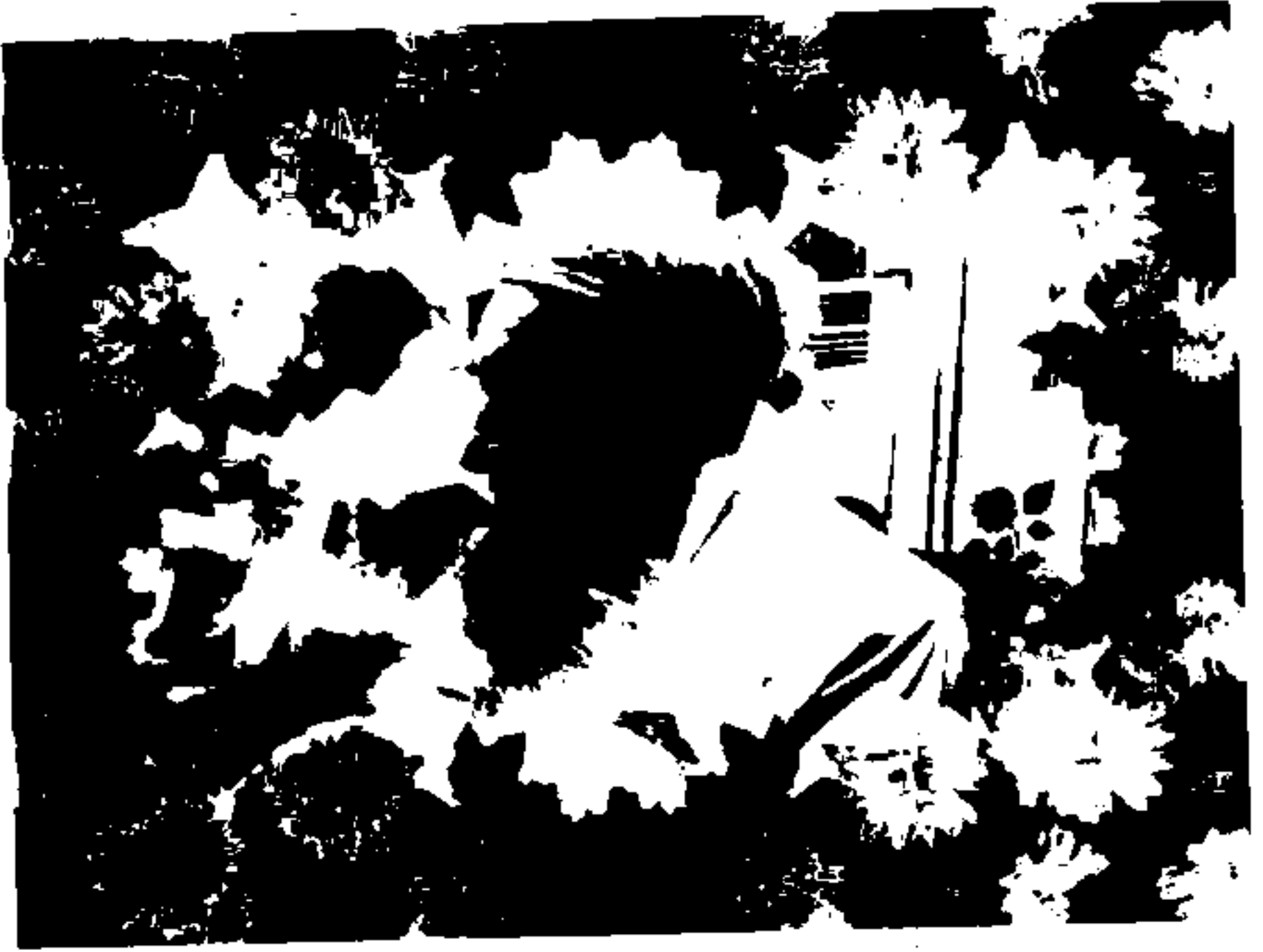
آستانہ عالیہ فقیر آباد (لکھوڈیر) میں محفل میلاد کے دوران

ترنول (اسلام آباد) میں ایک شاندار انداز

مدینۃ الاولیاء میں محفل میں شریک ہیں

دورۂ ترنول (اسلام آباد) کے دوران

مدینۃ الاولیاء میں محفل میں شریک ہیں

مدینۃ الاولیاء میں محفل میں شریک ہیں
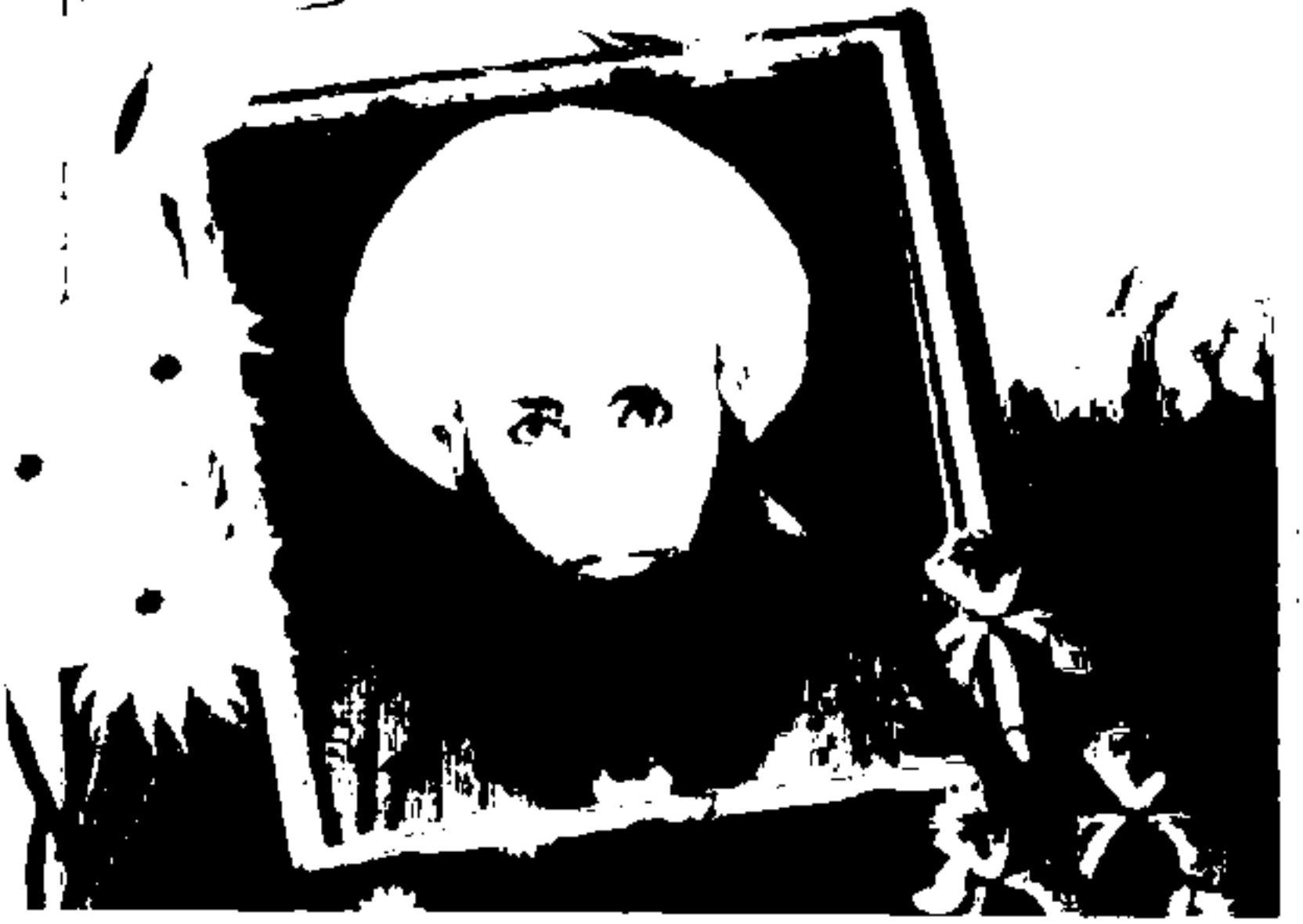
جوانی کی یادگار تصویر

آخری ایام کی یادگار تصویر

دورۂ ترنول کے دوران مریدین مبارک صاحب کو چیئر پر بٹھا رہے ہیں
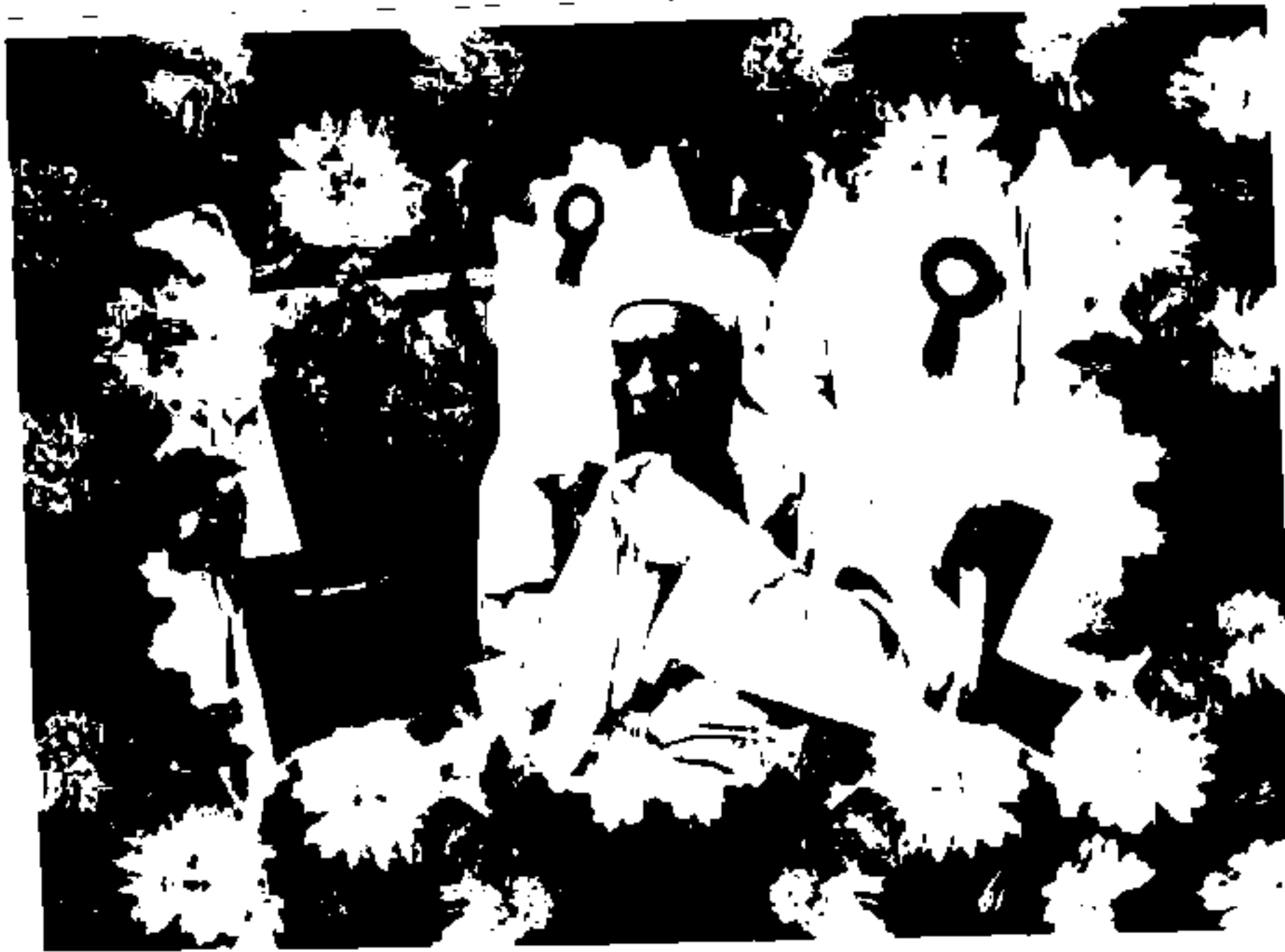
ترنول میں محفل پاک میں تشریف لے جا رہے ہیں
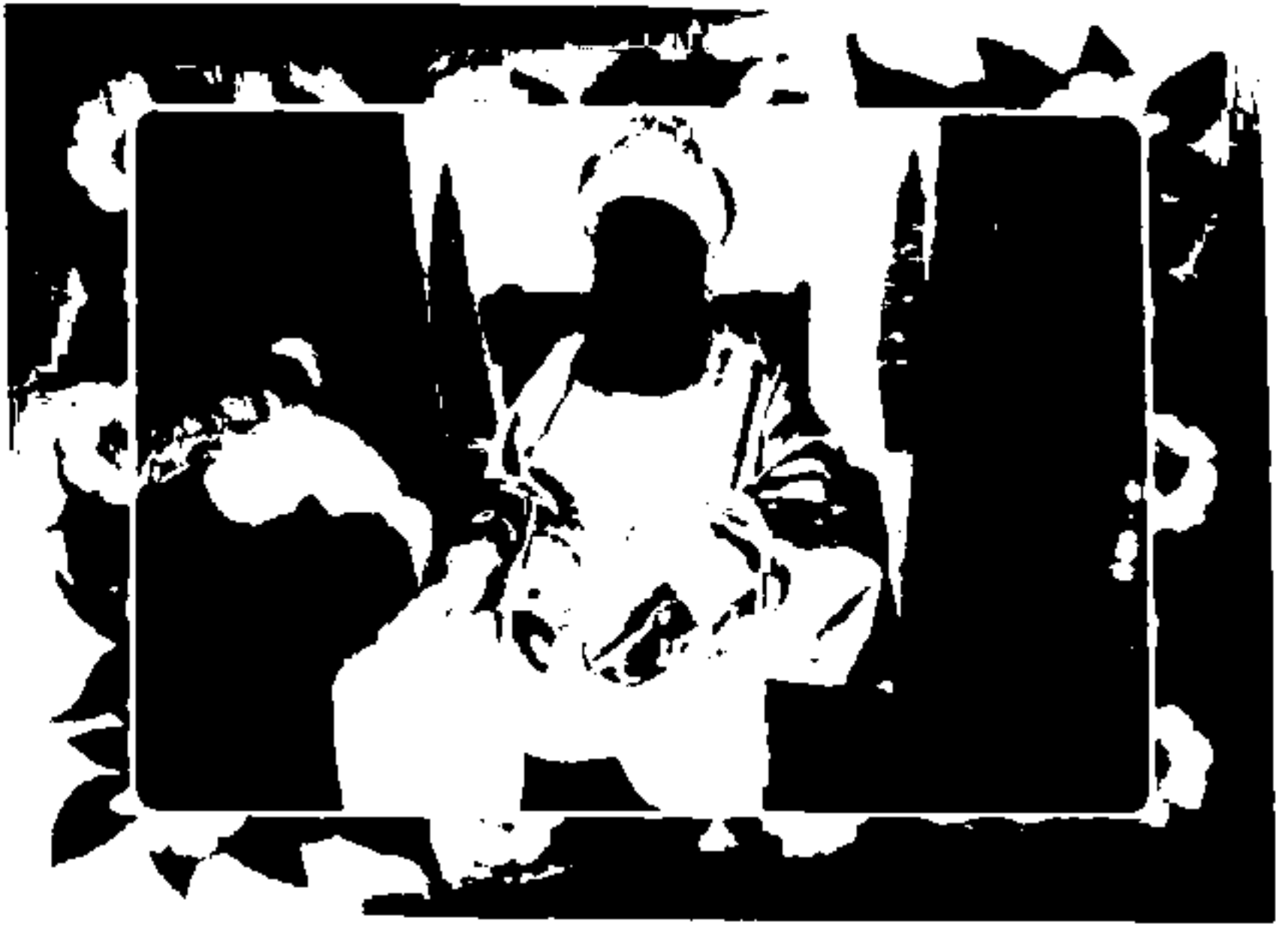
ترنول میں اپنی آرمگاہ کے اندر

علالت کے دوران نماز ادا کر رہے ہیں

ایام علالت میں نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے جارہے ہیں

دوران سفر

دورہ ترنول کے دوران پالکی میں تشریف فرما ہیں

دورہ ترنول کے دوران

پیر عابد حسین سیفی صاحب حضرت مبارک صاحب کے ساتھ گفتگو فرماتے ہوئے

مرکز بہار اسلام دار العلوم جامعہ سیفیہ کا افتتاح کرنے کیلئے تشریف لا رہے ہیں

لاہور آمد پر حضرت مبارک صاحب کا پرجوش استقبال (1991ء)

حضرت مبارک صاحب بخاری شریف کا سبق پڑھاتے ہوئے

ایک شخص کو حلقہ ارادت میں شامل کرتے ہوئے، مفتی عابد حسین سیفی بھی موجود ہیں۔

تان شریف، محفل [illegible] ہیں

اولیاءاللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جائے۔ (الحدیث)
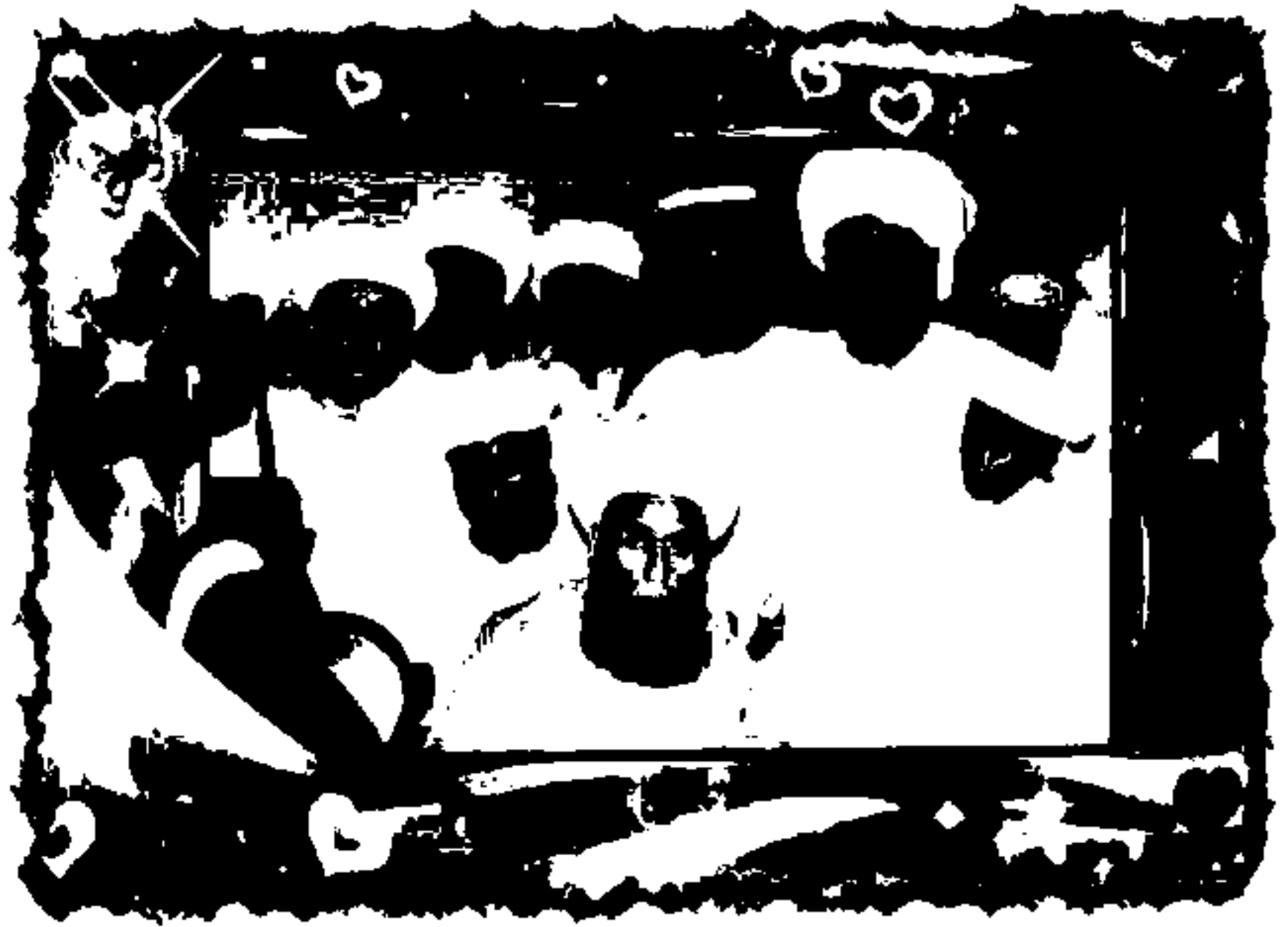
خادمین و چھوٹے صاحبزادگان کے ہمراہ یادگار تصویر

دورہ ترنول کے دوران

دورہ ترنول کے دوران

مدینۃ الاولیاء میں محفل میں شریک ہیں

محفل پاک میں نظروں کے جام پلاتے ہوئے

جامعہ جیلانیہ لاہور میں ختم نبوت کانفرنس میں ڈاکٹر طاہر القادری کے ساتھ

نور علی شاہ صاحب سے گفتگو کے دوران

مبارک صاحب کے خلیفہ سید نور علی شاہ صاحب ہاتھوں کو بوسہ دے رہے ہیں

فقیر آباد شریف میں محفل کے دوران مریدین سے گفتگو کرتے ہوئے

فقیر آباد شریف میں محفل ذکر میں حاضرین کے ساتھ

دورہ ترنول کے دوران میاں محمد حنفی سیفی صاحب حضرت مبارک کی خدمت کرتے ہوئے

دورہ ترنول کے دوران میاں محمد حنفی سیفی صاحب حضرت مبارک کی خدمت کرتے ہوئے

میاں محمد حنفی سیفی، اپنے پیر کامل کی خدمت سے فیضیاب ہو رہے ہیں

دورۂ اسلام آباد کے دوران اپنے جائے رہائش سے باہر تشریف لا رہے ہیں
صاحبزادگان اور مفتی علی حسین ساتھ ہیں

جامع مسجد سیفیہ فقیر آباد کے برآمدے میں خادم سلام الدین قہوہ نوش کروا رہے ہیں

راولپنڈی میں پیر عرفان احمد فدائی کے کاشانہ کو رونق بخشے ہوئے ہیں

فقیر آباد شریف میں اپنے بچوں میں تحائف تقسیم فرما رہے ہیں

ترنول میں اپنے صاحبزادے مولانا حمید جان کے ساتھ

مرکز بہار اسلام جامع مسجد گلزار مدینہ کی افتتاحی تقریب میں تشریف فرما ہیں

مرکز بہار بہار اسلام جامعہ سیفیہ گجر پورہ سکیم میں تشریف آوری، سید علی اور محمد عباس مجددی صاحب بھی موجود ہیں

دورہ ترنول کے دوران

ملتان، سنی کانفرنس کی صدارت فرما رہے ہیں، مولانا عبدالستار نیازی بھی ساتھ جلوہ فگن ہیں

فقیر آباد شریف میں اپنے بچوں میں تحائف تقسیم فرمارہے ہیں

فقیر آباد شریف میں اپنے بچوں میں تحائف تقسیم فرمارہے ہیں

فقیر آباد شریف میں مریدین کا احوال دریافت کر رہے ہیں

محفل مبارک کے اختتام پر آرامگاہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ اپنے پوتے حسین احمد کے ساتھ

مبارک صاحب کا گفتگو فرماتے ہوئے ایک انداز

صاحبزادہ سید احمد حسین پاچا سے گفتگو فرما رہے ہیں

محفل ذکر میں آپ کو قہوہ پیش کیا جا رہا ہے

اپنے پوتے کی حج سے واپسی پر گلے مل رہے ہیں صاحبزادہ احمد سعید یار ساتھ کھڑے ہیں

صاحبزادہ احمد حسین اپنے دادا کی خدمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے مرید وخلیفہ میاں محمد حنفی سیفی، اپنے مرشد کی خدمت کررہے ہیں

فقیر آباد شریف میں اپنے مرید وخلیفہ چوہدری عبدالغنی کے گھر کو زینت بخشتے ہوئے ہیں

محفل کے دوران غیر شرعی حرکت پر ایک مرید کو سرزنش کرتے ہوئے

مریدین کا احوال دریافت کرتے ہوئے خوشگوار موڈ میں صاحبزادہ سید احمد حسن بابا جی بھی ساتھ ہیں

مولانا حمید جان سیفی، سجادہ نشین محمد سعید حیدری، میاں محمد حنفی سیفی، اپنے مرشد کامل کے ہمراہ

مولانا حمید جان سیفی، سجادہ نشین محمد سعید حیدری، میاں محمد حنفی سیفی، اپنے مرشد کامل کے ہمراہ
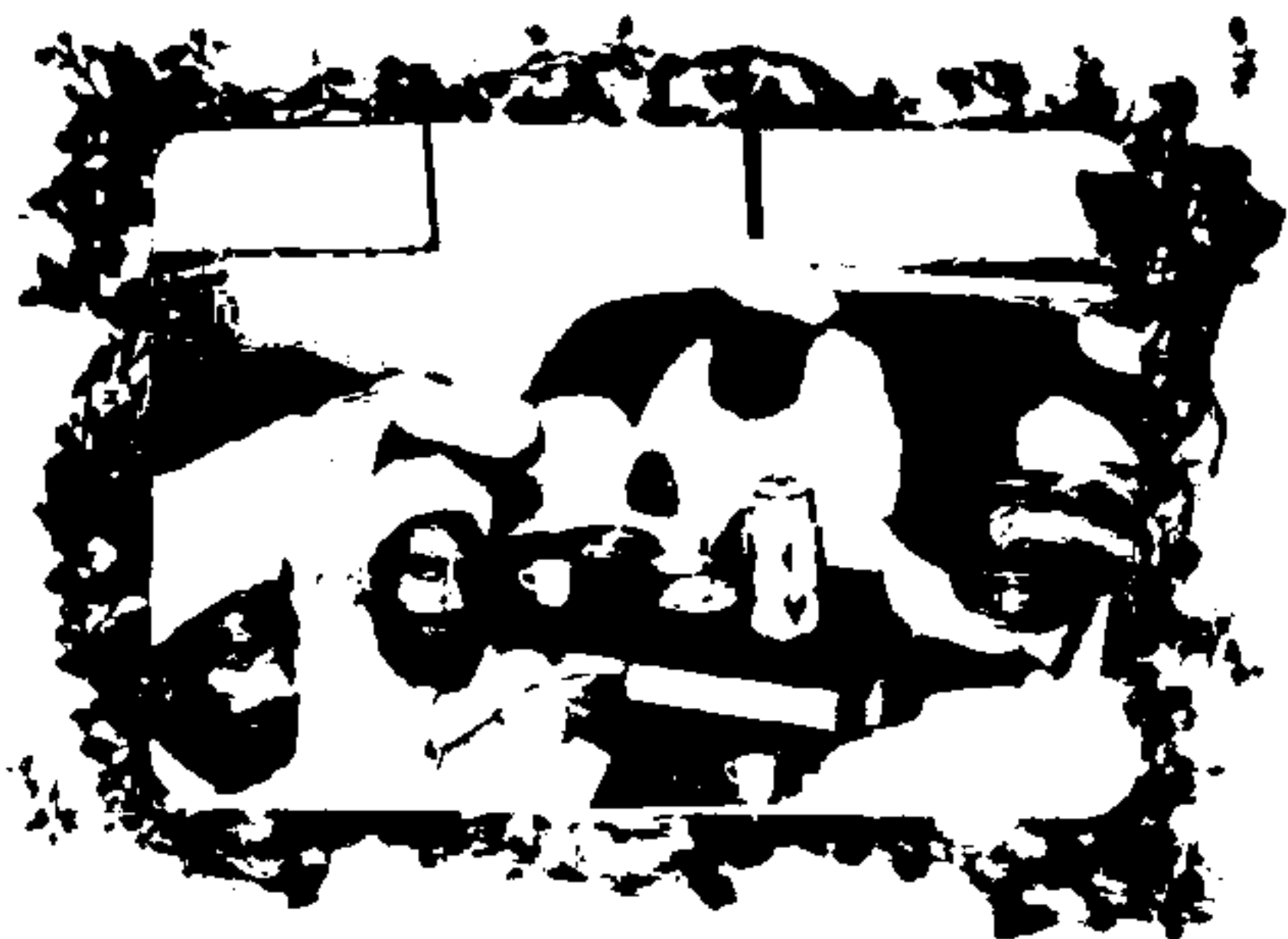
پیر عابد حسین سیفی کی دعوت پر مبارک صاحب چائے نوش فرماتے ہوئے

جامعہ جیلانیہ نادر آباد کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے

صاحبزادگان مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کے بعد دعا کر رہے ہیں

حضرت مبارک صاحب موبائل فون پر محو گفتگو

اپنے صاحبزادے صفی اللہ کے ساتھ سفر سے واپس تشریف لا رہے ہیں

مفتی پیر عابد حسین کی دعوت پر جامعہ جیلانیہ نادر آباد میں چائے نوش فرما رہے ہیں

جامعہ جیلانیہ سے رخصت ہوتے ہوئے مریدین سے مصافحہ فرماتے ہوئے

صاجزادہ محمد سعید حیدری اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے مبارک صاحب
کے بھائی اور خلیفہ سلطان محمد بھی ساتھ ہیں

صاجزادہ احمد سعید یار مبارک صاحب کے ختم قل شریف کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے
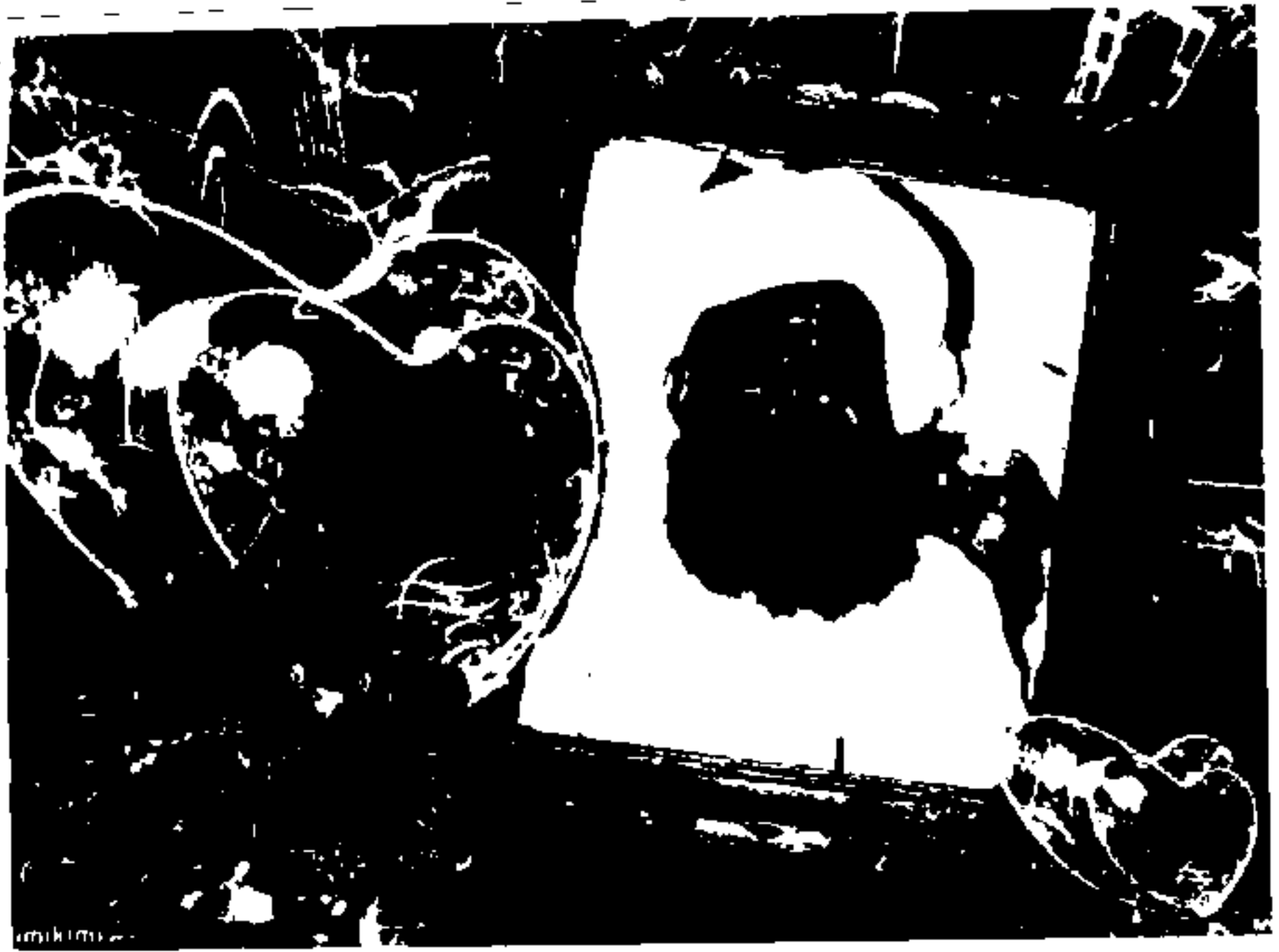
صاحبزادہ محمد سعید حیدری (سجادہ نشین) مبارک صاحب کے ختم قل میں شریک

صاحبزادہ حمید جان سیفی مبارک صاحب کے ختم قل میں شریک

اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انداز

اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انداز

اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ایک انداز

اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ایک انداز

مبارک صاحب کے صاحبزادے مولانا قاری محمد حبیب جان سیفی صاحب

جشن بہار اسلام میں صاحبزادہ سید احمد حسن [illegible] خطاب کر رہے [illegible] مجددی سیفی

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر صاحبزادہ شفیق اللہ، سید عبدالقادر شاہ ترمذی
، میزبانِ اخندزادہ مبارک سلطان محمد اور پاچا صاحب
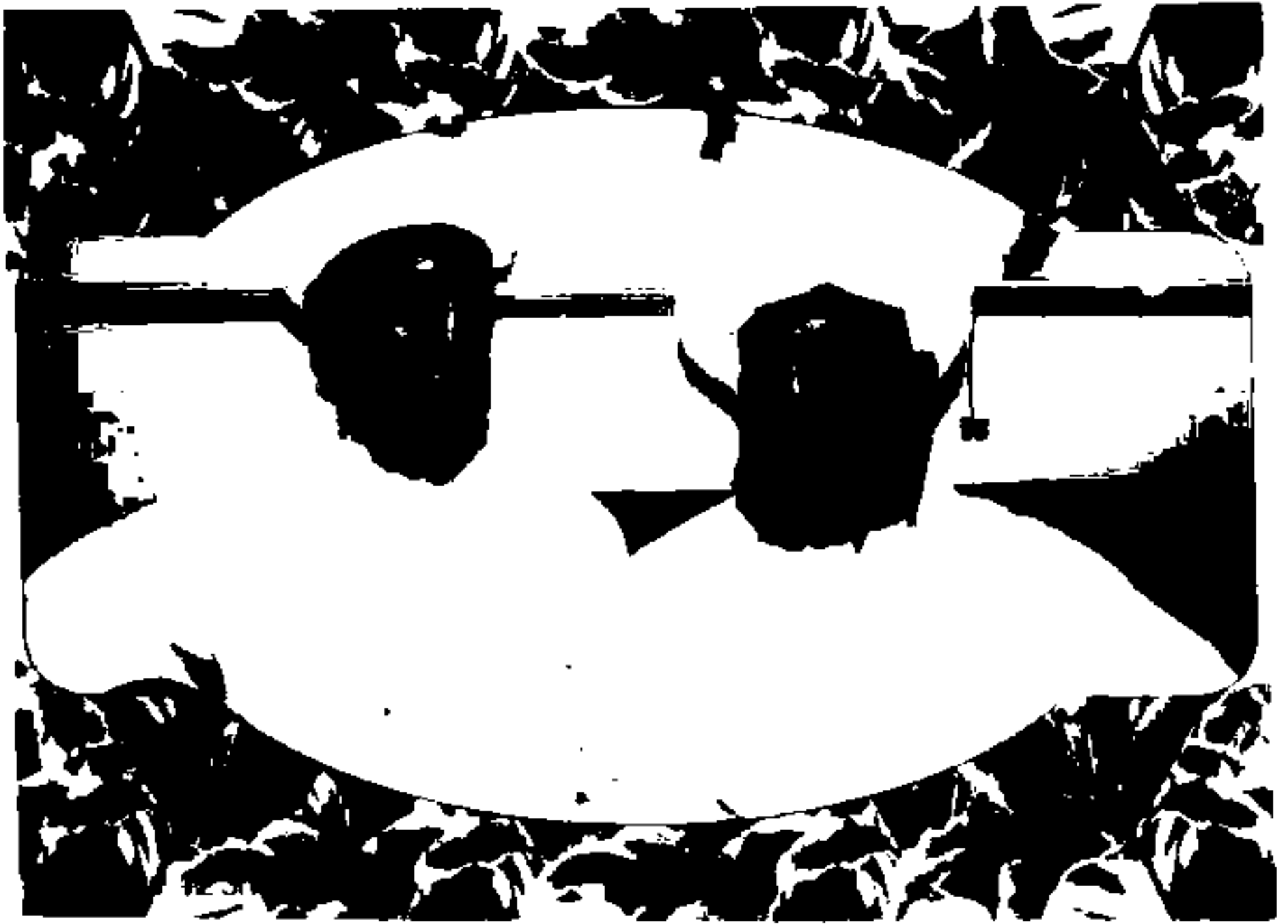
سجادہ نشین مولانا محمد سعید حیدری، شیخ الحدیث صاحبزادہ حمید جان سیفی اور میاں محمد حنفی سیفی دام ظلہم

مبارک صاحب کے مزار شریف کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد دعا [illegible] ہے

مزار شریف کے سنگ بنیاد کے موقع پر صاحبزادہ سعید حیدری، روحانی صاحب، ڈاکٹر عابد حسین اور پیر عرفان احمد فدائی

سجادہ نشین قبلہ حیدری صاحب کی دستار بندی کے بعد صاحبزادہ بابر جی خطاب کر رہے ہیں

مبارک کے مزار شریف کا سنگ بنیاد رکھا جارہا ہے
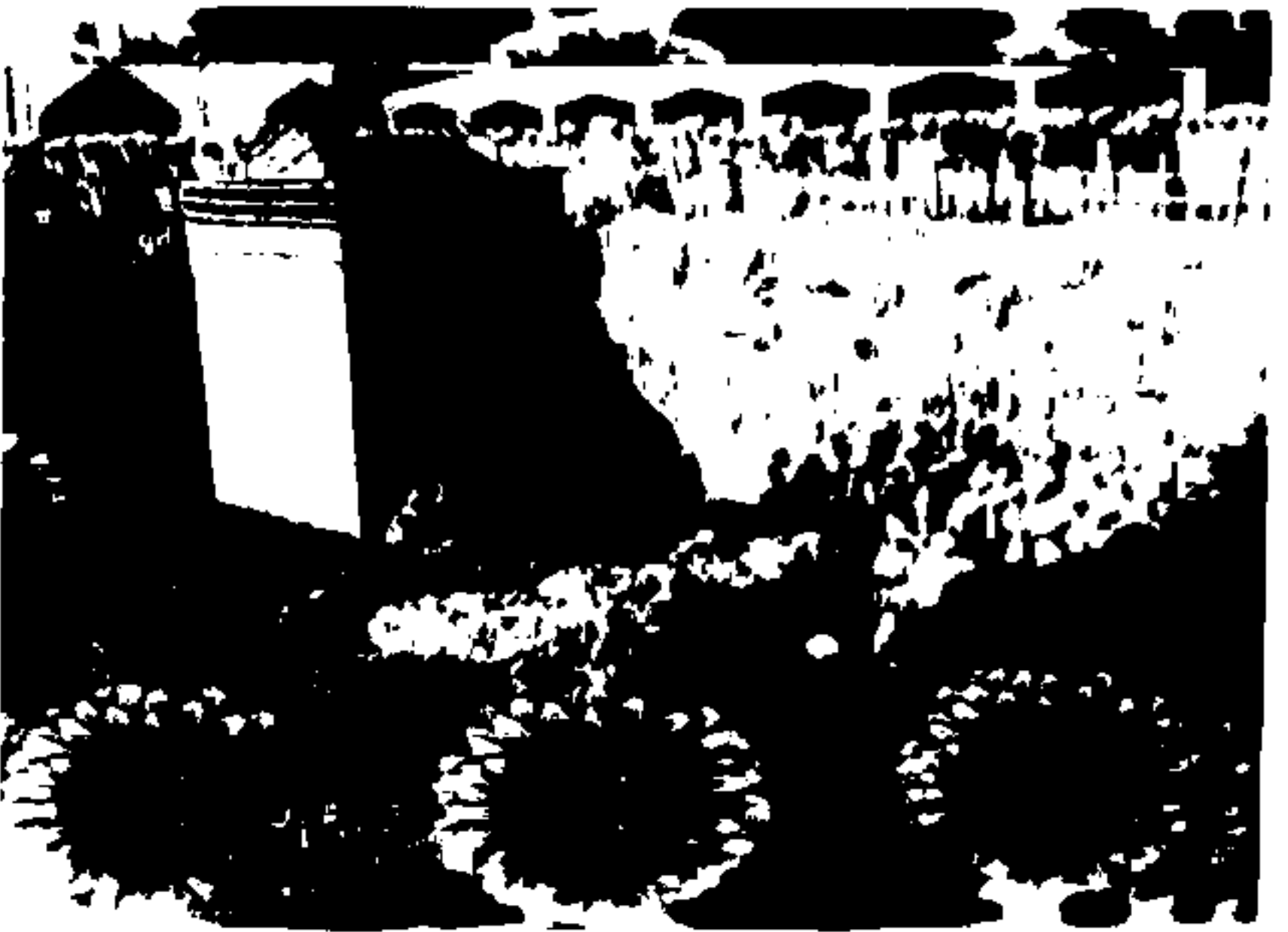
مبارک کے مزار شریف کا سنگ بنیاد رکھا جارہا ہے

حیدری صاحب جامعہ سیفیہ (بہار اسلام) کے جلسہ دستار فضیلت میں دستار بندی کر رہے ہیں
(1996ء)

جلسہ دستار فضیلت کے بعد دعا کر رہے ہیں
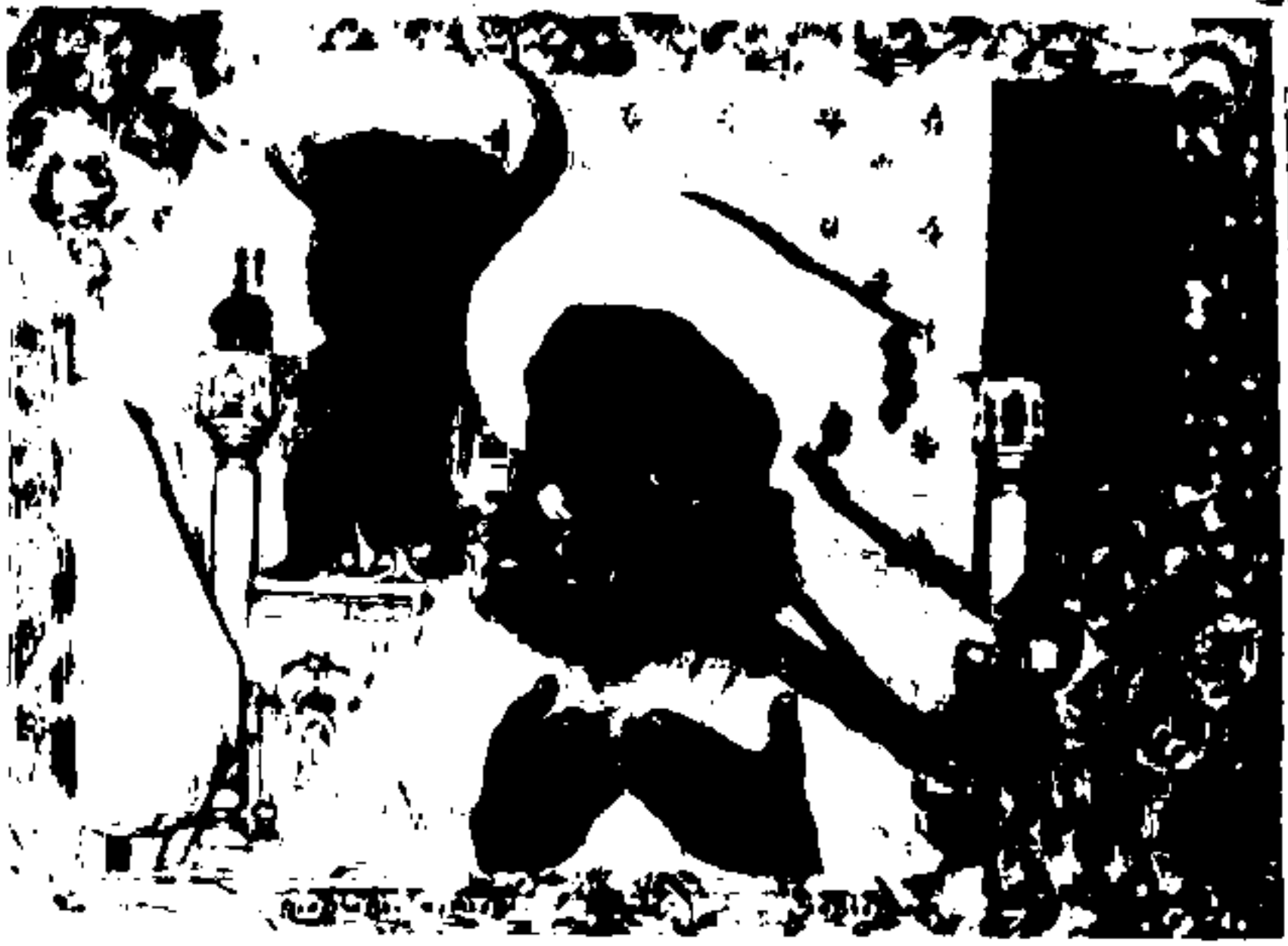
محفل پاک کے اختتام پر سجادہ نشین قبلہ حیدری صاحب دعا کرتے ہوئے

حضرت مبارک صاحب کے صاحبزادے حبیب اللہ

حضرت مبارک صاحب کے پوتے صاحبزادہ محمد عاشق اللہ

جگر گوشہ قیوم زماں صاحبزادہ نجیب اللہ
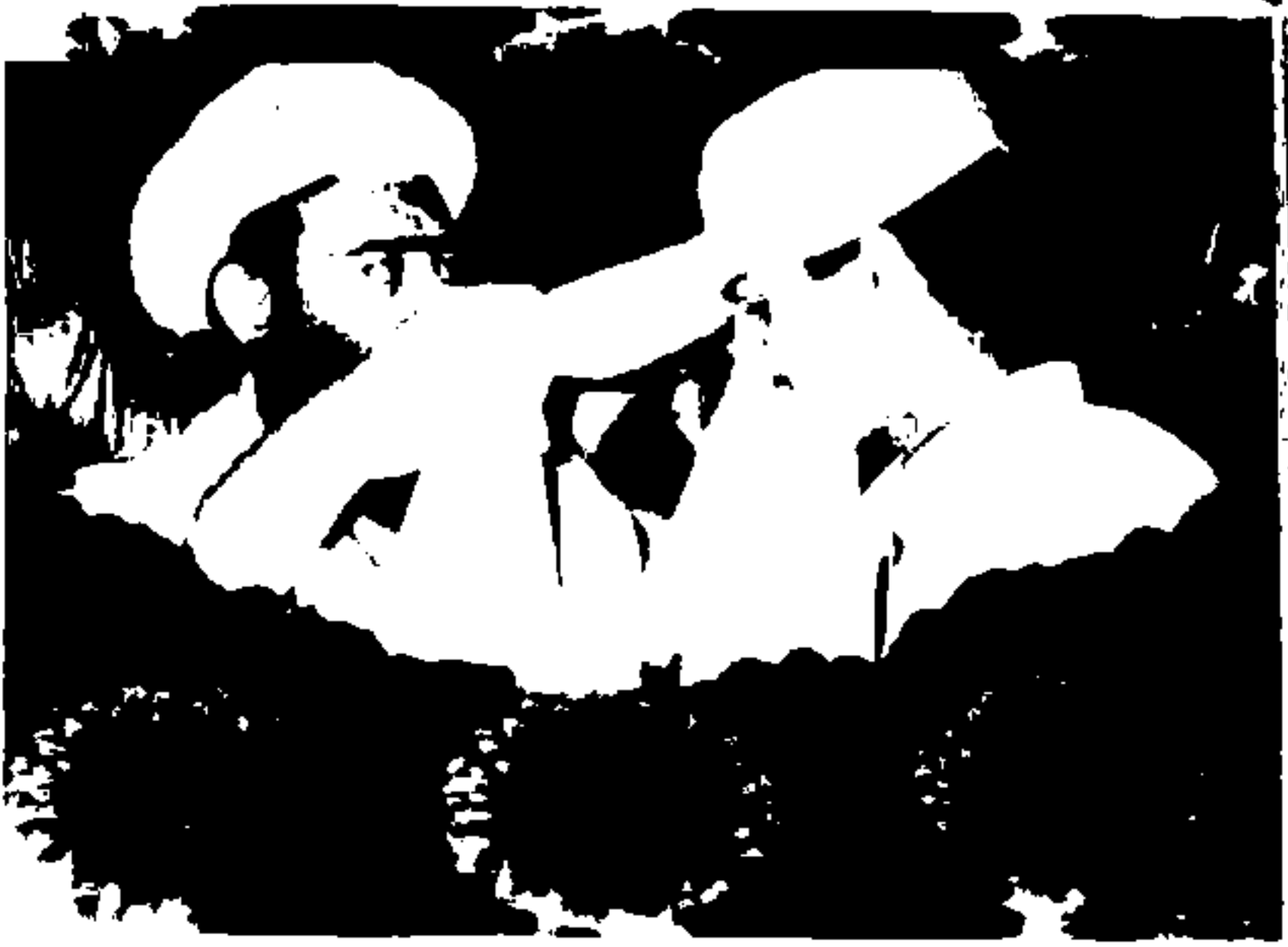
حیدری صاحب جامعہ سیفیہ (بہار اسلام) کے جلسہ دستار فضیلت میں دستار بندی کر رہے ہیں
(1996ء)

حیدری صاحب جامعہ سیفیہ (بہار اسلام) کے جلسہ دستار فضیلت میں دستار بندی کر رہے ہیں
([illegible])

منہاج القرآن علماء بورڈ کے اراکین قل خوانی کی تقریب میں شرکت

میاں محمد حنفی سیفی اخبار کا مطالعہ کر رہے ہیں صاحبزادہ شفیق اللہ، پیر عرفان احمد فدائی

اصوفی گلزار [illegible]

حیدری صاحب مبارک صاحب کی قل خوانی کی تقریب کے بعد دعا کر رہے ہیں۔
دیگر صاحبزادگان کے ساتھ سرپرست بہار اسلام بھی شریک ہیں

حیدری صاحب دعا فرماتے ہوئے

مبارک صاحب کے مزار کی تعمیر کا افتتاح کرتے ہوئے حیدری صاحب، روحانی صاحب،
مفتی عابد حسین اور عرفان احمد فدائی سمیت دیگر مریدین وخلفاء

حیدری صاحب تعمیر مزار کے موقع پر مریدین وخلفاء کے ساتھ محو گفتگو

جامعہ سیفیہ کے پانچویں جلسہ دستار فضیلت میں سید نور علی شاہ، مفتی احمد دین توگیروی ، روحانی صاحب اور میاں محمد حنفی سیفی صاحب شریک ہیں

ڈاکٹر عابد حسین سیفی، سید عبدالقادر شاہ اور ابوالرضا محمد عباس مجددی سرپرست بہار اسلام تحفظ ناموس اہل [illegible] تحریک [illegible]

پیر عابد حسین سیفی اور علامہ سید شمس الدین بخاری گفتگو کر رہے ہیں

مفتی اقبال چشتی اور حیدری صاحب گفت و شنید کرتے ہوئے

مبارک صاحب کے خسر اور نامور خلیفہ سید جعفر پاچا

خادم صوفی اصغر علی سیفی اور صاحبزادہ عتیق اللہ سیفی کے ساتھ

مرکز بہار اسلام جامعہ سیفیہ کے چوتھے سالانہ دستار فضیلت کی قبلہ حیدری صدارت فرما رہے ہیں (1996ء)

دورہ ترنول کے دوران میاں محمد حنفی سیفی [illegible] ہیں

جشن بہار اسلام میں شیخ الحدیث حافظ عبدالستار سعیدی صاحب صاحبزادہ احمد حسن پاچا
کو انجمن بہار اسلام کی طرف سے شیلڈ پیش کر رہے ہیں

جشن بہار اسلام میں شیخ الحدیث حافظ عبدالستار سعیدی صاحب صاحبزادہ احمد حسین پاچا
کو انجمن بہار اسلام کی طرف سے شیلڈ پیش کر رہے ہیں

گلشن اخندزادہ مبارک کے مہکتے پھول

ختم قل کے موقع پر منعقد محفل [illegible]
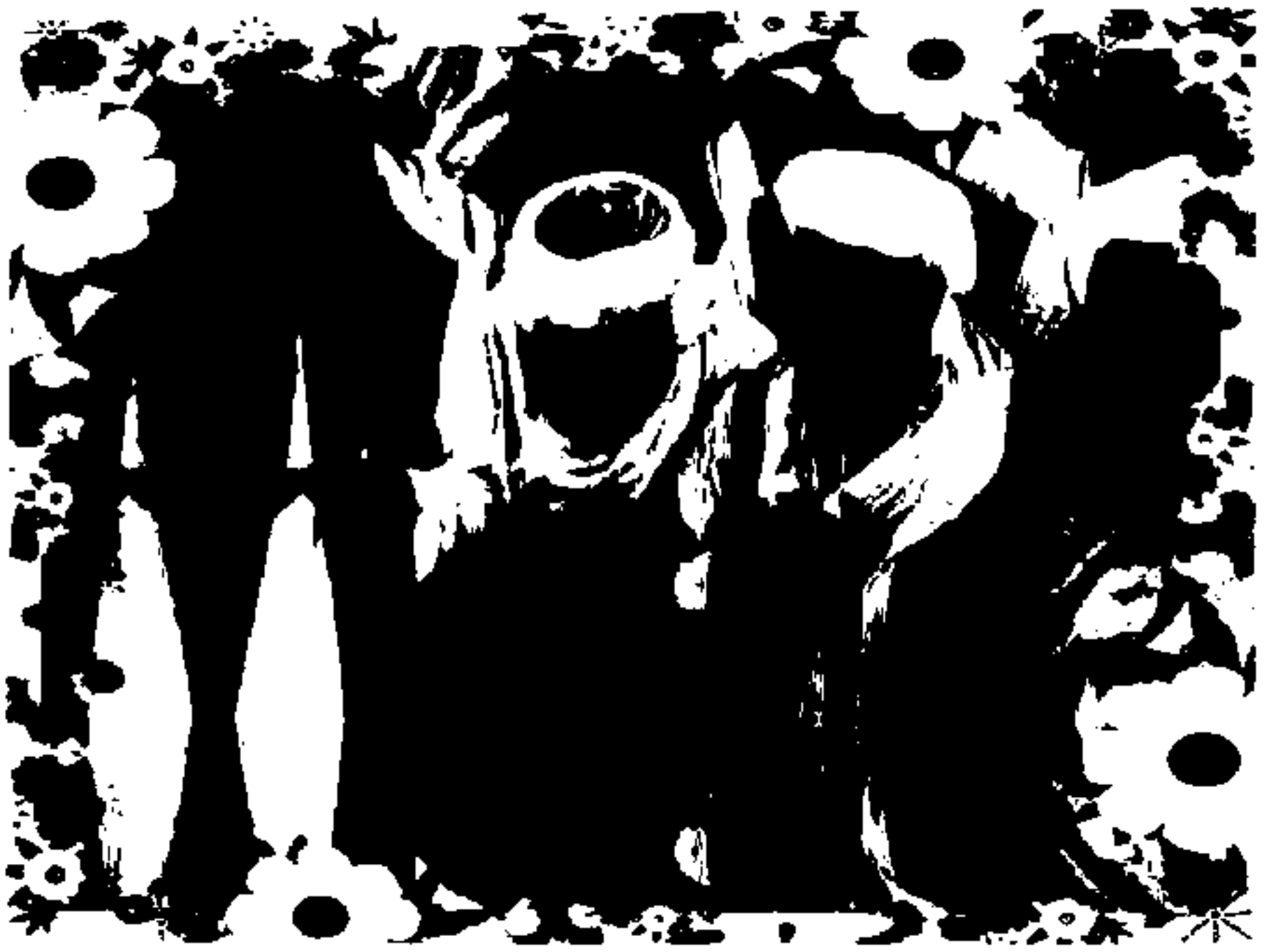
تعمیر مزار کے موقعہ پر مولانا حمید جان، صاحبزادہ شفیق اللہ سیفی سمیت دیگر دعا کر رہے ہیں

قل خوانی کی تقریب میں مفتی محمد خان قادری، ملک محبوب الرسول قادری سمیت دیگر علماء شریک ہیں

قل شریف کے موقعہ پر ڈاکٹر عابد حسین رضوی سیفی خطاب کر رہے ہیں

ختم قل کے موقعہ پر شیخ الحدیث علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب صاحبزادہ حیدری صاحب کے ساتھ تشریف فرما ہیں

جشن بہار اسلام میں ابوالرضا محمد عباس سیفی صاحب پروفیسر مشتاق احمد عابدی صاحب کو شیلڈ پیش کر رہے ہیں
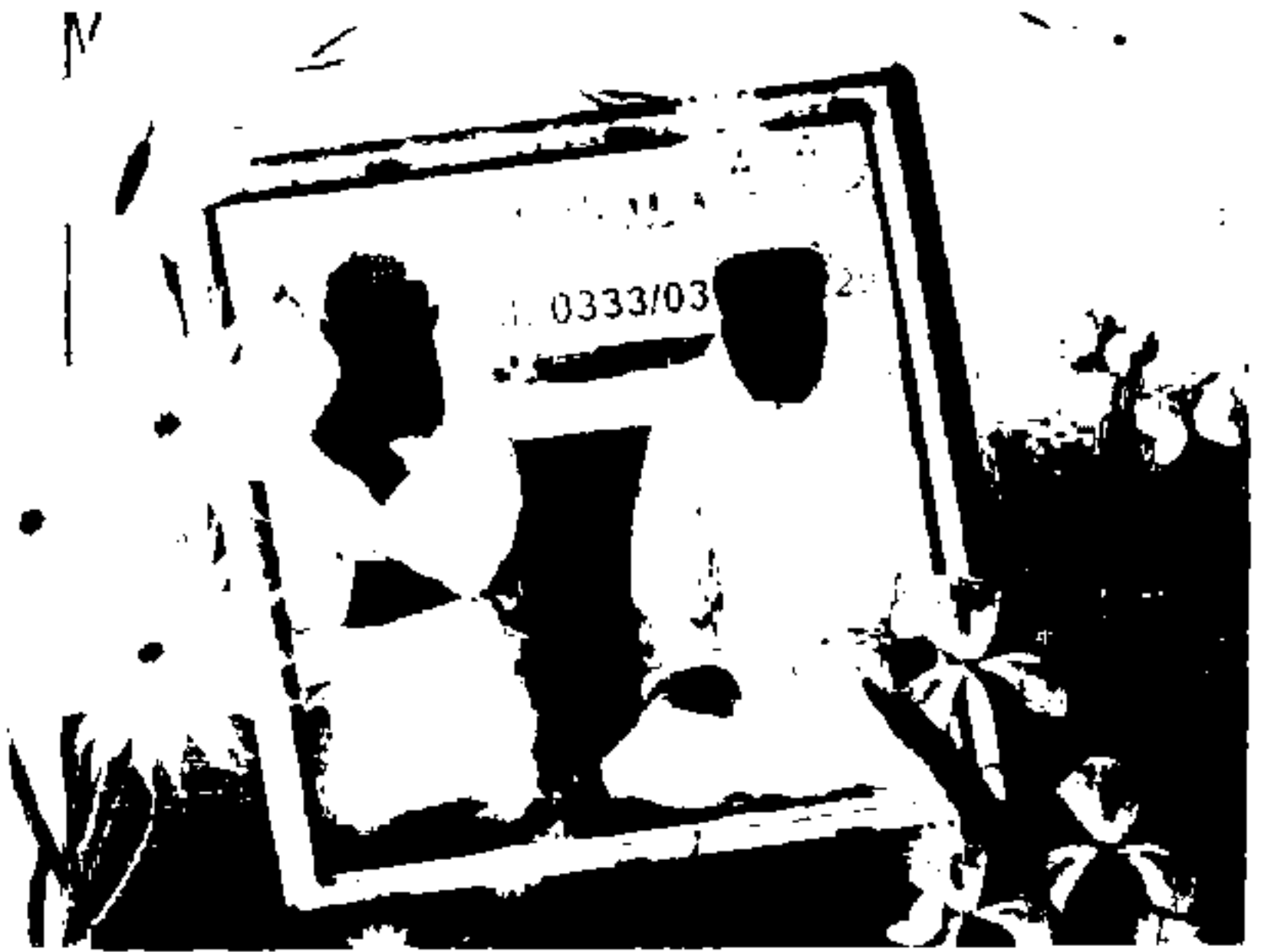
دو سالہ جشن بہار اسلام میں صاحبزادہ حافظ احمد حسین باچا اور مفتی ڈاکٹر محمد عارف نعیمی صاحب تشریف فرما ہیں

دوسالہ جشن بہار اسلام میں مفتی ڈاکٹر محمد عابد حسین سیفی دعا کر رہے ہیں، عباس سیفی، صوفی اختر سیفی و دیگر ساتھ کھڑے ہیں

دوسالہ جشن بہار اسلام میں ڈاکٹر محمد عارف نعیمی، صاحبزادہ احمد حسین پاچا، صاحبزادہ احمد حسن پاچا اور پیرزادہ توصیف النبی مجددی سرپرست بہار اسلام کو تحفہ پیش کر رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر ملک محبوب الرسول اظہار خیال کر رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر پیر محمد فضل قادری صاحب اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں

قل خوانی کے بعد جماعت اہلسنت کے علماء مرقد مبارک پر فاتحہ پڑھ رہے ہیں

مبارک صاحب کی قل خوانی پر علماء کرام کا اظہار خیال

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر مفتی محمد اقبال چشتی صاحب خطاب کر رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب خطاب کر رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر پروفیسر سعید احمد اسعد صاحب خطاب کر رہے ہیں

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کے ختم قل کے موقع پر سجادہ نشین محمد [illegible] مولانا نور المجتبیٰ خطاب کرتے ہوئے

صاحبزادہ راغب حسین نعیمی، ملک شہزاد مجددی تقریب میں شامل ہیں

سنی تحریک کے مرکزی رہنما مولانا مجاہد عبدالرسول [illegible] خطاب کر رہے ہیں

قل خوانی کی تقریب میں ڈاکٹر اشرف آصف جلالی، پیر افضل قادری، مولانا حمید جان کے ساتھ

حیدری صاحب، پیر افضل قادری اور شیخ الحدیث مولانا [illegible] سیف [illegible] تقریب میں شریک

قل خوانی کی تقریب میں علامہ سید شمس الدین بخاری خطاب کررہے ہیں

قل خوانی کی تقریب میں سید مزمل حسین شاہ خطاب کررہے ہیں

انجمن بہار اسلام کے اراکین گستاخ سلمان بے تاثیر کا پتلا نذر آتش کر رہے ہیں

انجمن بہار اسلام کے اراکین گستاخ رسول عاصیہ اور سلمان بے تاثیر کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں

عبدالمجید خان سرپرست تحریک تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کے زیراہتمام گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر صاحبزادگان احتجاجی مظاہرہ کررہے ہیں

گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر جماعت اسلامی کے اراکین سراپا احتجاج ہیں
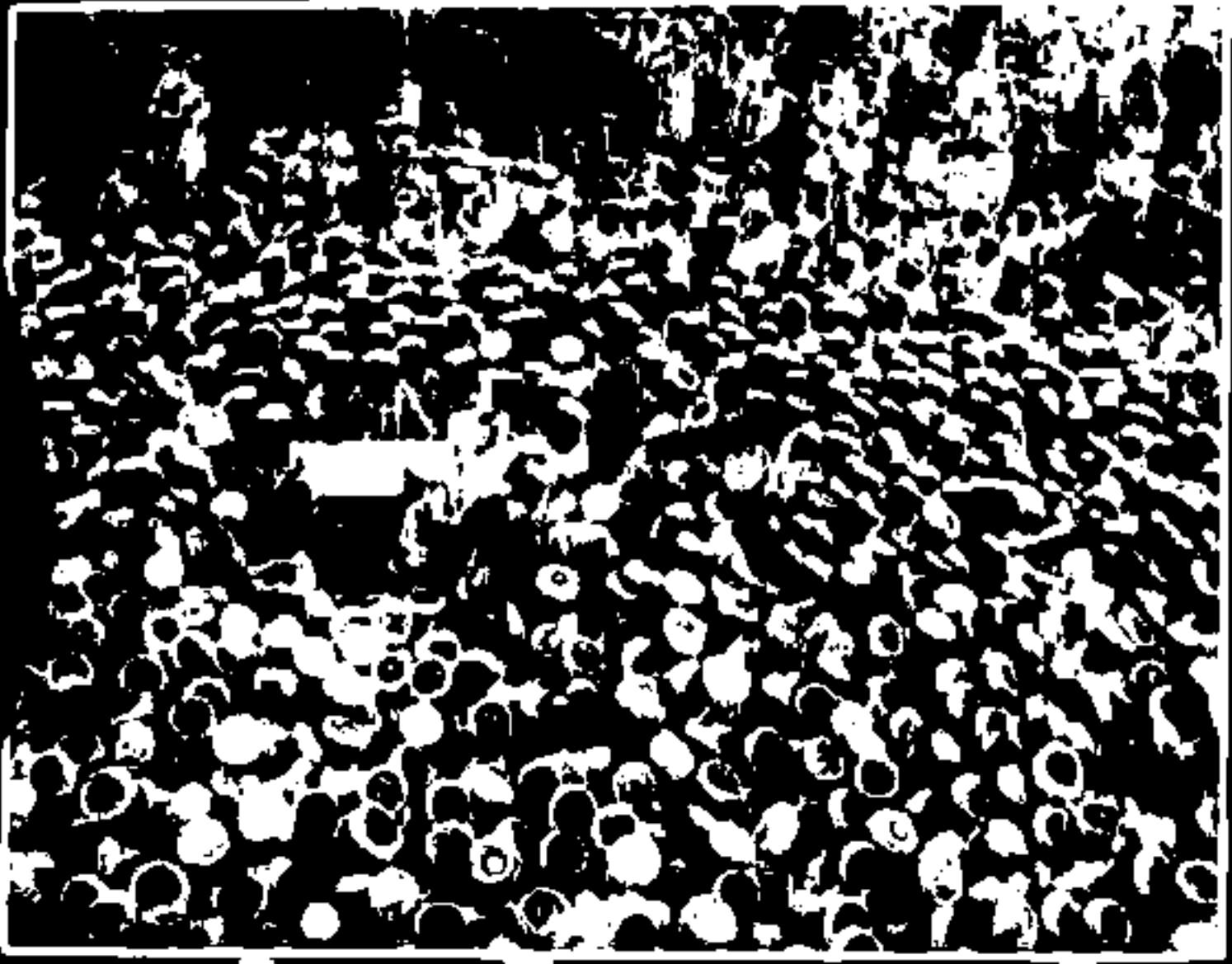
حضرت مبارک صاحب کی تدفین سے پہلے آخری دیدار کیا جا رہا ہے

مبارک صاحب کے جنازے میں ہجوم کا منظر

حضرت مبارک صاحب کا مزار پرانوار

حضرت مبارک صاحب کا مزار پرانوار
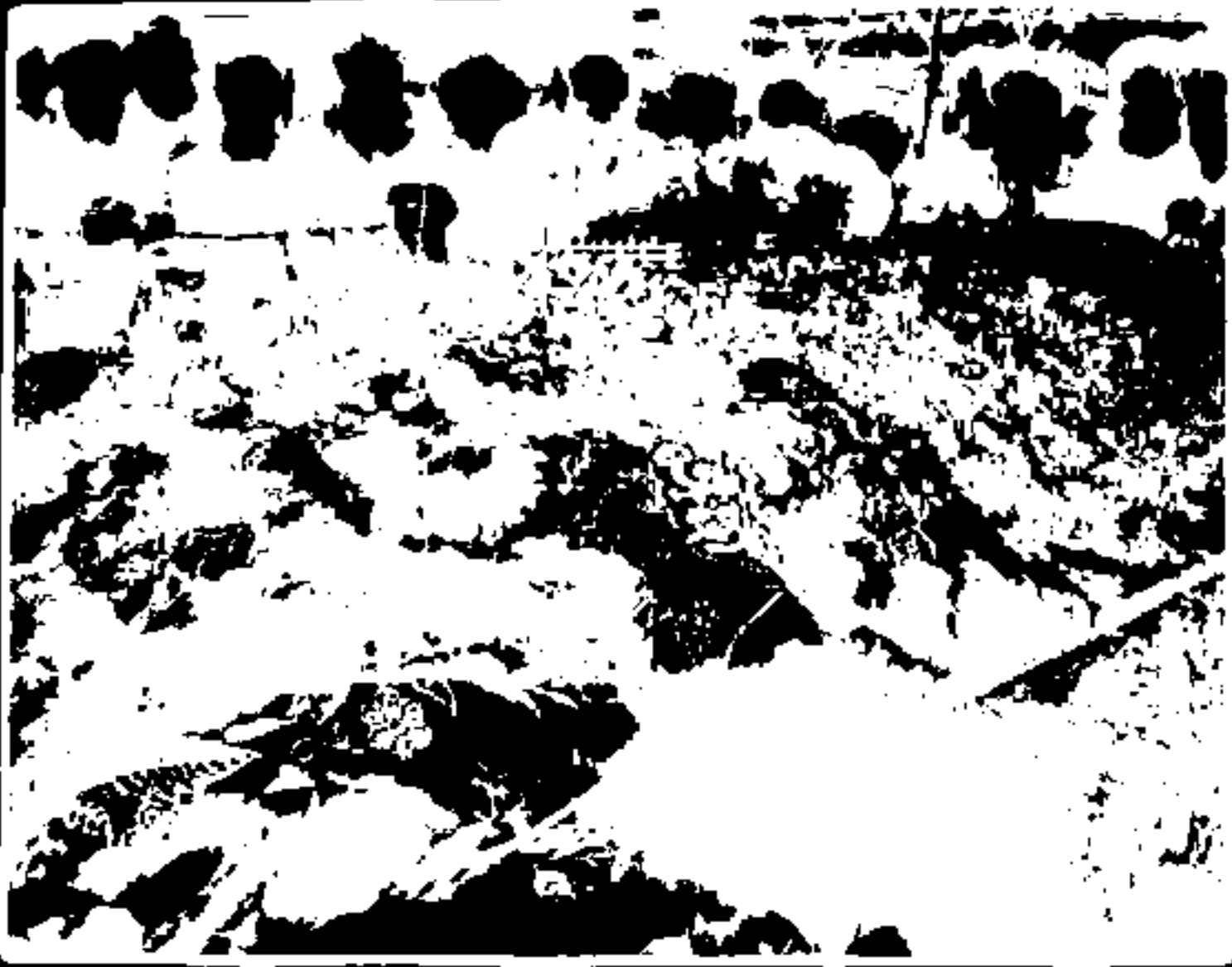
مرکز تجلیات سیفیہ

مریدین اپنے مرشد کی مرقد سے فیض یاب ہوتے ہوئے

چوہدری محمد ندیم چیئرمین جنرل سیکرٹری انجمن بہار اسلام

پیر طریقت رہبر شریعت غوث جہاں حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی شریعت کی اشاعت کرتے گزاری آپ سنت مصطفیٰ ﷺ میں مستغرق تھے۔آپ کے صاحبزادگان اور مریدین میں بھی وہی عکس نظر آتا ہے

مجاہد اہلسنت حضرت علامہ قاری محمد زوار بہادر

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن ایک جید عالم دین عظیم رہبر طریقت عظیم مجاہد، دین اسلام کے لئے بے پناہ قربانیاں دیتے ہوئے ہزاروں افراد کی ہدایت کا سبب بنے۔ان کا سلسلہ پورے ملک اور پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔آپ کی اتباع سنت کی برکت سے آپ کے مریدین ومتوسلین بھی متبع سنت ہیں ان کی صورتیں دیکھ کر ایمان والوں کا دل باغ باغ ہوکا تا ہے۔الحمدللہ آپکے صاحبزادگان اور خلفاء بھی جید عالم اور متبع سنت ہیں۔اللہ کریم ان کے ذریعے مخلوق خدا کی ہدایت کا سامان فرمائے گا۔خدا کرے حضرت پیر صاحب کے مریدین وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کیلئے اپنی توانائیاں صرف کریں۔

قاری محمد زوار بہادر سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان

استاذ العلماء جانشین محدث ابدالوی حضرت علامہ **محمد نور المجتبیٰ** چشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

حضرت اخوندزادہ مبارک کا انتقال پر ملال ملت اسلامیہ کے لیے سانحہ عظیم ہے اس نقصان کی تلافی صدیوں تک نہیں ہو سکتی آپ کی ذات علمی وعملی لحاظ سے اکمل ومکمل ذات تھی

جنکی نگاہ سے لاتعداد جاہل عالم ہو گے، غافل ذاکر ہو گئے، زندگیوں میں انقلاب پیدا ہو گیا یہ
ان کی ایک نگاہ کا کمال ہے علم شریعت وطریقت اور علم حقیقت و معرفت میں آپکا ثانی نہ تھا اگر کہا
جائے کہ آپ اپنے وقت کے غوث اعظم تھے تو مبالغہ نہ ہوگا آپکی نگاہ سے ولی پیدا ہوتے تھے۔
یہ بات دل کے اطمینان کا باعث ہے کہ آپ کے خلفا مریدین اور صاحبزدگان آپ کے صفات
وکمال کے مظہر ہیں لہذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مشن جاری رہے گا اللہ تعالی آپ کے درجات کو
بلند فرمائے آپ کے فیضان کو جاری رکھے تا قیامت امت محمد یہ علیہ الصلوۃ والسلام مستفیض و
مستفید ہوتی ہے۔

محمد نور المجتبی چشتی

خادم دار العلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

صاحبزادہ محمد حسین آزاد ازہری

پیر طریقت رہبر شریعت شیخ المشائخ اخندزادہ حضرت سیف الرحمن مبارک رحمتہ اللہ علیہ اسم
بامسمی تھے۔ اور پوری زندگی رحمن کی تلوار بن کر کفر وطاغوت اور بد عقیدگی کے خلاف سیسہ پلائی
ہوئی دیوار بنے رہے۔ نہ صرف عظیم عاشق رسول ﷺ تھے بلکہ جید عالم باعمل تھے جنھوں نے نہ
صرف سلسلہ سیفیہ کی بنیاد رکھی بلکہ اپنے بے شمار مریدین اور ہزارہا خلفاء کے ذریعے تصوف
وروحانیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا جا رہا ہے مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کیلئے آپکی
خدمات لائق صد تحسین ہی نہیں بلکہ لائق صد تقلید بھی ہیں۔
حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق تحریک منہاج القران اور اسکے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طا
ہر القادری کے ساتھ نہایت دیرینہ اور گہرا تھا یہی وجہ ہے کہ آج تحریک منہاج القران علماء ومشا
ئخ کونسل کے جملہ قائدین، رفقاء، اراکین اور سلسلہ سیفیہ کے قائدین، خلفاء متوسلین یک جان

اور روح قالب ہیں اور ایک دوسرے کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں الحمد للہ تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر صاحبزادہ مسکین سیف الرحمان درانی صاحب جنکا حضرت پیر صاحب کے ساتھ ذاتی گہرا تعلق بھی تھا نے اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ حضرت پیر صاحب مرحوم کے جنازے میں شرکت کی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی تعزیتی پیغام بھی دیا کیونکہ شیخ الاسلام بیرون ملک ہیں اگر پاکستان میں ہوتے تو ضرور خود جنازے میں شرکت فرماتے آج بھی الحمد للہ منہاج القرآن علما کونسل کا بھرپور وفد محفل رسم قل میں شریک ہوا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے حسب حال آپکے درجات بلند فرمائے اور دین اسلام کی ترویج واشاعت کے سلسلے میں آپکی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آپکے صاحبان علم وعمل صاحبزدگان کو انکے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپکا نام زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے بالخصوص حضرت پیر صاحبزادہ محمد سعید احمد حیدری کو جانشینی کا حق ادا کرنے کی توفیق سے نوازے تا کہ انکی قیادت میں تمام صاحبزادگان، خلفاء، مریدین، متوسلین متحد و متفق ہو کر اس پر گامزن رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

منجانب: صاحبزادہ محمد حسین آزاد ازہری (سیکرٹری جنرل منہاج القرآن علماء کونسل پاکستان)

تائید: علامہ الحاج امداد اللہ خان قادری (صدر منہاج القرآن علماء کونسل پنجاب)

علامہ محمد عثمان سیالوی (صدر منہاج القرآن علماء کونسل لاہور)

خطیب اسلام مبلغ اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد اقبال چشتی

حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمن صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عظیم المرتبت صوفی اور عالم دین تھے انہوں نے ساری زندگی شریعت مطہرہ کی پابندی کا درس دیا انکی تربیت کا اثر انکے ہر مرید وعقیدت مند میں نمایاں نظر آتا ہے میری پہلی مرتبہ آپکے خلیفہ خاص حضرت میاں محمد حنفی سیفی صا

حب کے ساتھ باڑہ شریف میں حاضری ہوئی یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ حضرت صاحب عقیدہ کے متعلق بہت زیادہ سخت نظر آئے اور گستاخوں بدعقیدہ لوگوں پر مریدوں سے لعنت کروا ئی اور جب تک محفل میں رہے ان کی زبان سے علم کے جواہر تقسیم ہوتے رہے آپ نے اپنی تمام اولاد کی تربیت اسطرح فرمائی کہ آپ کا ہر لخت جگر آپ کا مظہر نظر آتا ہے آپ کی سب سے بڑی کرامت آپ کے خلفاء کرام اور عقیدت مندوں کا جذبہ اتباع شریعت سے سرشار ہونا ہے۔ آپ کی ذات میں علم شریعت کا نور نمایاں تھا آپ نے جماعت اہلسنت کے لیے اپنے تمام مریدین حضرت پیر سید ریاض حسین شاہ کے حوالے کرنے کا اعلان فرمایا۔ جماعت اہلسنت آپ کی ان کی شفقتوں کو کبھی نہیں بھلا سکتی جماعت اہلسنت کا ہر کارکن، عہدیدار حضرت کے صاجزادگان اور خلفاء کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

استاذ العلماء زینت المدرسین حضرت علامہ مفتی سید سجاد حسین شاہ

پیر طریقت رہبر شریعت منبع جود وسخا مصدر علم ونوا حضرت الحمد وم پیر سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ صرف ایک عالم دین نہیں تھے بلکہ عالم گر تھے سونا نہیں تھے بلکہ سنار تھے، موتی نہیں بلکہ موتی گر تھے جب تک زندہ رہے تو سونا بن کر رہے اور اب قبر میں ہیں تو وہاں پر بھی سونا ہیں کیونکہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں اپنی زندگی کے سنہری ایام جسطرح انہوں نے گزارے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ تمام صاجزدگان اور تمام عقیدتمندوں کو انکی زندگی کو مشعل رہ بنانا چاہیے تاکہ پوری دنیا میں اسلام کی

شمع روشن ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ انکی قبر انور پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور ان کے مزار اقدس سے فیوض و برکات لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے بروز حشر سرکار مدینہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ انکو پڑوس عطا فرمائے۔ سجاد حسین شاہ۔

خویدم دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور،

ناظم تعلیمات جامعہ باب رحمت ہو نگی جی ٹی روڈ لاہور۔

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد ظفر الرحمٰن چشتی

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نور اللہ مرقدہ صرف پیر ہی نہیں تھے بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وارث بھی تھے۔ ان کی علمی اور روحانی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ اور ہم بھی ان کے پیروکار کہلانے کے مستحق ہوں گے جب ہم ان کی تعلیمات کو عام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

محمد ظفر الرحمٰن چشتی مدرس و خطیب جامعہ نعیمیہ لاہور

استاذ العلماء زینت المدرسین حضرت علامہ محمد نواز خان صاحب نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کل نفس ذائقۃ الموت

موت العالِم موت العالَم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ پیر صاحب مبارک کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں۔ آمین

محمد نواز خان

خادم علوم دینیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو علامہ اقبال روڈ لاہور۔

پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد آصف ہزاروی

حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی مبارک رحمتہ اللہ علیہ کا سانحہ وصال عالم اسلام کیلئے نا قابل تلافی نقصان ہے حضرت کا شماران اکابر اولیا کرام میں ہوتا ہے جن کی محفل میں آنے والا ہر شخص ذکر الٰہی کی صدا بلند کرنے لگتا ہے حضرت نے اپنے صاحبزادگان کی تربیت اس انداز سے فرمائی ہے کہ وہ آپ کی کمی اس انداز سے پوری کریں گے کہ آپ کا لگایا ہوا ہر پودا تا قیامت سرسبز رہے گا۔ اللہ تعالیٰ بطفیل نبی اکرم ﷺ آپ کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

میں سراپا مخزن راز ہوں میں رہا ہوں مدتوں راز میں

تیرا شوق دید کشاں کشاں مجھے کھینچ لایا مجاز میں

پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد آصف ہزاروی

مہر آباد شریف وزیر آباد پرنسپل گورنمنٹ کالج وزیر آباد

مجاہد اسلام حضرت علامہ مجاہد عبد الرسول خان قادری

حضرت پیر سیف الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ ان کے تمام مریدین اور خلفا پابند شریعت ہیں اور ان کی زندگی کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے گستاخ رسول منیر شاہ کر کے خلاف جہاد کیا۔

مجاہد عبد الرسول خان

امیر سنی تحریک لاہور ڈویژن حضرت داتا دربار روڈ

مولانا محمد فاروق حمزہ رضوی

حضرت قبلہ پیر ارچی رحمتہ اللہ علیہ نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کے دل محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی محبت کی طرف پھیر دیے اور ایسی مشعل امت مسلمہ کے دلوں میں روشن کی جس کی روشنی رہتی دنیا تک زندہ رہے گی۔ اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور مریدین کو صبر جمیل فرمائے۔

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد غلام مرتضے نقشبندی

آج مورخہ 10-06-29 کو پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز واسرار وحقیقت منبع جود وسخا پیر اخندزادہ پیر ارچی پیر سیف الرحمٰن صاحب پیر صاحب مبارک کے آستانہ عالیہ پر آپکے قل خوانی کے پروگرام میں حاضری کا شرف حاصل ہوا جہاں پہنچ کر محسوس ہوا کہ واقعی دلوں کو روشنی جو مل رہی ہے وہ انہی کے فیض سے ہے اور یہ بھی محسوس ہوا کہ اللہ تعالی کی خصوصی رحمت اور سرکار دو عالم ﷺ کی خصوصی مہربانی اس شخصیت پر تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے جیسا بندہ اس عظیم ہستی کے بارے کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدا ور پیدا

اللہ تعالی اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے صاحبزادگان اور عقیدتمندوں اور متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کے فیوض وبرکات کو جاری فرمائے آمین ثم آمین

مفتی محمد غلام مرتضے نقشبندی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

ملک مقبول الرسول قادری

آبروے اہل سنت مخدوم اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ماحول ہی نہیں بلکہ ساری اسلامی دنیا میں منفرد شیخ طریقت کے طور پر جو خوبیاں، ممتاز ومیتز مقام عطا کرتی ہیں۔ وہ یہ ہیں

۱۔ خود مستند عالم دین اور باعمل شخصیت کے مالک تھے اور شریعت مطہرہ کے متبع تھے۔

۲۔ اپنی ساری اولاد کو علم دین پڑھایا اوران کو سختی سے احکام شریعت پر کاربند کیا۔

۳۔ حضور اقدس ﷺ کی محبت سے سرشار تھے اور اس محبت کے پیغام کو عام کرتے رہے۔

۴۔ مسجد و مدرسہ اور خانقاہ کے تصور کو از سر نو انہوں نے یکجا کر کے متعارف کرایا۔

۵۔ ان کے ۵۰ ہزار سے متجاوز خلفا اور لاکھوں مریدین شریعت اسلامیہ کا پرچار کر رہے ہیں۔

۶۔ دین کے وقار اور اتحاد اہل سنت کے لئے ہمہ وقت معروف عمل رہے۔

۷۔ حضور سیدنا غوث اعظم، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت شاہ نقشبند اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی محبت سے سرشار تھے ان کے فیض کے امین تھے اور ان کے تابع رہ کر سالکین میں غیرت و جرات کا جذبہ پیدا کرتے رہے۔

۸۔ وہ ملبۂ مسجد یا روایتی خانقاہ نشین نہیں بلکہ ایک مجاہدِ اسلام اور فقیہ کبیر تھے۔

۹۔ امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی قدس سرہ کی فکر سے مکمل متفق تھے اور انہیں اپنا راہنما و مقتدا مانتے تھے۔

۱۰۔ انہوں نے ساری زندگی مسلکی تصلب کو اپنی شخصیت اور وابستگان میں نمایاں رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ملک محبوب الرسول قادری چیف ایڈیٹر انوار رضا

حضرت علامہ مفتی سید مزمل حسین شرقپوری

حضرت علامہ مولانہ پیر محمد یوسف صاحب اعوان

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت عالم ربانی حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب بہت بڑے عالم روحانی تھے بہت بڑے وجدان کے حامل تھے انکی تبلیغ روحانی کا بہت بڑا اثر یہ تھا کہ آپ نے اپنے ملنے والوں کو شریعت و طریقت کا عامل بنایا اور سنت مصطفےٰ ﷺ کی پیروکاری کے ساتھ ساتھ روحانی مبلغ بنا کرامت مصطفےٰ ﷺ کے سامنے پیش فرمایا اور انکی تبلیغ کی وجہ سے انکے ماننے والے تقریباً سب شریعت کے عامل بنتے گئے اللہ تعالیٰ آپکے فیضان میں اور بھی بر

کتیں عطا فرمائے آمین ثم آمین

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا فضل کریم چشتی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضور قبلہ عالم کی زندگی مبارک علم وعمل کا مجموعہ تھی کئی مرتبہ زیارت کا شرف حاصل ہوا'' الاستقامۃ فوق الکرامۃ'' کا نمونہ پایا وہ بلا خوف ہو کر ہر کسی کو امر بالمعروف سے نہی عن المنکر کر تے رہتے تھے۔ ان کا کام تا قیام قیامت اپنا نور باغشار ہے گا ان کا ہر کام فیض رساں ہے اور جو کا م دوسروں کو نفع دیتا ہے وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ وہ روایتی شیخ نہ تھے بلکہ اس پائے کے شیخ تھے جو ان کے ساتھ لگ گیا وہ بھی کامل اور مکمل ہو گیا اللہ کریم ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق فرمائے

فضل کریم چشتی فاضل بھیرہ شریف

مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف۔

پروفیسر محمد عبد العزیز خان

پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر انکے جنازے اور ختم قل شریف پر ہزاروں خلفاء مشائخ پیران عظام کی شرکت دراصل انکی خصوصی روحانی تو جہات کا نتیجہ ہے صوفیا کا ہمیشہ سے ہی اسطرح امتیاز رہا ہے کہ وہ نہ صرف اپنی ظاہری حالت میں مخلوق خدا کے لیے فیض ہوتے ہیں بلکہ بعد از وصال بھی انکے فیوض و برکات اور فیض رسانیاں ہمیشہ سے رہی ہیں پیر صاحب جب افغانستان سے تشریف لائے تو وہ اکیلے تھے آج انکے وصال پر انکے سینکڑوں خلفاء اور لاکھوں مرید اس بات کی خصوصی دلیل ہے کہ یہ حضرت کے روحانی فیض کا جاری چشمہ صافی ہے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں روحانی پیاس بجھاتی رہیں

گی۔ جماعت اہلسنت پاکستان انکے سانحہ ارتحال پر بے حد مضطرب خاطر ہےاور بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالی انکے درجات کومزید بلند فرمائے اورانکے مریدین اور محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

منجانب پروفیسر محمد عبدالعزیز خان

امیر جماعت اہل سنت لاہورڈویژن

حضرت علامہ محمد ندیم القادری

آج مورخہ 10-06-29 کو حضرت پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن کی یاد میں انعقاد پذیر محفل میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ یقیناً اس بابرکت محفل میں شرکت کر کے اور اس روحانی ماحول کو محسوس کر کے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک سے اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ سے ملنے والے فیض نے اس مقدس ہستی کو کتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ جن کے مریدوں اور خلفاء کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ کی عظیم نعمتوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اللہ تعالی حضرت صاحب کے مزار اقدس پر کڑوروں رحمتوں کا نزول فرمائے آمین

علامہ محمد ندیم القادری

ناظم علماء کونسل تحریک منہاج القران ضلع راولپنڈی

صاحبزدہ محمد شاہد حضور چشتی

آج مورخہ 10-06-29 میں اس ہستی کے بارے میں کیا لکھوں جن پر رب کریم کے کرم نبی آخرالزمان ﷺ کی نظر عنایت اور جمیع اولیائے کرام کے فیوض و برکات کا ایک چشمہ ابل رہاتھا اور جن کے نظر سایہ رحمت سے کئی بے دین دین مصطفوی کے وارث بن گئے کئی گستاخ، سنت نبوی کے پابند ہو گئے جن کے نقش قدم پر چلنے والوں کو دیکھ کر کئی بے دینوں کے دل دھل جاتے

تھے اللہ کریم کی شان قدرت کہ یہ وعدہ موت، وصل وصال پورا ہونا تھا مگر دنیا اہلسنت، سلسلہ سیفیہ، جماعت اہلسنت عشق نبوی میں بریلوی مسلک، ایک ایسی ہستی سے محروم ہو گئے کہ جن کو یہ عشاق صدیوں نسل در نسل یاد رکھیں گے اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے اور ان کی محبت و سنت وعمل کو پھیلاتے رہیں گے اللہ کریم ہم سب کو بالخصوص آپ یعنی پیر طریقت قطب دوراں استاذ العلماء والفقہاء پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے جمیع صاجزدگان خلفائے کرام کو اس سلسلے میں محبت ووفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طالب دعا صاجزدہ محمد شاہد حضور چشتی

صدر جماعت اہلسنت راولپنڈی کینٹ منتظم اعلی جامع غوثیہ رضویہ راولپنڈی

ابو یاسر اظہر حسین فاروقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

حضور قبلہ عالم اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن نور اللہ مرقدہ کا وصال پر ملال پوری اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی قوم کیلئے نا قابل تلافی نقصان ہے۔ حضرت زمین پر حجۃ الرسول فی الارض تھے ۔اسلاف کی زندہ جاوید تصویر تھے۔آپ نے مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی ترویج واشاعت کیلئے دن رات جتنا کام کیا یہ حضور قبلہ پیر صاحب کا ہی خاصہ تھے۔

ایسے افراد صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔جن سے اللہ تعالی اپنے دین حنیف کے فروغ کا کام لیتا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالی حضرت صاحب کے درجات بلند فرمائے۔اور آپ کے فرزندان، لواحقین اور مریدین کو صبر جمیل کے ساتھ یہ ہمت وقوت اور استقامت عطا فرمائے کہ آپ کے مشن کو سب آگے بڑھائیں۔آمین۔ثم آمین بجق سید المرسلین ﷺ

العبد ابو یاسر اظہر حسین فاروقی۔

خطیب جامع مسجد حنفیہ رضویہ ماڈل ٹاؤن اے بلاک گوجرانوالہ

ایڈیشنل سیکرٹری مرکزی جمعیت علمائے پاکستان پنجاب

رانا محمد صدیق خان حامدی قاری شاہد اقبال نورانی

حضرت مبارک صاحب کے جنازہ میں شامل ہو کر ایمان تازہ ہوا پچاس سالہ زندگی میں ایسا جنازہ کبھی نہیں دیکھا جس میں 99% شرکاء شریعت کے پابند محمدی لباس پہنے اور سر پر سفید عمامہ سجائے حضرات شامل تھے۔ حد نگاہ تک عوام کا جم غفیر تھا۔ اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آسمان سے فرشتے اترے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ پیر مبارک کے مشن کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

رانا محمد صدیق خان حامدی جنرل سیکرٹری مرکزی jup ساہیوال ڈویژن

قاری شاہد اقبال نورانی

فیض آباد لڑکانہ چوہدری ذوالفقار ضلع اوکاڑہ مرکزی جمعیت علما پاکستان

حضرت مولانا صاحب طالقان قدس اللہ سرہ

اسم شریف ایشان حضرت مولوی صاحب شاہ رسول باشد شہرت مبارک در این طریقہ عالیہ بنام مولانا صاحب طالقان است اصلا از صحۂ نکاب (اسم منطقہ ایست از کوہستان کابل

)بودند ابتداء علوم عقلیه ونقلیه را از اساتذهٔ آن عصر ودیار تحصیل نمودند وعالم محقق ومدرس شدند
سپس شروع بکسب کمالات باطنی نمودند واز پاس انفاس قدسی آیات عارف کامل وولی مکمل
حضرت اخونزاده صاحب تکاب قدس الله سره بطرق ثلثه قادریه وچشتیه وسهروردیه بمنصب خلافت
رسیده از طرف موصوف ماذون ومجاز گردیدند مدتی چند بعد ازین شوق وذوق طریقه عالیه نقشبندیه
در دل ایشان افتید دران زمان ارشاد والارشاد جناب قدوة المحققین وزبدة العارفین حضرت
صاحب شمس الحق والدین قدس الله سره الاقدس در اوج کمال چون آب زلال معروف ومشهور عا
م وخاص بود لاجرم در صحبت اکسیر نمای آن ولی دوران رسیده بیعت طریقه عالیه نقشبندیه را با جمیع
اسباق آن که الی دائرهٔ لاتعین (۱) میباشد در اندک زمان بوجه اتم واحسن بدرجه اکمال ومرتبه تکمیل
رسانیدند وبه نسبت خاصه نقشبندیه مشرف شده از خدمت ایشان مجاز گردیدند مثل ایشان چون قصه و
حالات حضرت خواجه باقی بالله میباشد که در ترجمهٔ ایشان بیان نموده شد جناب ایشان را حضرت
احدیت در علم ظاهر وباطن استعداد بلند ومقام شامخ دار جمند عطا نموده بود وازان رو حضرت
صاحب موصوف پیر ومرشد ایشان دیدند که ازین چنین اشخاص عالمی منور ومعطر میگردد لذا برای
ایشان هر چه زودتر از دیگران اجازه خلافت وارشاد را باقصی مناسبت که سزاوار بود عطا نمودند از
حضرت مرشدنا مسموع شده که میفرمودند که از جناب ایشان شنیده ام که ابتدا اجازه خلافت را که
همراه ایشان در راه بودم وجناب حضرت صاحب باسپ خویش سوار ومن پیاده بودم فرموده بودند با
ین لفظ۔

"ملا ذکر داده باشی"

درین وقت هنوز اسباق ایشان تمام نشده بوده ودر لطیفه سر کار ایشان بوده ازین واقعه تعدیت کار و
سرعت کمال ایشان اظهر من الشمس معلوم میشود القصه بعد ازینکه جناب ایشان از طرف حضرت
صاحب موصوف ماذون (۲) شدند وسلوک ایشان باتمام رسید هنوز ورقه ارشاد موصول نشده!

مرکہ جناب حضرت صاحب بتاریخ ۱۳۵۰ ہجری قمری ازین دار پر ملال رحلت نمودند و مولانا صاحب موصوف درین زمان در وطن مالوف خود منطقہ تکاب بدرس وتدریس وارشاد وھدایت طلبہ ظاھر و باطن عالمی را منور ساختہ بودند مریدین واصحاب و مخلصین واحباب ایشان بحدی رسیدہ بود کہ دیگر اشخاص معاصر و معاندرا در حیرت انداختہ بودند و در مریدین ایشان مجاذیب وعشاق درآہ ونالہ وصیحہ ھای عاشقانہ چون مرغ بسمل و پروانہ در حضور محرم و بیگانہ در اضطراب و طپان بودند لذا بعضی اشخاص کہ گرفتار طبع مجبول بودند با حضرت ایشان شور و شر آغاز نمودند و در حکومت وقت شکایت (۳) نمودند کہ این مولوی صاحب بدون ارشاد خلیفہ پیری میکنند و مریدانش جذب میشوند درین وقت جناب حضرت صاحب نور المشایخ قدس اللہ سرہ کہ مولانای موصوف را میشناختند و از خلافت و ارشاد ایشان کہ واقعی بود خبر شدہ بودند فی الفور برای ایشان ارشاد خط نوشتند و میدانستند کہ منبع و مسیر ہر دو طریق از یک شخص واحد جدا شدہ مولانای مشارالیہ نیز کامل الاستعداد و اودو شخص متدین و صاحب الارشاد میباشد بعد ازین آتش صاحبان غرض ھنوز برافروختہ بود جناب ایشان از مسکن آبائی خود ہجرت مسنون اختیار نمودہ در خطہ طالقان آمدند و در منطقہ مسماۃ بہ بھارک سکونت پذیر شدہ بتدریس علوم ظاھری و ترویج طریقہ عالیہ و نشر اخلاق مصطفویہ بقیۃ العمر را درین سرزمین باستانی سپری نمودند و ارشاد ایشان در طریقہ عالیہ نقشبندیہ زیادہ تر نصیب عالی شعار ایشان مستفیض و مستفید شدند بالآخرہ در ۱۳۴۰ شمسی مطابق ۱۳۸۲ ھ ق بعد از انیکہ در منصب امامت مشرف شدہ بود عالم فانی را وداع گفتہ بجوار رحمت حق پیوستند "انا للہ وانا الیہ راجعون" مر قد منور ایشان نیز در منطقہ بھارک معروف و مشہور است۔

☆☆☆☆☆☆

حاشیہ جات

(۱)...... دور عصر ایشان بمنصب قطب ارشاد مشرف شدہ بودند حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

در مکتوبات در صفحہ ۲۶۰ حصہ چہارم و کذا در حضرات القدس در رسالہ مبدأ و معاد درین قسمت تفصیل کلی ایراد نمودہ در ینجا از آخر مکتوب مذکور اختصار این موضع ذکر میشود۔ قطب ارشاد کہ جامع کما لات فردیت نیز باشد بسیار عزیز الوجود است و بعد از قرون بسیار و از منہ بیشمار این قسم گوھری بظہور می آید اما شخصی کہ منکر آن بزرگ است یا آن بزرگ از و در بار است ہر چند بذکر الٰہی تعالیٰ و تقدس مشغول است اما از حقیقت رشد و ھدایت محروم است ھمان انکار و آزار سد راہ فیض او میگرد دو بی آنکہ آن عزیز بتیجہ عدم افادہ او شود و قصد ضرر او نماید۔

(۲)...... عجیب است از صاحب گلدستہ کرامات شمسیہ کہ از نام حضرت مولانا شاہ رسول قدس اللہ سرہ العزیز در ذیل اسماء ماذونین جناب حضرت صاحب کوہستان تذکر نمودہ دلی در صفحہ ۱۳۶ آن چنین میگوید احوال سعادت مآل بعضی خلفا اکرام و مجازین عظام حضرت ایشان قدس سرہ آمی قاند فع الاشکال بقولہ بعضی خلفاء ایشان۔

(۳)...... این واقعہ را بندہ راقم الحروف در ۱۳۵۶ ھجری شمسی از پسر ایشان مفصل شنیدہ و مسفر مود ہ اوراق مناقشات آن واقعہ الی ۱۳۲۹ ھجری شمسی در نزد من موجود بود و الـعـهـد ة عليه وانی ناقل من لدیه۔

حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی قدس اللہ سرہ

فرید الدوران صاحب الخوارق والمعارف علم الوریٰ ولی کامل و مکمل محبوب ذات سبحانی حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی شہرت ایشان مولوی بزرگ است اصل ایشان از ولایت

سمنگان از منطقه مساة بغزنیلک میباشد۔ در عمر بیست و پنج سالگی شروع تحصیل علوم ظاهری نموده بودند و ابتداء که شامل مدرسه شدند از کافیہ ابن حاجب شروع نموده (۱) بمدت چهارده ماه از علوم مروجه فراغت حاصل نموده‌اند و در اثناء قرأت صحیح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ در روزے ۲۵ الی ۲۶ ورق میخواندند۔ در زمان تحصیل گاهی در منطقه درنگاب نیز میبودند و از جناب ایشان شنیده شده که میفرمودند در آن آوان بزیارت مرقد مولوی سلطان محمد نگابی میرفتم (۲) شبے در خواب دیدم که علوم مولوی صاحب سلطان محمد همه برائے من داده شده همیں بود که بعد ازیں خواب ابواب علوم وفنون برائے ایشان کشوده شد......

در مدرسه های کشور غیب　　　تحصیل نموده علم لاریب

وچناں طی اللسان داشتند که در مدت پنج ساعت تمام قرآن کریم را ختم مینمودند در یک ماه رمضان المبارک هفده سپاره قرآن کریم حفظ نموده بودند و تمام ختمات ایشان زیاده از هزار بار شده بود و پنج سال تکمل صوم حضرت داؤد علیہ السلام را داشتند۔ ایشان مرید و خلیفه حضرت مولانا شاه رسول طالقانی قدس اللہ سره بودند و در مریدین ایشان ممتاز بودند که بعد از وفات حضرت مولوی صاحب شاه رسول طریقه عالیه را چنان رونق دادند که در یک مجلس ایشان هم کسانی بودند که بمرتبه ولایت رسیدند۔ از انسان چگویم که توجه اکسیر نمائی ایشان برائے حیوانات نیز تاثیر انداخته بود هزار افسوس که عمر گران مایه چندان وفا نکرد بعد و دو چهل سالگی رحلت نمودند و در زمانه ارشاد ایشان اکثر اوقات مریض بودند و اگر در میدان گفتگو عالمی را متوجه میشدند آن کس خود را از علوم عاری و عوام محض میدید و چنان دقائق علمی از ظواهر نصوص قرآنیه بیان مینمودند که عقل سامعین را اضطراب میماند و اگر حقائق و معارف و حالات و کرامات و خوارق ایشان جمع میکردند لائق آن بود که در چندین مجلد اوراق اتمام میافت (۳) خلص جناب ایشان آیتی بود از آیات الٰہی که مثلش در قرون طویله بوجود نخواهد آمد و اگر نظر بظاهر ایشان میکردی هرگز گمان شیخ و صوفی یا عالم نمیتوانستی زیرا که ذات

بابرکات ایشان اکثر اوقات بلکہ تمام عمر عزیز بلباس ھای فاخرہ مؤدی مصداق " واما بنعمة ربك فحدث " بسر بردند۔ دستار ھای سبز و سیاہ را وبسیار دوست داشتند ولباس ھای رنگین پوشیدند۔

از درون شد آشنا واز برون بی گانہ وش

کاین چنین زیبا روش کم بی بود اندر جہان

بعد از وفات حسرت آیات حضرت مولانا صاحب شاہ رسول مدت مدیدی در سعی و استقراء اشخاص کمل بودند اکثر مشاہیر احیاء واموات عصر را گشتند بجز آنچہ را کہ از حضرت مولانائی مرحوم کسب نمودہ بودند از دیگرے درفع عطشان ایشان حاصل نشد و بعد ازین چند سال آخیر از بقایای عمر ایشان را در مشیخت صرف نمودند ولی ہر عابر السبیل را در سلوک داخل نمیکردند بجز دیک صحبت تمام حالات وکیفیات قادمین را معلوم میکردند و میدانستند کہ این شخص چنین لیاقت دارد و آن شخص چنان خلص مصداق " اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله " بود ند ازین سبب خلفاءِ ایشان عموماً بہ ی نفر نمیرسد وصحبت ایشان چنان مؤثر و فرح افزا بود کہ شخص محظوظ ھرگز تاب جدائی ایشان ندا شت اما اشخاص ظاہر بین ھمچنان در بادیہ غباوت عمرے بسر بردند۔

مصرع۔ قدر این می ندانی بخدا تا نچشی

چون عمر مبارک ایشان بحدود چھل سالگی رسید امراض واسقامیکہ داشتند زیادہ تر شد نظر بصواب دید آن وقت جہت تداوی عازم پاکستان شدند ھمین بود کہ بتاریخ نہم شوال المکرم ۱۳۹۱ھ قمری مشتمل حروف ختم قرآن مطابق ۶ قوس ۱۳۵۰ ہجری شمسی شربت موت را از کاس " الموت کاس و کل الناس شاربه " از دست ساقی " و الله يدعو الی دار السلام " چشیدہ جان بجہان وادار انس جان تسلیم نمودند " انا لله و انا اليه راجعون " مرقد منور ایشان در حصہ پیر سباق جیا شدہ آن موضعیست از دیہات نوشہرہ کہ تحصیلست از توابع صوبہ سرحد پشاور۔

☆☆☆☆☆

حاشیہ جات

(۱)......اما کتب ابتدائیہ فارسی وقرآن مجید راقبلا در مکاتب خانگی خوانده بودند۔

(۲)......مولوی سلطان محمد کہ صاحب حال وقال بوده حضرت مولانا صاحب مرحوم از انرو هرگاه و ناگاه بزیارت ایشان بر سر تربت آن میرفته اند بعد از چندگاه شبے عالم موصوف را در خواب دیدند چنین فرمودند علوم من همہ باتو داده ام بعد ازین تاریخ هر کتابی را کہ مطالعہ میکردند میدانستند

۔

(۳)......منجملہ مشق نمونہ خروار دو تصرف ایشان درین جا ایراد میشود اول اینکہ شخصے از مریدین ایشان را در موسم ربیع با یکتن عفیفہ صغیره سیلاب برده بود دران اثنا بہر خار و خاشاکی از کثرت هول وطغیان آب دست میزدند تا کہ اسم مبارک آن صاحب کمال را یاد آورده بودند فی الفور دستے از غیب پیدا شده آن غریق متحیر را از بحر در صحراء انداختہ بود۔

دوم: شخصے عبدالرزاق نام در مسابقہ بزکشی از سکلیدن کمر بند اسپ در زیر شکم اسپ آمده بود مذکور میگوید کہ در آن دم نام مبارک ایشان را بدرگاه او تعالیٰ شفیع آورده ندا کردم علی الفور دستے از غیب در رسید بنده را با پالان اسپ واپس بالا نمود بعد ازین این حالت را برائی ایشان بیان کردم عده زیادے از مصاحبین گفتند کہ در آن ساعت از زبان مبارک فجأة عبدالرزاق گفتہ آوازی برآمد کہ همہ اہل مجلس ازین واقعہ در حیرت بودیم۔

حضرت اخندزاده سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

آن قیوم الزمان آن مربی بیعدیل آن ولی کامل ومکمل آن قدوة ارباب ارادت آں سالک مسالک اہل فتوت آن جامع محاسن طریق عبدیت آن محلی بحلیہ کمالات صوری ومعنوی

آن غواص بحار حالات وشہود آن کشاف دقائق وجد و وجود آن مظہر خوارق وجذبات آن عارج معارج ومقامات آن محقق حقائق وعرفان حضرت مرشدنا ومجری فیوضاتنا اخوند زادہ (۱) صاحب سیف الرحمن مبارک رحمۃ اللہ علیہ حضرت ایشان در ایام صغارت صاحب کشف وحالات بودہ اند روزے باین ذرہ نابکار فرمودند کہ در ایام صباوت عالم کون ومکان و دوزخ وجنان را مشاہدہ میکردم واشکال ھای عجیب وغریب از انواع مخلوق اللہ کہ از دیدۂ دیگران مستور بود ہمہ را میدیدم ولی از عدم تفرقہ بین این اشکال واقسام بوالد ماجد عرض مینمودم چونکہ حضرت والدم از خزایا و زوایای این حالات وکیفیات خبر نبودند برایم میگفت ای پسر باین چیز ھا فریفتہ مشو شاید کہ گروہ از جنیات باشند وگاہی چنان عشق وجذبہ آلھی بندہ را مجلوب میساخت کہ گل گلاب را میگرفتم و در کناری از دیگران علیحدہ میرفتم روزھای در رنگ وبوی آن در حیرت بودم......

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

وبجز دشمیدن آن در گوشۂ تنہائی زار زار میگریستم واشک ھا از دیدہ روان وساعات زیادی برین سوز وگداز بودم باز در خانہ میآمدم واز شنیدن نعوت حضرت خیر البشر علیہ من الصلوٰت اتمہا ومن التحیات اکملہا زیادہ مسرور میبودم ودر صحبت ھای نعت خوانی شوق وذوق تمام داشتم القصہ ذات بابرکات باوجود این ذوق وحالات ہنوز از کسے اخذ بیعت نکردہ بودند ولی میفرمودند والد ماجدم بندہ را در ایام صباوت در صحبت اشخاص نجیب بسیار مشرف ساختہ بودند منجملہ در صحبت عاشق سردار دو عالم نعت خوان ونعت گوی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حضرت حاجی محمد امین صاحب نیز مشرف شدہ بودم ولعاب دہان ایشان کہ نشۂ عشق ومحبت داشت از بادہ صہبای سرشار آگاہی میداد بدھانم دادہ بودند۔

بعد ازین ھرگز نبیند ھیچ خماری دیگری

مجو من می خواره وحمل تو سرشار دیگر

چون عمر مبارک ایشان بحدود بلاغت رسید کتب ابتدائیه مروجه را از والد ماجد و دیگر اساتذهٔ آن وقت و دیار تحصیل نموده بودند و بعده عازم کشور همسایه شدند که از قدیم الایام تا کنون مرکز دورهٔ احادیث وفنون و مرجع طلاب ومحصلین علوم ومعارف اسلامی دران سرزمین معروف ومشهور بوده و بعد ازینکه جناب ایشان وارد پاکستان شدند مدت دورهٔ تحصیل را از علماء متدین ومعقله صوبه سرحد پشاور ونواحی آن سپری نمودند واز علوم صرف ونحو وتفسیر وحدیث وتجوید وفقه وعقائد حتی المقدور جد وجهد نمودند وآن چه در دیوان ازل برای ایشان مقرر ومقدر بود نقد وقت نموده واپس به وطن مألوف ایشان که منطقهٔ کوت از توابع بلده جلال آباد میباشد مراجعه نمودند وبعد ازین بنابر تعیین قضا وقدر ازلی طرف خطهٔ قطغن ولایت قندوز باستانی قدوم آوردند ودر قسمت دشت ارچی بموضع مسماة به نهر جدید سکونت پذیر شدند در آن زمان دورهٔ حیات حضرت مولانا صاحب مرحوم طالقان بود که خطهٔ ارشاد والارشاد ایشان عالمے را منور ساخته بود جناب ایشان ابتداء بیعت سلسله عالیه نقشبندیه را ازان ولی کامل وتکمیل نموده بودند هنوز در لطیفه قلب (۲) کار میکردند که مولانای مذکور دار فانی را وداع گفتند بعد ازین بخدمت حضرت مولانا محمد هاشم سمنگانی که از اعرف خلفاء ایشان بود رفته بقیه سلوک را بحد تکمیل واکمال رسانیدند ازین جا قیاس باید کرد که جناب ایشان از قدماء مریدین حضرت مولانا محمد هاشم میباشند در آن آوان حضرت مولانا صاحب مرحوم هنوز متأهل نشده بودند اکثر اوقات در تتبع اماکن متبرکه وزیارات اولیاء الله میرفتند از ان جهت اقامت مستقل نداشتند باوجود این همه حضرت مرشد سفر مینمودند که جناب ایشان از کثرت محبت وفرط علاقه خصوصیت هرگاه وناگاه که میسر ایشان میشد ولایت قندوز میآمدند در ارچی ویا منگل تشریف میآوردند در آن وقت مریدین ایشان فقط چند اشخاص محدود بودند وشب ها همراه شان بیدار بودند واز توجهات خاصه ایشان محظوظ میباشیدند درین من وایشان چندان علاقهٔ دوستی صورت گرفته بود که در

نظر هر کدام بمنزله دو جسد یک روح واحد متصور میشدیم باندازهٔ که روزے لطیفه سر من در حرکت در
آمد که قبل ازین حرکت ظاهری نداشته بود بنده ازین واقعه که بجا و برایم طاری شد متفکر بودم مدتے
همدرین فکر بودم که جناب ایشان تشریف آوردند که بتاریخ مذکور لطیفهٔ سر من نیز چنان حرکت
ظاهری پیدا کرده بود انتهی کلامه الشریف بعد ازینکه حضرت مولانا صاحب مرحوم متاهل شدند و
جسم لطیف ایشان از کثرت درد والم نحیف شده بود دوستان و مصاحبین ایشان نیز روبتزاید بود
برائے جناب ایشان دران وقت گفته بودند که از من ذکر دادن است واز شما توجه کردن لهذا در تمام
مریدین حضرت مولانا صاحب مرحوم شخصی نبوده که دران ایام از توجهات حضرت ایشان در کناره
مانده باشد باندازهٔ که قادمین اوشان را قبل از ملاقات توجهات نموده اکثر ایشان را صاحب حیات
قلبی میمنودند و بعده حضرت مولانا صاحب مرحوم تلقین ذکر نموده واپس بحضرت ایشان حواله
میکردند خلص اینکه هر کسی را که حضرت مولانا صاحب مرحوم اجازهٔ خلافت داده اند بعد از حضرت
مرشدنا بوده و نیز حضرت ایشان شبی در خانقاه وشمع ارچی باین ذره نابکار (راقم الحروف) خطاب
نموده فرمودند که تمام توجهات حضرت مولانا صاحب مرحوم در حق من مبذول داشته به بیست ۲۰
توجه نمیرسد و ترتیبه جناب ایشان اکثر بتوجهات یک نظری و خصوصی در زمان و مکان خاص در دوران
جوش و خروش و صحبت شباب حضرت مولانا صاحب مرحوم با تمام رسیده و بعد از دورهٔ مریضی و
تاهل ایشان را در جوار خود خوانده معاون و همکار خود قرار می دادند و میفرمودند همه چیز یکه در وجود
من بود در وجود اخون زاده انتقال یافت ـ واز صحبت آن قدوهٔ ارباب عرفان باعلیٰ درجات کمال
وتکمالی مشرف شدند و قطع مراتب ولایات صغریٰ و کبریٰ و علیا و سیر الی الله و فی الله و عروج در مدارج
کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم و وقوف از علوم معیت احاطه و سریان توحید وجودی و شهودی
بتفصیل عمیق حاصل نمودند واز حضور خاصه نقشبندیه بطرز خاص حضرت مجدد الف ثانی علیه الرحمه و
فناء اتم و بقاء اکمل و زوال عین و اثر و فناء فناء را تحقیق یافتند و ارتقاء از جمیع مقامات ظلال و اصول و

وصول باصل الاصول کہ از شائبہ ظلیت مبرا و یکسواست نقد وقت ایشان گردید و بعد از وفات حسرت آیات حضرت مولانا صاحب مرحوم مرشد و مولا ایشان طریقہ عالیہ را چنان رونق دادند کہ از تفصیل آن قلم عاجز میماند و بمضمون " ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا " طالبان راہ حقیقت و بادیہ پیمایان سلک معرفت فوج فوج در صحبت ایشان از چہار اطراف و اکناف قدم آوردند و بسا اشخاص در صحبت ایشان بدرجہ ولایت رسیدند و بمجرد یک مجلس ایشان صاحب کشفیات و حالات و مقامات شدند و بیک نظر کیمیا اثر ایشان صاحب ارشاد و خلافت شدند و فحول علماء عصر و اساتذۂ ایشان در طلب صحبت ایشان رسیدہ صاحبان حالات و کمالات شدند و عدۂ زیادی از منکرین ایشان بمضمون " الفضل ماشهدت به الاعداء " کہ بغرض مناقشہ و مجادلہ قدم آوردہ بودند از مخالفات خود ها تبرا نمودہ در سلک مریدین ایشان قرار گرفتند و بمدح و اوصاف عالیہ ایشان اعتراف ها نمودند۔ و ارشاد و الارشاد ایشان نہایت اتم و اکمل واقع شد کہ درین عصر و دیار این چنین صحبت للہ و فی اللہ باچنان سرعت و اکمال از عجوبہ روزگار میباشد و بسا اشخاص صاحبان ارشاد و خلافت با مریدان و اصحاب خود از جناب ایشان اکثر در زاویہ خمول نشستند و مجاذیب و محبان ایشان در ہر دشت و دیار و کنج و کنار از شوق صہبای آن صاحب اسرار در خاک و خون غلطان و خیزان شدند۔

ورود بپاکستان: جناب ایشان بعد از میان آمدن تاریخ منحوس کفر والحاد ہفت ثور ۱۳۵۷ھ ہجرت مسنون اختیار نمودہ عازم پاکستان شدند کہ در آن زمان دوران بربریت و قتل و کشتار و غارت وظیفہ و شعار وطن فروشان بی ناموس بود و از ہمہ بیشتر و پیشتر با اجحاف اشخاص نجیب خصوصاً عدہ روحانیون و علی الخصوص مشائخ وقت را شروع نمودہ بودند خلفاء و مریدین جان بر کف ایشان را کہ در نقاط مختلف کشور عزیز افغانستان زندگی میکردند بمضمون آیہ کریمہ " وقاتلوهم حتیٰ لا

تکون فتنة ویکون الدین کله لله " دستورداند که برعلیه کفروالحاد برزمند همین بود که آن جان برکف معرکه دنگرتا آخرین قطره خون جهاد کردند واز هرگونه قربانیها دریغ نه کردند عده در صف قتال جام شهادت راچشیدند عده بضرب وشکنجه وبرق وکلفت بدرجه رفیع شهادت رسیدند عده تا کنون مفقود الاثر میباشند که خانمان واطفال معصوم ایشانان در بادیه حیرت صبح ومسا چشم براه پدروکا زندگانی میکشند اما مبارزین موجوده ایشان که درقید حیات برعلیه کفروفساد فعلا آماده کارزار انداز حدوعد بیرون است واحصاء جمیع آن بسیار حعذر است وسکونت جناب ایشان درابتداء ورود بپاکستان مدتی درمنطقه پیرسباق که ازتوابع مشهور نوشهره کلان است قرار گرفت در ینجا باوجود اندک اقامت تعداوزیادی درسلک ارادت ایشان بیعت نمودند بعدازین اهالی نوشهره کلان در اشتیاق ایشان گرویده شده درحصه نوشهره آوردند در ینجا طالبان حقائق ومعارف الهی که سالها در طلب اهل کمال ومعرفت بودند از هراطراف واکناف جوق درجوق رجوع آوردند غلغله وشورش مجاذیب ایشان عالمی رادرحیرت آورد گاهی بعضی ناواقفان این حالات بطورخودسرانه برای کدام استفسار میآمدند ولی بمجرد رسیدن از مافی الضمیر خودها نادم وتائب میشدند زیرا که اکثر مصاحبین و مریدین ایشان اهل علم بودند ودرهرصحبت ایشان مباحث علمی مطرح میگردید علماء ومدرسین وطلبه در مساجد ومدارس آن نواحی اجتماعات وحلقهای ذکرتشکیل میدادند صیحات وصعقات عاشقانه ایشان بگوش هوش هرقاصی ودانی میرسد۔ درروزهای پنجشنبه وجمعه انبوه وازدهام خلق الله چون ایام عیدین بنظر میرسد ازین منطقه بسا اشخاص باکمال ازصحبت ایشان بوجود آمدند که امروز هرکدام آنها درمناطق مختلف پاکستان صاحبان خلافت وارشاداند مریدین ومصاحبین زیادی دارند خلص صوبه سرحد نواحی آن بوی وخوی دارالارشاد سرهند پیدا کرد۔

طریقه ارشاد والارشاد حضرت مبارک علیه الرحمه: اما طریقه ارشاد والارشاد ایشان

قرار ذیل است۔ اولاً طالب را می بینند که خلاف عقائد سلف صالحین وائمہ مجتہدین نباشد وکذا
اشخاص مذبذب و مائل بفرق جدیدہ را قطعاً تلقین ذکر نمی کنند مادامیکہ از سوء عقیدہ وتزلزل مبرا
نشدہ باشد وہمچنین مردمان دیگر کہ بترک سنن وفعل بدعات مبتلا میباشند مانند ریش کل وریش کوتاہ و
سکریتی وبروتی مودپرست وخودپرست وسر برہنہ وپاچہ کشال وامثال انہا را ہرگز در طریقہ شان
شامل نمی کنند ومیگویند کہ بترک سنن کسی بجائی نرسیدہ است۔

محال است سعدی کہ راہ صفا

تواں رفت جز درپی مصطفیٰ

روزی شخصی از مریدین ایشان در ایامیکہ مقیم نوشہرہ بودند از پای چپ داخل مسجد شدہ بود علی الفور
باخراج آن امر کردند وفرمودند کہ از پای راست باید داخل مسجد شوید حتیٰ استعمال نمک را کہ قبل از
غذا وبعد ازان ثبوت دارد قطعاً از دست نمیدہد وہمچنین در ملابس ومآکل وعادات وسائر حالات
ایشان مطابق سنن معمول میدارند" وقس من ہاہنا بقیہ مراتب المشروعات" (ازین بقیہ مراتب
شرعیہ را قیاس کن) بعد ازین کہ شخصی قادم وطالب باشرائط حسنہ کہ موصوف بود باز ہم باستخارہ
مسنونہ امر مینمایند بعد ازان از لطیفہ قلب کہ ابتداء اسباق طریقہ عالیہ نقشبندیہ است تلقین
مینمایند سپس علی ترتیب المراتب برحسب استعداد سالک بہر لطیفہ آن توجہ نمودہ لطائف عالم امر را
باتمام میرسانند وبعدہ شروع در عالم خلق مینمایند پس سبق معروف نفی اثبات را بترتیب معروف
اکابر نقشبندیہ اجازہ نمودہ توجہ مینمایند وبعد ازین شروع بہ وقوف لطائف مینمایند ہرگاہ کہ وقوفات
باتمام رسید باز از مراقبہ احدیت شروع نمودہ الی اصول لطائف ودائرہ ولایت صغریٰ وولایت
کبریٰ ھکذا الی آخر سیر طریقہ عالیہ نقشبندیہ کہ دائرہ لاتعین است میرسانند وبعضی مرتاضین و
ممتازین مریدین ایشان مافوق لاتعین کہ دوائر ثلثہ قیومیت وحقیقت صوم وسیف قاطع میباشد
نیز بنظر شہود ومشاہدہ نمودہ اند اما ذات بابرکات ایشان درحیات حضرت مولانا صاحب مرحوم

ایشان را توجه قومیت نموده بودند و از کیفیات آن محظوظ شده بودند در ۱۴۰۲ هجری شخصی از مریدین ایشان که صاحب جذبه قویه و حالات عالیه بودند بزیارت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس الله سره رفته بودند بعد از قدوم آوری دوائر ثلثه مذکوره را برای جناب ایشان نقد وقت یافته تحریک میکنند و شب و روز ذات با برکات بتوجه طلاب و قادمین و تربیه اشخاص خدا پرست و حق بین مصروف میباشند و به دیگر کارهای دنیوی کدام جزوی اشتغال نورزیده اند از ان رو مریدین ایشان باندک فرصت جمعیت کاروبار خویش میدانند خلص از سالکین و مریدین ایشان چه تذکر نمایم اشخاص غیر سالک و مصاحب محض که با ایشان صحبت نموده اند صاحبان بسی کشفیات و جذبات و حالات شدند در ینجا یک مکتوب ایشان که موید این مدعاست باعث تحریر میگردد و درایا میکه بنده راقم الحروف در مدرسه مولانا ابوبکر تایبادی واقع تایباد در ایران سکونت پذیر بودم مکتوب فیض مصحوب ایشان از پاکستان بتوسط شیخ مولوی صاحب بنام رسید مرقوم و معنون باین عنوان بود که بالعبارة تحریر میشود......

بسم الله الرحمن الرحیم بحضور ارجمند و اقدس فرزند روحی و معنوی ام دام الله علی محمد بلخی ابو الاسفار صاحب را تحفه سلام تقدیم و امید قبول دارم و همه رفقاء و دوستان و سالکین اینجانب سلام های صمیمانه خود ها بحضورتان تقدیم و ارسال میدارند و خودم وارجمندان و فامیل حقیر نیز لباس صحت در بر دارند و بدعاء خیر و نیک تان مشغول است و موفقیت و ترقی دارین تان را از ذات بی چون مسئلت داریم ثانی از لطف های تان که در باره یاد آوری و ارسال نامه ها ممنون نمودید مشکوریم که الحمد لله در رشته محبت فتور زرفته دنخواهد رفت و از خداوند جل جلاله از دیار آن را طالبم ارجمندا بنده را از کبودی فرستادن مکتوب مع زور دارید چند وجه که اول کثرت شغل رفقاء و مریدان است که در اکثر وقت فرصت بتداوی ندارم اگر مریض شوم الحمد لله که خدمت دین اسلام است مصروف هستم ثانی چندان حوصله تحریر و خط ندارم لهذا بشما عرض میشود که قلت ارسال مکتوب های بنده از فراموشی و بی

محبتی نیست و تجلالیت خداوند قسم است کہ درین تحریر آب دیدۂ بندہ ریزان است ونشانہ اش در آخیر مکتوب معلوم خواہد نمودید کہ خط را مخدوش گردانیدہ

از طرف فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن

قبل ازین بندہ راقم الحروف یک قطعہ دعا وسلام منظوم مشتمل باصطلاحات خاصہ ارباب اشارات وعرفان از ایران برای ایشان ارسال نمودہ بودم چنانچہ اشارتی ازان نیز درین مکتوب کردہ اند بقولہ الشریف "ثانی از لطف ہای تان کہ دربارہ یادآوری وارسال نامہ ہامنون نمودید مشکوریم" انتھی قولہ الشریف۔

برویم در اصل سخن مدت چیزی کمتر سہ سال در نوشہرہ سکونت کردند و بعد ازین در قسمت باڑہ در منطقہ گجوری حصہ مسمٰی بہ منڈیکس خانقاہ عالیہ ومدرسہ مسماۃ بدار العلوم سیفیہ در جوار آن بنا کردند۔ (ختم شد کلام مولانا علی محمد بلخی)

حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مبارک ۲۶ سال در باڑہ سکونت کردند و در خدمت شریعت و طریقت عمرے گذاشتند باز بوجہ شرور فتنہ ہا بیت و تجربت بتاریخ ۲ بیارٹ (فروری) ۲۰۰۶ء باڑہ را خیر باد گفتند و بطرف لاہور ہجرت کردند و منطقہ لکھوڈیر (فقیر آباد) سکونت اختیار کردند تادم اخیر انجا را شرف بخشید۔

وفات حسرت آیات: بتاریخ ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۷ یونیو (جون) ۲۰۱۰ء بروز یکشنبہ صبح ۴ بجہ تقریبا مرغ روح حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ از پنجرۂ جسم پرواز کردہ۔ دربارۂ حالات وفاتش صاحبزادہ والاشان مولانا احمد سعید یار سیفی فرمودہ اندکہ......

مایان یعنی فرزندان مبارک ونواسہ ہائے مبارک دو نفر بہ ہمرائے مبارک صاحب تمام شب در

خدمتش می بودیم، امشب نوبت من (احمد سعید السیفی) و سید احمد حسین بود ولیکن احمد حسین موجود نہ بود چرا کہ او بہ دوبئی سفر کردہ بود ما تنہا بودم۔ وقتیکہ مبارک صاحب بہ فراش خود رفتند خوابش نہ بردند بہ فقیر گفتند کہ امشب بسیار گران شب است و معلوم میشود کہ شاید امشب شب سفر و رفتن است چندین دفعہ ایں جملہ را تکرار نمودند بعد ابرائے ما یان فرمودند کہ ما از شما راضی ہستم و فرمود کہ شما بسا خوکنید ما یان عرض نمودیم کہ شما خو نمائید فرمود کہ از ما نخواست۔

تقریبا ساعت یک بجۂ شب سہ ۳ پیالہ چائے نوشیدند و یک شعر پشتو را خواندند کہ مفہومش این بود کہ "درین دنیا ہر کہ آمدہ است بہ جہان ثانی میروند و نعرہ ھائے مرگ بہ ہر دم است" و بعد از یں فرمادند کہ خوابم آمد من عرض کردم کہ شما بخوابید و آن مبارک صاحب خواب شدند۔ تقریبا ساعت پاؤ کم دو بجہ دفعتا ہر دو دست خود را بالا نمودند من بہ تعجیل استادم و مبارک را زیر سر مبارکش دست نہادہ و برخود تکیہ نمودہ نشاندم بہ چہرہ مبارکش دیدم کہ آثار جانکندن بود سر مبارکش بہ سینۂ من بود و بہ آواز آہستہ کلمہ شہادت را شروع نمودند با بہ اشارہ ما یان را ہم حکم کردند کہ کلمہ شہادت بخوانیم ما یان نیز کلمہ شہادت را خواندیم و روح مبارک آن محبوب سبحان بہ اعلیٰ علیین پرواز نمود۔ دہن مبارکش را خود بند نمود و چشمہائے خویش را خود شان بند نمودند و چہرۂ مبارکش را خود شان بطرف قبلہ تحویل نمود و جان را بہ جان آفرین سپردند۔

☆☆☆☆☆

جہان فانی کی فکر پروازیاں مختلف جوانب واطراف سے پھرتی پھراتی ایسے کوہ قاف میں داخل ہو گئی تھیں جہاں شیطان کی حکمرانی تھی اوراس کے چیلے مذہب ابلیس کے مطابق اس کا نظام چلارہے تھے۔ظلم وجور،فسق وفجور،ننگ دھڑنگ تہذیب اور جہان عالم سے بدتر نظام معاشرت ان کا نصاب حکمرانی تھا۔ ''اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے پتھر کے صنم'' دلوں کے مندروں میں راج کررہے تھے،اوران''خودتیارکردہ خداؤں'' کی عبادت زوروشور سے جاری تھی۔ دنیا کی اس اندھیر نگری کونور ہدایت سے روشن کرنے کیلئے آسمان نبوت سے آفتاب عالمتاب طلوع ہوا جس سے ہر طرف جگمگ جگمگ ہو گئی۔ آسمان نبوت کے آخری آفتاب نورتاب سے بہت سارے ماہتاب چمکے جنہوں نے ظلمات کی تہوں میں گھس کر اجالے بکھیرے اور ہر طرف ضوءاسلام کی تابناکیاں پھیل گئیں۔

رسول محتشم ﷺ کے نظروں سے اوجھل ہوجانے کے بعد شیرازۂ امت کوادھیڑ بکھیرے سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں سے خوش بختوں کو چن لیا جنہیں''اولیاءاللہ''ہونے کا شرف حاصل ہے۔یہ برگزیدہ ہستیاں ہردور میں امت محمدیہ کے ان افراد کی سیدھی سمت راہنمائی فرماتی ہیں جو کسی بھی وجہ سے اپنی صحیح سمت کھو بیٹھتے ہیں۔دورحاضر کی ایک عبقری شخصیت''[illegible]''ایسی ہی بزرگ ترین ہستیوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ ایسے مناصب کیلئے منتخب فرماتا ہے۔چند ماہ قبل(26اور 27جون 2010ء کی درمیانی رات)وہ اپنی حیات مستعار کولوٹا کر سرخرو ہو چکے ہیں۔ان کے تمام تر تجدیدی کارناموں میں سے ممتاز ترین کارنامہ ان کا اوران کے متوسلین کا سنن نبویہ کی پیروی ہے۔ملک کے طول وعرض میں بہت سے آستانے اور پیرخانے بستے ہیں مگر جو عملی فکر ان احباب میں نظر آتی ہے کسی اور جگہ نظروں سے نہیں گزری۔

مبارک صاحب علیہ الرحمہ کی وفات کے بعدان کے مختصر حالات،ان کے پیران طریقت کی بالاختصار سوانح کے ساتھ''عکس مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سے شائع ہوئے۔اس کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں حضرت مبارک صاحب،ان کے صاحبزادگان اوراجل خلفاءکرام کے تصویری ریکارڈ کوشامل کیا گیا تھا۔اس البم نما کتاب کی اہمیت جاننے کیلئے اتنا کافی ہے کہ محض ساڑھے چار ماہ کے قلیل عرصے میں تمام ایڈیشن ختم ہو چکا ہے اورابھی تک عوامی تشنگی بدستور ہے۔ احباب کے پرزوراصرار پراس کا دوسرا ایڈیشن نئے اضافے کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف [illegible] کی ہمتوں کو جولانیاں عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ''بہاراسلام پبلی کیشنز''اورانجمن بہاراسلام کے جملہ اراکین کوحوصلہ مزید عطا فرمائے جنہوں نے متوسلین کے اصرار کاخیر مقدم کیا۔

محمد عرفان طریقتی القادری،ایڈیٹر ماہنامہ بہاراسلام